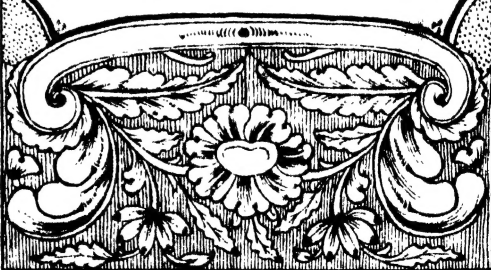


60107

اَنْتَ وَلِيَّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
تَوْفِيِّيْ مُسْلِمًا وَالحَقْنِيْ بِاَصْلَ الْحَيِّ



الْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ سِتَارِ سُوْرَةِ
يُوسُفَ عَزَّ وَجَلَّ ١٢٦٤
يُوسُفَ عَزَّ وَجَلَّ مُقَدِّمًا



بَاهِمَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ
وَحَبِيبُهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ

۹۹۷



لکھون پہلے توحید جان آفرین	قسم کی طرح خاک پر رکھ چین
دکھا جسی نقش و نگار قدم	بنایا ہے گلگشت لوح و قلم
اسی سے ہے سرسبز باغ سخن	ہے سیراب و شاداب گلزار کن
عناایت اُسکی اک مشت خاک	ہوئی مسکن گوہر تابناک
اسی فی جگر چیر ہر رنگ کا	نکھیا گوہر ایجاد ہر رنگ کا
کر آباد کلمشن بفضل ربیع	دکھا ہے انواع نقش بدیع
اسی کی ہے قدرت سی باغ دیہا	مطر ز مٹوں نقش و نگار
ہر یک برگ گل اس سے تازہ رو	ہر یک گل بین پہنا اُسی کی ہے
ہے الحق وہی صانع نقش گل	یگانہ دہ د فتر برگ گل

کمال الملک صاحب
 زین الملک اس صاحب
 ہر یک قدرہ ہاں سے تازہ
 اسی کی ہے قدرت بیکر گواہ
 ری عظمت قدرت بی شکون
 ہوا جس سی قائم فلک بی شکون
 ہوا اسی کی رکھا دور بنم
 ہوا اسی کی رکھا دور بنم
 ہوا اسی کی رکھا دور بنم

یگانہ دہ د فتر برگ گل
 ہر یک گل بین پہنا اُسی کی ہے
 مطر ز مٹوں نقش و نگار
 کر آباد کلمشن بفضل ربیع
 اس کی ہے قدرت سی باغ دیہا
 اس سے تازہ رو
 اس کی ہے قدرت سی باغ دیہا
 اس سے تازہ رو
 اس کی ہے قدرت سی باغ دیہا
 اس سے تازہ رو

مقدّر الٰہی کہ بد و نیک کی	ہر ایک سرفروشتہ اس فی ہر ایک کی
ہے ذات الٰہی دانای برہمن	ہر ایک فنی یہ ہے علم اسکا محیط
جہاں تا جہاں عالم نیک و رشت	سر موند باہر ہے از سرفروشت
قسم جس طرح اسکا جویان ہے	مخالف ہو کوئی نہ ا مکان ہے
نہ واقف کوئی اُسکے کار سہا	نہ آگاہ ہے اُسکے اسرار سے
ہے ذات ہی متصرف بالقصور	غرض عجیب ہے اصل و فرع شعور

بنی کون سرد فسترا نبیا
 بہار گل بوستان ازل
 مقدس ہے ذاتِ اسکی شمع شعل
 شفیع الورا خاتم المرسلین
 عطا حق فی کرتاجِ آنسری اُسے
 محمد کی مانند جگ میں نہیں
 اُسے جسطرح چاہے کمال
 دُرُتِ زلم قدرتِ کبریا
 چراغِ شبستانِ علم و عمل
 وہ ہے باعثِ خلقتِ جزو کُل
 کہ دینوں کا ناسخ ہوا انکا دین
 کیا مالکِ تختِ آدمی سے
 نہ پیدا ہوا نہ ہودی کہیں
 کیا شہِ نریم عزو جلال

ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا

کیا نور یوسف فی اس م کلام
 کیا اگر جسے بڑا ہے شقی
 وہی نور تھا اک مین جب خلیل
 کیا صبر برکت سی اُس نور کی
 وہ آیا جو صلب اسحاق مین
 کیا صبر کو ملا پھر ثواب
 کیا صلب یعقوب مین پھر ظهور
 نیز دیک یعقوب علیہ السلام
 روایت ہے کہ سی آی نیکذات
 کہ یوسف تھا دور مین اپنے حسین
 کہا اہل ہاپنے سی پیدا کیا
 کیا آپ ہی اس مین پھر نوح روح
 عطا اُس فی آدم کو کی وہ نمود
 رکھا اسکے سر پر وہ تاج وقار
 بحال اور حسن اس کو ایسا دیا

کہ یا نوح تمہارے دادور سلام
 جو ایمان لایا وہ ہے جنتی
 پڑا اُسے پایا ثواب جزا
 خدا نے بلا اُس سب دور کی
 اٹھا اپنے فتہ تبا فاق مین
 دیکھنا انکو خدا نے شتاب
 فرشتوں فی دیکھا چمکا وہ نور
 سلام اکے کرتے تھے ہر صبح و شام
 کہ خدای سی پوچھی کسی فی بیہوش
 ویا انکو آدم ہوا مہ جبین
 خدا فی بیہوش آدم کو رتبہ دیا
 کسی اُسکی موقوف سار قبوح
 کرایا فرشتوں کی اپنی سجود
 بزرگی و حسن اسکو تھا ہشتار
 نہ اُسکے تھا ایسا نہ پیچھے ہوا

ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا

ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا

ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا
 ایک ایک سے مل کر جان کو دیا

۷
 نبوت اور لطف الہی
 الف لامی
 تالیفات
 ثلاث آیات الکتاب البین
 بین آیتین ساری قرآن کی
 تفسیر میں مراد میں نہیں کو
 بین فائدہ اہل طغیان کو
 برایت ہی لئے مسلمان کو

وہ ان جیسے اس نوری ڈھیل کی
 طلب کی خدائی محمد کی روح
 ڈھیلکا نور یوسف بنی اس نور کو
 جو تھا یوسف اور انبیا میں تمام
 محمد بن آباوہ سب نور عام

الحمد لله رب العالمین
 الحمد لله رب العالمین

الہی جو قول الہ
 نہیں جرحہ کے کوئی جانتا
 لیکن کہا بعض اصحاب فی
 سمجھو لو ان تم اپنے عباد
 کہا وہ یون بن عباس سی
 بنی نے کہا یون الف لام
 الف سی آلام سے فی تو جان
 قسم کہانی سمجھو خدائے جلیل
 پڑا جسے کلمہ بنی کا تمام
 الف لام کے بن سے ایک اور

برا کے معنوں میں ہی شہنا
 محقق یہی لکھ گئے جا بجا
 چنانچہ ہی کیا ابن عباس نے
 انا انا رحن ہے اس سے مرا
 سنا انہوں فی بنی پاس سی
 یہ ہے قول جو ایزد پاک کا
 رویت اسکی تو اب کسی ان
 رویت اپنے کی بے قال و قیل
 میں بخشو نکا اسکے تین لا کلام
 بیان میں کروں ہوں یہ جسے طہ

بین فی آثار ہے قرآن کو
 بیان ہی طاقت ہی زبان
 محمد کی یہ اسو اسطی ہے
 کہ جس نے کفار ہر وقت
 کہ اس کی یہ نہیں ہے کتاب
 چھٹنے اسکو یا ہے اپر
 قرآن خیریتا
 ابی کی جو ولی میں اثر قرآن
 کہ جس نے کفار ہر وقت

ابی کی جو ولی میں اثر قرآن
 کہ جس نے کفار ہر وقت
 کہ اس کی یہ نہیں ہے کتاب
 چھٹنے اسکو یا ہے اپر
 قرآن خیریتا

کتاب کی تفسیر کے لئے جو لوگ تشریح کرتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔
 قرآن کی تفسیر کے لئے جو لوگ تشریح کرتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔
 قرآن کی تفسیر کے لئے جو لوگ تشریح کرتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔

عرب ہوں میں قرآن عربی میں ہے۔

قرآن کی فضیلت میں

فصائل میں قرآن کی بہت ہی فصاحت ہے۔
 کتاب اور فرقان ہے اسکا نام۔
 عزیز اور محکم خدا نے کہا۔
 اسی طرح سے اس کے بہت سے نام ہیں۔
 کہ سب نقل قرآن ہے رجبی اصل۔
 حکیم اور بہمن بھی اسے نیک نام۔
 اور ایک نور بھی نام اسکا لیا۔
 کتاب خدا میں لکھے ہیں تمام۔

قرآن پڑھنے کی فضیلت میں

بزرگی میں پڑھنے کی اس کے بہت سے فضائل ہیں۔
 پڑھے جو کہ قرآن رکھے دل میں۔
 کیا اس فی ٹھٹھا یہ قرآن سے۔
 پڑھے جو کوئی یہ نبی کی کہا۔
 میں حرف پر سو کوئی اسے۔
 پڑھے بیٹھ قرآن نوا فل میں۔
 جو باہر نمازوں سے کر کے وضو۔
 اٹھا جب اس فی یہ تھوڑا سا حج۔
 کہتا ہے نبی فی حدیثوں میں یوں۔
 نہ جھیکا جھکے خدائے کریم۔
 سہمنا ہے یہ دو ایمان سے۔
 نوافل میں قرآن کو ہو کھڑا۔
 نہ پچھیکا خوبی میں کوئی اسے۔
 وہ پنجاہ نیکی سے ہو سر خود۔
 پڑھے کوئی آیات قرآن کو۔
 کوئی نیکی اسے بت دو پنج۔

فقط جو کہ پڑھے اس کا اجر ہے۔
 قرآن کی تفسیر کے لئے جو لوگ تشریح کرتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔
 قرآن کی تفسیر کے لئے جو لوگ تشریح کرتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔

قرآن کی تفسیر کے لئے جو لوگ تشریح کرتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔
 قرآن کی تفسیر کے لئے جو لوگ تشریح کرتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔
 قرآن کی تفسیر کے لئے جو لوگ تشریح کرتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر کہتے ہیں۔

کہیں میں پہلے دے اولاد کو ایسی بات کہ
 کہیں میں پہلے دے اولاد کو ایسی بات کہ
 کہیں میں پہلے دے اولاد کو ایسی بات کہ
 کہیں میں پہلے دے اولاد کو ایسی بات کہ

<p> زمین پر نہ ڈھونڈو تم عقل ہو اس عمل سی وہ صاحب کمال کہ اتنے میں دو مان تازہ وہ پہلے میں گرم اور تازہ دھرا گیارہ و تیار و تیار پھر بھل دکھائی مجھی تھیکو دیوی آہ کہستان کی تونے مشکل اری کہ دن ہو گیا کس طرح رات کا کہ تاروں گنہ میرے سار کھاف لگا پوچھنے مجھے تو یہاں کہاں مجھے دم میں صاحب ولایت کہیا میں نے بن میں تھا تجھے کلام دوہین مان آئے مجھے لاکلام فرشتہ لے آئے میرے حضور چکنا ہی شب کو وہ مثل چراغ </p>	<p> ملک پر ہی روزی جہانگی تمام یہ سنتے ہی تلوار دی اس فی دال رہا جسکر بیٹھ وہ مرد دین پرے ظاہر اسپر کچھ ایک شور یہ نیت کا اسکے لگا اسکو بھل کہ اس فی تونی ہایت کی راہ بہت اس سی زیادہ ہایت بڑی تعجب ہوا بھگوار بات کا پھر آیا میں کے میں کرنے طواف اسی یار کو میں فی پایادہ ان وہی تو کہ جسے ہایت کیا کہیا میں فی ہی اصمعی میرا نام لگا کہنے اسی اصمعی صبح و شام اور ایک شور بے کا پیالہ ضرور پیالہ ہی چاندی کا بیجرم و داغ </p>
---	--

کہیں میں پہلے دے اولاد کو ایسی بات کہ
 کہیں میں پہلے دے اولاد کو ایسی بات کہ
 کہیں میں پہلے دے اولاد کو ایسی بات کہ
 کہیں میں پہلے دے اولاد کو ایسی بات کہ

کہن بن فی دیکر پڑھی پھر نماز
 پس از ہفتہ دیکھا اُسے خدا
 کہا میں فی درجہ کہاں سی ملا
 کہا سب یہ برکت ہی فراکی
 ہے عیسیٰ نبی سے روایت یہ کا
 کہ گزری کسی قبر پر نا کہاں
 کہ ہیں کر رہے سخت اُس پر خدا
 جو پھر ہٹ آئے تو دیکھے میں کہا
 جنت نور کے انکے ہوں میں ہیں
 تعجب کیا اور کہا یا خدا
 کہ اتنے میں کہا اُس پہ جنت ہوتی
 نبی کو ہوا حکم رب العباد
 گنا ہوں کا اُس پر ہوا تھا خدا
 حل اسکی نبی کو تھا بعد مرگ
 پڑا جب ہوا اسکی مانی شتاب

کفن بہن فی دیکر ٹرھی چھ نماز
 پس از ہفتہ دیکھا اُسے خوا
 کہا میں فی درجہ کہاں سی ملا
 کہا سب یہ برکت ہی قرا کی
 ہے جیسی نبی سے روایت یہ کا
 کہ گزرے کسی قبر پر نا کہاں
 کہ میں کر رہے سخت اُس پر غدا
 جو پھر ہٹ گئے تو دیکھے بہن کہا
 جنتی نور کے انکھ اُنہوں میں بہن
 تعجب کیا اور کہا یا خدا
 کہ اتنے میں کہا اُس پہ جنت ہوئی
 بنی کو ہوا حکم رب العباد
 گناہوں کا اُس پر ہوا تھا غدا
 جل اسکی بی بی کو تھا بعد مرگ
 بڑا جب ہوا اسکی مانی شتاب

کیا دف کے میں باسوز دسار
 بہت خوش بہت آب اور تاب
 کہ ایا تو گل کی طرح سی کھلا
 رہا اس نے غم سے سر جان کی
 خدا اُنہ بھیجے درود اور سلام
 فرشتے بہت جمع دیکھے وہاں
 وہ روتا ہی غم سی چشم پر
 فرشتے بہن رحمت کے بے اتہا
 اُسی قبر میں نور کو وہ بھریں
 مجھے مجھیدا سکا دوا سے بنا
 کہ موقوف سب اسکی زحمت ہوئی
 کہ تھا یہ گنہ کار اور نامراد
 عمل بد کے کرنے سی تھا یہ حرا
 تو نہ پھر ہو گیا بعد مرگ
 معتمد کو سونپا اُسے دیکھا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْجِعُوا إِلَى اللَّهِ هَذَا الْقُرْآنُ

کتابم فی نازل یہ قرآن جو : نتیجہ اوپر کہ تا تو خضر دار ہو

وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ أَهْلِ الْغَافِلِينَ ۝

نہ جانے تھا یعقوب یوسف کا نام
 پھر لگے ہی تفصیل اسکی بڑی
 چلے ہن یعقوب نے بکریاں
 کہ تھی ارجوان عورت یک نیچو
 یہود اچھراستے تو لڈ ہوا
 جناس فی شمعون کو بے گمان
 پھر اس بعد عورت تھی یک مایا
 جنابھائی اسکا سن اکو ذرا
 ہوئی اس سے تروچ یعقوب
 سویامین دیوسف کو اس نے
 روایت ہے یہ عالموں سنی
 محمی و حسن کی آسمان تک چمک

اگرچہ تو پہلے تھا غافل تمام
یہ مطلب ہی آیت کا قرآنکی
پہ لکھ ابن اجبار سی ہی بیان
پھر آگے کچھ احوال انکا سنو
نکاح اُسے یعقوب فی کر لیا
پھر اس بعد عورت تھی ایک مارون
اور ایک بھائی سمعون کا بیٹا
جنا کا لیا اُس نے اور دوسرا
تھریک ارچان کی بہن تھی جوان
جو نام اسکا پوچھو تو راجیل تھا
اور ان دونوں کی دو بہن تھیں سگی
جو پیدا ہو پوسف فی کھولی لکے

بھائی صاحب کو دیا تھا یہی نشان
 نشان ہے جو بھائی اسکی نشان
 گیارہ ہونے لگے ان فراموش
 بھائی کوئی نشان اسکی لئے
 ان جیب پورا وہ کچھ دیکھو
 بھائی صاحب ان کو پہنچا دیئے
 بھائی صاحب کو کچھ دیکھو کہیں در

یہاں سے تھے یوسف کو دیکھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہیں۔
یہاں سے تھے یوسف کو دیکھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہیں۔

سبب یہ کہ چہرہ تھا مانند ماہ
کہا کہ یوسف فی لون باب
ہر ایک بھائی کو میرا ایک
کر و بار کاہ خدا میں دعا
تو ہو بھائیوں پر مجھے فخر اور
اٹھا ہاتھ کو اپنے یہہ کی دعا
تو جنت سی و ایک اسکو چھری
اسے بھائیوں پر بڑا فخر ہو
زیر کی لا ایک چھری اکو دئی
وہ لے کر چھری ہو گیا خوش کمال
سبھی بھائی آپس میں ملکر بہم
وہ ہمراہ بھائیوں کے اکثر زمان
حد کچھ نہ تھا بھائیوں کو ذرا
بہت چاہتے انکو یقین تھے
تو یقین کے تھا عبادت کا گھر

یہاں سے تھے یوسف کو دیکھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہیں۔
یہاں سے تھے یوسف کو دیکھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہیں۔

یہاں سے تھے یوسف کو دیکھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہیں۔
یہاں سے تھے یوسف کو دیکھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہیں۔

یہاں سے تھے یوسف کو دیکھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہیں۔
یہاں سے تھے یوسف کو دیکھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور کہا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہیں۔

[illegible]

کبھی جا کے یعقوب سی پھر نہ تھا
کے آیتے ابر کے آفتاب
سنا جب یہ یعقوب فی ماجرا
گہمائی یوسف کی کرنے لگا
جدا اُس سے ہرگز وہ ہوتا تھا
سدا بغیر اُس کے سوتا تھا

خواب دیدن مرتبه چهارم پوینف عمر

ہوا سال و سوین میں یہ اسکو
 شب لیلۃ القدر کا روز تھا
 کہ یوسف تھا یعقوب کے گود میں
 بچا کیا اٹھا چونک کر خواب سے
 بہت خوف و ڈر اس کے دل پر
 کہا میرے دید و نہ کے بتلی کے نور
 کیا تیرا دل خواب کیسے ہٹ
 کہا میں فی دیکھا ہی اس وقت خواب
 کہا اُس فی ای ہر لحظہ جگر
 کہا اس گھڑی دیکھتا ہوں میں
 وہاں سی سکھتا ہوں چھٹکے نور

کہ کہنتی ہے اسکو خدا کی کتاب
 اسی دن میں شمع دل فروز تھا
 اسی اپنے محبوب کے گود میں
 وہ ہو کے غنیمت جان بنیا ہے
 لیا اپنے اسکو چھائی لگا
 خدا ہر بلا سی رکھے چھچکو دور
 بتا بند تیری کہوں اچٹ
 کہ دلو بہن خوف کے اس کے تاب
 بیان مجھے اس خواب جلد کر
 کہ میں آسمانوں دروازے پر
 زمین پر کیا نوری سب ظہور

کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل
 کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل
 کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل

دن اورات میں ایک دم کو جدا
 کہ کتر سے یعقوب آنکھ ذرا

حکایت نابرت شمس

کہ بعد ادین میں نی دیکھا عیان
 کہ جسے حق فی دیا ہی کمال
 تماچوں کے کئے سنج گال
 اور ایک شیخ کے کہ تہ داعی میں
 کہا میں فی لڑکے ہو بے ادب
 کہا اس فی بیگا یہ عاشق مرا
 محبت کا دعوا ہی مجھے اسے
 یہ بھوٹا جو دعو میں اپنے ہوا
 یہ شکر کے سجا میں غش کیا
 جب آئی افاق مجھی اور اس
 کیا جھکو بیہوش کہن ہو گیا
 اسے وہ نہ مشوق کے پاس سے
 کہتا ہوں میں پہلی لکھا ہی ہے حال
 زبان جو لے نام کو غیر کے
 کہ بعد ادین میں نی دیکھا عیان
 کہ جسے حق فی دیا ہی کمال
 تماچوں کے کئے سنج گال
 اور ایک شیخ کے کہ تہ داعی میں
 کہا میں فی لڑکے ہو بے ادب
 کہا اس فی بیگا یہ عاشق مرا
 محبت کا دعوا ہی مجھے اسے
 یہ بھوٹا جو دعو میں اپنے ہوا
 یہ شکر کے سجا میں غش کیا
 جب آئی افاق مجھی اور اس
 کیا جھکو بیہوش کہن ہو گیا
 اسے وہ نہ مشوق کے پاس سے
 کہتا ہوں میں پہلی لکھا ہی ہے حال
 زبان جو لے نام کو غیر کے

کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل
 کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل
 کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل

کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل
 کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل
 کہ اد فانی دین کو بھول کر
 دے ہو غافل و غافل

قال اما چہ زینہ طہق بنی ناز و طہقہ بنی طہق

قال اما اوتوت کل علم عہدی ۱۲

یہی انیدرگ اور سب جملے جان کر
خدا کے غضب سے وہ جملے جان کر
آپ کے اسکو شیطان فی ان
فیانت تلک اسکی لغت
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے

کہا پھر یوسف فی یون باسے
تو دیکھا اب یہ چاند سوچ کا
یہ بن مثل پتھر کے دو نو خوش
میر حسن بن اولہ بن ہی فرق
کہا جب یہ یوسف قصہ تمام
بیت کے غناک غش کر گیا
بیت اسکا آنکھوں ہی گرنے لگے
کہا پھر یہ یوسف اسی پیر باب
کہا پھر یہ یوسف نے خیر ہے
کہا تیسے اسوقت وہ میں ہوں
بیت ہی ہی خود غامی تو جان
کہا ہی یہ صاحب اشارہ اسنے
کے چار لفظوں کو جو بر ملا
وہ میں تھن و عہدی آنا اور لی
سمجھ لو کہ سخن کے سننے ہیں ہم

کہہ عرض سے میری آپسے
کرن سجدہ آگے میرے کو ڈال
خدا فی دیا ہی مجھے عقل ہوش
بیت بلکہ چون غشے تابش
تو سنکر کے یعقوب علیہ السلام
سب آنکھوں میں خون جگر بھر گیا
وہ موتی سے پلکوں بھرنے لگے
ہوئے اسطرح کہون المناک اپ
خود ہی خدا کو برا بر ہے
کہ خورشید و مہ آگے سجدہ کرین
مصیبت کو سر پر آئی تو مان
غہیں دل کیا اسکی اس باتنے
ملاکت میں ڈالے ہی اسکو خدا
کہا جس ہی حق فی بلا اسکو دی
فرشتوں فی اسکو کہا ہو ہم

یہی انیدرگ اور سب جملے جان کر
خدا کے غضب سے وہ جملے جان کر
آپ کے اسکو شیطان فی ان
فیانت تلک اسکی لغت
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
یہی انیدرگ اور سب جملے جان کر
خدا کے غضب سے وہ جملے جان کر
آپ کے اسکو شیطان فی ان
فیانت تلک اسکی لغت
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے

یہی انیدرگ اور سب جملے جان کر
خدا کے غضب سے وہ جملے جان کر
آپ کے اسکو شیطان فی ان
فیانت تلک اسکی لغت
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
یہی انیدرگ اور سب جملے جان کر
خدا کے غضب سے وہ جملے جان کر
آپ کے اسکو شیطان فی ان
فیانت تلک اسکی لغت
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے
اور عہدی ہی فارسی سے سنو گئے

۲۱
 کہیں اس مقرب کا تھا ایک یار
 کہا اس فی بہرہ پیداوری
 کہا شہ سی پیکر پہ خواہ فی
 نگاہ میں دیا لکھ کے اہل ایک
 بلاشبہ اسکا یہی حال ہو
 یہ ہی حال دنیا جوین نی لکھا
 خدا جانے پھر اسکا کیا حال ہو
 فیکید وَاَلک کید اھ
 کر شیکے کے تجھے فریب دروغا
 کیا کرتے ہیں اے کرو فریب
 اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْذِّنْسَارِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
 یہ تحقیق شیطان انسان کا
 شہریت ایت کی تفسیر ہے
 کیا منع یوسف کو جب باپ کے
 کیا نظر اس فی نہ احوال خواہ
 عدوی کھلا یہ خدا کی کہا
 پھر آگے بڑی ایسی تقریر ہے
 کہ خوف ہی اسکا دل کا ہے
 ولی مانی شمعون کی سن شتا
 کہیں اس مقرب کا تھا ایک یار
 کہا اس فی بہرہ پیداوری
 کہا شہ سی پیکر پہ خواہ فی
 نگاہ میں دیا لکھ کے اہل ایک
 بلاشبہ اسکا یہی حال ہو
 یہ ہی حال دنیا جوین نی لکھا
 خدا جانے پھر اسکا کیا حال ہو
 فیکید وَاَلک کید اھ
 کر شیکے کے تجھے فریب دروغا
 کیا کرتے ہیں اے کرو فریب
 اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْذِّنْسَارِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
 یہ تحقیق شیطان انسان کا
 شہریت ایت کی تفسیر ہے
 کیا منع یوسف کو جب باپ کے
 کیا نظر اس فی نہ احوال خواہ
 عدوی کھلا یہ خدا کی کہا
 پھر آگے بڑی ایسی تقریر ہے
 کہ خوف ہی اسکا دل کا ہے
 ولی مانی شمعون کی سن شتا

[illegible]

سکھادی بجھی ایزدو الجلا : حدیثوں کی تاویل سید عالم علی

حق اول بنی اور عالم کو جان
 اسے علم دین کی جو کوئی طلب
 ملائک کہیں اپنی بازو کو آ
 ستاروں میں جیسا ہو نور قمر
 ہی دنیا میں اسکو بڑا مرتبا
 کرامت ہی عبرت ہیبت زور
 شرافت شمارستی اور وقار
 عطا اور رضا اور اجر کبیر
 شفاعت ہی نعمت اور ہی ثواب
 دے علم دس دنیا کو جو ہیں
 جہان میں ہیں سب حق چیزوں کا
 کتابت قلم دی ہی ادیس کو
 براہیم کو ہی جو علم جدا
 دلیل اور حجت اسی دی بنا
 سلیمان کو سار کلام طیور
 شہید وہی پھر تو شفاعت
 کیلئے راہ جنت کی پھر سب
 قدم کے تلے عالموں کا
 ہی عالم اور عابدین فرق اس قدر
 میں تفصیل اسکی تجھے دون
 محبت امانت کو کر بہہ تو غور
 کروں آیت درجہات عقبی شمار
 بزرگی درجہات عالم کے ہیں انتخاب
 بیان اسکا اب تجھسی کرتا ہوں
 دیا علم آدم کو اسکا تمام
 شریعت کہا فوج کو حق نے دو
 دیا حق فی اس علم کا سب کام
 کوئی سپہ جت میں عابد تھا
 کہہئے خدائی ہے اسکا ظہور

[illegible]

کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر حال
 کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر حال
 کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر حال
 کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر حال

<p>کہا اس فی یوسف سی ای میری جان کہ تباہ یہ یوسف نے آئی میرا پاپ کہ بھائی کرین ہیں بہت مجھ کو پیار یہ شکر کے یعقوب نے روئے گئے کہ پھر یہ یوسف کے کہا کر کے غم کہ تو پاس میر جو ہر دم رہا کہ وہ زندہ کہوں کر جو تو جانی</p>	<p>تو اس بات میں کہا کہ جسے گمان مجھی ساتھ جانی رخصت دین آپ مجھی کچھ نہیں وہ ان کے جانیں عام وہ آنسو کے موتی پروئے گئے کہ مجھ کو اب سب بات کا ہی الم مجھی صبر تو ہی بہت کم رہا کہ تو ہے میری آنکھ کا بلکہ نور</p>
--	---

حکایت

<p>کہا ہی براہیم فی یک جوان نحیف اس کا جسم وضعیف اس کا وہ کرتا تھا کچھ کا ایک دن طوف کہ کجا حال تیرا ہے کہہ مجھسی تو کہ ایک پری کا ہوا میں غلام کہ میں نے نزدیک ہی یا کہ دور کہ میں نے تابع ہے وہ یا نہیں</p>	<p>نظر مجھ کو آیا بہت ناتوان وہ تہا زرد رنگ اور لاغر بدن کہ میں فی اس سے ہی صاحب نہیں میں دیکھا مجھی خوش کہو میرا لپہ الفت کا مارا ہے دام کہ میں وہ ہر وقت میر حضور ہے کبھی یا کہ ملتا نہیں</p>
---	---

کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر حال
 کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر حال
 کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر حال
 کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر حال

یوسف کو جانیکا جب
سہنی پائے جبکہ نصحت کی
کیا صبحی جب گریبان چاک
و عاکر کے یوسف کے حقین کمال
سیر اسکا دہلا در کپڑے پہنا
لگا لکے کے خوشبو بدین تمام
کیا بہائیوں کے پر اسکو سپر
زمر و کی جوتھی چڑھی سکے پاس
اور ایک حبسین رکھتی ہیں زاد سفر
و یا کوچ کی وقت زاد اسین دھر
اور اسحاق فی زاد یعقوب کو
رکھا اسین یعقوب کے کچھ طعام
اور ایک ساتھ پانی کا برتن
چلا ساتھ یعقوب چند ایک قدم
رہا باپ جبکہ تہا یہ عجب

ہوئے دل میں خوش اپنے وسیع
خوشی میں کٹی ساری یوسف کی راز
لگائی ہی بیرون فی کمری پہنا
و یا غسل یوسف پہ پانی کو دال
و یا ایک پیکا کمری بند نا
معطر کیا باپ فی لا کلام
کہ وہ تھے بزرگ اور یوسف تھانور
چلا لیکے وہ انتہ میں بی ہراس
قصیل سکور کھنارہ بیشتر
برائے ہم آکے ہر پر
اسی میں دیا تہام اسکو سنو
اور انواع میوے اسین تمام
اسے بھر کے پانی سی انکو دیا
کہ دیکھو سی یوسف کے گھٹ کاغ
آٹھائے تھے یوسف کو منہ پر

یوسف کو جانیکا جب
سہنی پائے جبکہ نصحت کی
کیا صبحی جب گریبان چاک
و عاکر کے یوسف کے حقین کمال
سیر اسکا دہلا در کپڑے پہنا
لگا لکے کے خوشبو بدین تمام
کیا بہائیوں کے پر اسکو سپر
زمر و کی جوتھی چڑھی سکے پاس
اور ایک حبسین رکھتی ہیں زاد سفر
و یا کوچ کی وقت زاد اسین دھر
اور اسحاق فی زاد یعقوب کو
رکھا اسین یعقوب کے کچھ طعام
اور ایک ساتھ پانی کا برتن
چلا ساتھ یعقوب چند ایک قدم
رہا باپ جبکہ تہا یہ عجب

یوسف کو جانیکا جب
سہنی پائے جبکہ نصحت کی
کیا صبحی جب گریبان چاک
و عاکر کے یوسف کے حقین کمال
سیر اسکا دہلا در کپڑے پہنا
لگا لکے کے خوشبو بدین تمام
کیا بہائیوں کے پر اسکو سپر
زمر و کی جوتھی چڑھی سکے پاس
اور ایک حبسین رکھتی ہیں زاد سفر
و یا کوچ کی وقت زاد اسین دھر
اور اسحاق فی زاد یعقوب کو
رکھا اسین یعقوب کے کچھ طعام
اور ایک ساتھ پانی کا برتن
چلا ساتھ یعقوب چند ایک قدم
رہا باپ جبکہ تہا یہ عجب

[illegible]

بیان ایک نکتہ ہی ہا ایک سا
 کہ یوسف پہ مفتون یعقوب ہو
 جو مومن ہوا دوست اللہ کا
 خدا یا جو پیارا ہے بندہ ترا
 پھر اگر کہ یعقوب اس راہ میں
 کہ جن تک نہ آدیک یا یوسف یہاں
 ہوئی اسین اس وقت یہ واردات
 ہیں ایک یوسف کی قہی اپنے گھر
 ایک ایک وہ حجرین کس سو گئی
 دکھایا قضا فی اے ایک خواب
 جو دیکھے تو ہی صاف سی اکٹ
 کہہرا اسکا بیانی ہے یوسف وہاں
 یہ دیکھا کہ بیٹے ہیں گرد اس
 ہر ایک طرف اُس پہ کرتے ہیں زور
 گئی اسین تھوری زمین دلائی محبت

شراکت نہیں رکب بہائی ذرا
 سوا حق کے کبوں اور محبوب
 اُسے اور چیزوں ہی مطلب کیا
 تو پھر داسٹ اُسکے کبوں ہی قضا
 گئے بیٹھ یوسف کی وہ چاہ میں
 اسی جا پہ بیٹھا ہوں جاوداں
 کبوں تم سی ایسی سو مجھسی با
 وہ یوسف کے جائے قہی بے خبر
 اس وقت وہ خواب میں ہو گئی
 نہایت پریشان و حال خوب
 ہیں نام کو اُس پہ سبز کہیں
 اور انکھوں آئینوں میں ارواں
 ہیں اُن پہ یوسف کا چلتا ہی کس
 اُسے کھٹے ہیں سچا ہیں شور
 نکل کر کے یوسف کو آئی سمٹ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible]

۳۷
 اندھیرا رہے قبر میں ظلم کا
 خدا کا ہے ظالم یہ غصہ مدام
 قیامت میں جو شخص مظلوم
 کہ میرا ترا آج انصاف ہے
 صحیفہ جو ظالم کا ہو گا تمام
 کہیگا الہی میری نیکیاں
 یہ ہو حکم نامہ میں مظلوم
 کہے جبکہ مظلوم یارب پکار
 نہ اسکو دنیا ہے لیک کی
 قیامت میں لونگیا میں بدلاتر
 ارادہ کیا قتل و سب کا جب
 کہا پھر یہودی یہ عہد تھا
 پھر اب عہد اپنے پھر ہو کہوں
 یہود کے بھائی کھڑے تھے پان
 جو دیکھا یہود انہیں مانتا
 رہے حشر تک اسے سر پر ملا
 ہے مجرم و رحمت وہ لا کلام
 پھر دہ تہ ظالم کا اسے کہے
 یہہ جھگڑا میرا اس گہری صاف
 ہو گا کہیں اسین کی کا نام
 لکھی تھی جو ساری گئی اب کہا
 ترے کام نیک اسین ہیں لکھے
 تو کہتا ہے اسکو خداوندگار
 کہ دنیا میں ایذا جو بھگو ملی
 نہ لونگا تو بچھپہ میں ظالم ہوا
 ہوئے جمع پھر قتل کر نیو سب
 نیچے اسے قتل جنگل میں جا
 اور دھوکے گرد آئے گھر تھے کہوں
 کہ لے مت سچا نکا دھوکے پان
 یہیں اپنے آگے نہیں جانتا

[illegible]

وہ جب سین کے پیر سے ملے تو اس نے کہا کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے۔
 وہ پیر نے کہا کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے۔

وہ لاکر کے یاد آنکو یعقوب کا
 پشایا کوئے سے بیہوش کو تمام
 کہوں تجھی میں ایک ہی پڑا
 سدی فی کہا ہے کہ اسکا سبب
 ہی ہو دے وقت میں ایک درد
 ہو دنا اسکا میں نام تھا
 صحیفے کو پڑھتا تھا وہ شیت
 پڑھا اسی یوسف قصہ تمام
 نہ اسکو غم سے کڑا طول
 کہا اس نے ای پیر پروردگار
 شکر قبض میری ثواب جان کو
 کیا حکم حاکم بلاریب نے
 کہ تیری زاب قبض ہو دیگی جان
 زمانے کو یوسف کا ویکا تو
 ولیکن جو شداد کا ہی کو

وہ مشتاق اس حق کے محبوب کا
 چراگاہ کو آئے خوش ہو تمام
 سب کہا کہ یوسف کوئے میں پڑا
 کہوں تجھی گر ہو دیکھو طلب
 عبادت میں تھا وہ زمانہ کا درد
 عبادت کے اسکو سدا کام تھا
 کہ تا اسکو عقیقی میں درجہ ملے
 صحیفے میں ذکر اسکا آتا مدد
 دعا اسکی سب جہد کرتا قبول
 میرا دل ہے یوسف پہ بی اختیار
 دیکھا مجھ کو اُس ماہ تابان کو
 نہ اسکو دی اوقف غیب نے
 رہے گا تو مدت تلک بی گمان
 ملاقات کو اسکی جا ویکا تو
 بخشی حکم رہنے کا وہاں پر ہوا

وہ لاکر کے یاد آنکو یعقوب کا
 پشایا کوئے سے بیہوش کو تمام
 کہوں تجھی میں ایک ہی پڑا
 سدی فی کہا ہے کہ اسکا سبب
 ہی ہو دے وقت میں ایک درد
 ہو دنا اسکا میں نام تھا
 صحیفے کو پڑھتا تھا وہ شیت
 پڑھا اسی یوسف قصہ تمام
 نہ اسکو غم سے کڑا طول
 کہا اس نے ای پیر پروردگار
 شکر قبض میری ثواب جان کو
 کیا حکم حاکم بلاریب نے
 کہ تیری زاب قبض ہو دیگی جان
 زمانے کو یوسف کا ویکا تو
 ولیکن جو شداد کا ہی کو

۴۱
 وَاِذَا رَاٰهُمُ عِشْرًا فَصَبَّحَهُمْ بُحْبُوحًا مِّنْ ثَمَرٍ ذُوْا اَلْوَانِ
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور ایک غصہ دارانہ لڑائی ہوئی
 اور ایک غصہ دارانہ لڑائی ہوئی
 اور ایک غصہ دارانہ لڑائی ہوئی
 اور ایک غصہ دارانہ لڑائی ہوئی

<p> غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی </p>	<p> غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی </p>	<p> غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی غصہ دارانہ لڑائی ہوئی </p>
---	---	---

حکایت

<p> یہ دیکھا کہ ہے ایک عورت کہ بیٹا تھا میرا ہی ایک دم یہی ایک تھا سو سفر گیا کہ ہاں ہی فوس کہا کہ پھاڑ بھلا عمر بھر کون نہ روئے </p>	<p> یہ دیکھا کہ ہے ایک عورت کہ بیٹا تھا میرا ہی ایک دم یہی ایک تھا سو سفر گیا کہ ہاں ہی فوس کہا کہ پھاڑ بھلا عمر بھر کون نہ روئے </p>
---	---

اور ایک غصہ دارانہ لڑائی ہوئی
 اور ایک غصہ دارانہ لڑائی ہوئی
 اور ایک غصہ دارانہ لڑائی ہوئی
 اور ایک غصہ دارانہ لڑائی ہوئی

کہ اسی جتنے ہونم وحوش و طیور
 میر تم فی یوسف کون کھا لیا
 سنا کہ جتنے تھے وحش و طیور
 پرند اور چرند اور درند تمام
 قیص اسکا چھاتی سے آگے لگا
 نہ مٹی پنچون کا سپر شا
 وہ کرا کا اسوقت ظاہر ہوا
 یہہ جاناکہ یہہ بناوٹ تمام
 کہا پھر یہہ ولادسی کھا کے غم
 کہ یوسف کھ پھا درندوں ا
 وہ تباہ پیر یا تم سی زیادہ شفیق
 بد کنو نہ چیرا نہ کپڑا پھا
 پھٹے کچھ نہ جلد اور نہ کوہر گل
 کہا دل ہی اب کہوں تو بخان
 یہہ سمجھو کہ پیر سی زیادہ ہونم

درند ہو جنگل کے نزدیک دو
 مجھے کس لئے تم نے یہہ دکھنا
 جہان تک کہ تھے نزدیک دور
 وہ اس دن میں روئے تھے شام
 ہر ایک جاہہ دیکھے تھا انجمن کا
 نہ دانتوں کا لگنا کچھ اسپر شا
 فریون لکے وہ ماہر ہوا
 جو کہنے ہیں ہی جو ٹہہ سارا کھا
 ستم ہی ستم ہے ستم ستم
 قیص اسکا کس طرح ثابت رہا
 اور یوسف کا تباہ اپنے دل شفیق
 نہایت ہی الفت سی کھا کر ٹہا
 بعدا کس طرح کھا گیا یون الگ
 پند ا بھیرے پر یہہ طوفان ہے
 کیا میر یوسف کو باتوں میں کم

کیا نفس فی ملک آخرواب نہ تھا قتل یوسف کا مکو صواب نہ

کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں
کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں
کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں

کہا جبکہ بھیر بیکہ یہ حال ہو
اب کچھوں نے روئے کہ اس
یوسف کی کچھ ہر بھر
خبر مجھ کو ہے ایک کہتا نہیں
کہا کس لئے تجھ کو انکار ہے
کہ چلی کا کھانا ہی ہم شب عا
یہ اب میں غماز ہوتا نہیں
کہ غماز جنت میں داخل نہ ہو
چل خور ہر طرف ہوتا ہی رہ
دیا چور بھیر کو یقین ہے
خبر میں یہ آیا ہے ہیں باغ جنت
یہ وہ جنت ہیں اور نہ انسان
ہے اول تو بھیرادہ یعقوب کا
مردم ناقدہ سیوم سنگ صفا
وہ چھٹھا لکھا ہے کہ عیسیٰ

کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں
کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں
کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں

کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں
کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں
کے پاس سے اس نے اپنے نفوس کے پاس سے نکال دیں

وَقُلْ لِّغَالِي وَغَالِي خَافَ عَالَمٌ بَرٌّ دِينِي النَّفْسُ عَنِ الْوَيْ قَانَ لِحَبَّةٍ بَرِّي الْمَا دِي هـ

۴۷

ہر گز ہو چہرہ دل میں اپنے در
 کہ سرزد ہوئی منہ سے میر ہر پست
 کسی نے نہ فتوا دیا شاہ کو
 کہا شے پیراں سماک سے
 کہا بھگو کہا غم ہے شے کہنا
 کہا ابن سماک فی سبج بتا
 کہنہ تجھے ایسا ہوا کہہو
 کہا ایک عورت تھی صورت میں ح
 بلا کر ارادہ کیا دل میں بد
 وہ تھی جمعہ کی رات میں ڈگیا
 کہا ابن سماک فی واہ واہ
 بد شک تو جنت میں اب جاگا
 قیدیوں سن کر کیا شور و غل
 گے پوچھنے اُس سے تو فی ہلا
 کہا اُس نے اس نے یوں کہا

جمع کر کے سب عالموں کے کہا
 کہہو اس اب کہا ہے راہ نجات
 نہ کھولا کسی فی کچھ اس راہ کو
 بلا کر کے اس عالم پاک سے
 کہ چکھہ سپید گذر رہا سب جوا
 میں پوچھوں ہوں جو ای پاد
 کہ خوف خدا ہوا اُس سے ہوں
 مراد دل ہوا عشق میں اُس کے چور
 کہ دل میں تھی خواہش زیادہ
 اُسے چھوڑ کر اپنے میں گھر گیا
 قسم میں تو سچا ہی کا پاد
 نہ دوزخ کی ایذا کہہو پاگلا
 کہ یہ ابن سماک دینا ہی جُل
 کہہاں تو اس نے ہلکا فتوا دیا
 کہ جسے دیا چھوڑ حرص ہو یا

ہر گز ہو چہرہ دل میں اپنے در
 کہ سرزد ہوئی منہ سے میر ہر پست
 کسی نے نہ فتوا دیا شاہ کو
 کہا شے پیراں سماک سے
 کہا بھگو کہا غم ہے شے کہنا
 کہا ابن سماک فی سبج بتا
 کہنہ تجھے ایسا ہوا کہہو
 کہا ایک عورت تھی صورت میں ح
 بلا کر ارادہ کیا دل میں بد
 وہ تھی جمعہ کی رات میں ڈگیا
 کہا ابن سماک فی واہ واہ
 بد شک تو جنت میں اب جاگا
 قیدیوں سن کر کیا شور و غل
 گے پوچھنے اُس سے تو فی ہلا
 کہا اُس نے اس نے یوں کہا
 جمع کر کے سب عالموں کے کہا
 کہہو اس اب کہا ہے راہ نجات
 نہ کھولا کسی فی کچھ اس راہ کو
 بلا کر کے اس عالم پاک سے
 کہ چکھہ سپید گذر رہا سب جوا
 میں پوچھوں ہوں جو ای پاد
 کہ خوف خدا ہوا اُس سے ہوں
 مراد دل ہوا عشق میں اُس کے چور
 کہ دل میں تھی خواہش زیادہ
 اُسے چھوڑ کر اپنے میں گھر گیا
 قسم میں تو سچا ہی کا پاد
 نہ دوزخ کی ایذا کہہو پاگلا
 کہ یہ ابن سماک دینا ہی جُل
 کہہاں تو اس نے ہلکا فتوا دیا
 کہ جسے دیا چھوڑ حرص ہو یا

<p>مدد چاہتا ہوں میں اس سے جو کہتے ہو تم ہے سر اسر درو کہا ہے یہ کعب بن اجبار نے کوئے میں ہوئی جیکہ یوسف کو رہا ہوئی ایسی وحشت کہ رہے لگیا</p>	<p>تہمباری میں اس دم بری راہ نہیں بات کو کچھ تمہاری فروغ روایت کو یوں اس خبر دار نے ہوئی اس اندھیر سی ظلمات پا اٹھا سر فلک کی طرف یوں کہا</p>
--	---

وَلَا تُكَلِّمُ الْكَافِرِينَ وَلَا الْفَاسِقِينَ

[illegible]

کیا اس کے دل کو اس کا تیرا ہے
 اور ایک قافہ ساتھ خاں اور
 واپس نہ دے کفن کو یا اس پر
 کیا اس کے دل کو اس کا تیرا ہے

قیامت ملک نام تیرا ہے سنا جیکہ ملک فی یہ ماجرا سفر کا ہوا اسکے سننے ہی عشق وہ کفن کو آیت سنا لگا دیکھنے پھر وہ اگر بیان کہ اتنے میں دُلف فی آواز دی ہے تعبیر رو یا کو پنجاہ سال پھر آیا وہ ہٹ کر مکا کی طرف پھر آصر میں یہ کیا اس کا محبت میں مخلوق کی ہر ہر حال تو پھر اسکا کہا جانے کہا حال ہوا جیکہ میعاد کا اختتام تھا ملک کا ملک بشر اعدا مجھ ہی طلب ایک نئی چیز کی کروں بھلو آزا دودن نصف	بنا خوب سب کام تیرا ہے کیا قصہ دل میں وہین شام کا بہت کر کے کوشش کیا وہ مشق اقامت بیان کی بصد خطرا زمین کو کبھی اور کبھی آسمان کہ ای شخص طلبی نکرنا ابھی کہ تاراست ہو وہ تیرا خیال ترو دین ملتا ہوا دلوں کی برس میں وہ دوبار جاتا تھا جسے اپنے مولا کا ہو ک خیال بعد کہوں نہ اُلفت میں پالہا وہ پنچہ برس ہو سب تمام کہا اسکو ملک ای نیک نام اگر تو فی اسکی خبر بھکو دی اور بیٹی میری ہے جو صاحب
---	---

کیا اس کے دل کو اس کا تیرا ہے
 اور ایک قافہ ساتھ خاں اور
 واپس نہ دے کفن کو یا اس پر
 کیا اس کے دل کو اس کا تیرا ہے

کیا اس کے دل کو اس کا تیرا ہے
 اور ایک قافہ ساتھ خاں اور
 واپس نہ دے کفن کو یا اس پر
 کیا اس کے دل کو اس کا تیرا ہے

تیب اگر کے یوسف وہ مل گیا
انار اپنے مؤذہوں دینا کا
وہ مالک جو تھا دیکھ ابن دغر
طلبین وہ یوسف کی دست تھا
سلمان طلب جو خدا کی کرے
رہے تین دن اسین یوسف پڑ
ہوا جبکہ چوتھا دن آیا م سے
رئیں اسکا تھا مالک ابن دغر
روایت کی گئی اس طور بھی
کہ اولاد یعقوب کی آگئے
کہ یہاں اب نہ ٹھہر دکل جاؤم
کہا سب نے کھانا ہے تیار اب
دیا انکو مالک فی کھانا بہت
کوشش مانگے اور اترنے دیا
کہ سنے پر جو مالک فی کی نظر

[illegible]

اور اس طرح سے جو کچھ کہنا تھا وہ سب لکھ کر اپنے ہاتھ میں لے کر آیا اور اس کے ساتھ ہی اپنے گھر کے دروازے پر آکر کھڑا ہوا۔

تب اگر کہ یوسف وہ مل گیا
 اتارا اپنے موٹھوں دینا کا با
 وہ مالک جو تھا دیکھ ابن دغر
 طلب میں وہ یوسف کی دست تھا
 مسلمان طلب جو خدا کی کرے
 رہے تین دن اسین یوسف پڑ
 ہوا جبکہ چو تھا دن ایام سے
 رئیس اسکا تھا مالک ابن دغر
 روایت کی انکی اس طور بھی
 کہ اولاد یعقوب کی آگئے
 کہ بیان اب نہ ٹھہر دکل جاؤ تم
 کہا سبے کھانا ہے تیار اب
 دیا انکو مالک فی کھانا بہت
 کوشش مانگے اور اترنے دیا
 کہوئے پر جو مالک فی کی نظر

خدا پر اگر ہے تراد مل گیا
 سبک ہو تو پاؤنگا اُسجا پہ بار
 نہ اسلام تھا اسین بادو تو کر
 پیر آخر کو حاصل ہوا مدعا
 بھلا مجھ کو کہو کمر ہے
 کوئے کے ہو بخت اس سے بڑے
 وان ایگا قافلہ شام سے
 اُدھر گیا راہ کو بھول کر
 ہو اسین ایک وارد اودھی
 یہ اگر کہے تاجر کو فرما گئے
 چراگاہ میں مت غفل ناؤ تم
 چلے جائینگے کھا کے ہم سب کے
 وہ سب قافلے میں تھا ناہیت
 انہیں چاہ گرد پھرنے دیا
 جو دیکھے تو ہے نور و من جلوہ

یوسف کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ وہ اس قدر غافل ہو گیا تھا کہ اپنے موٹھوں دینا کا با
 وہ مالک جو تھا دیکھ ابن دغر
 طلب میں وہ یوسف کی دست تھا
 مسلمان طلب جو خدا کی کرے
 رہے تین دن اسین یوسف پڑ
 ہوا جبکہ چو تھا دن ایام سے
 رئیس اسکا تھا مالک ابن دغر
 روایت کی انکی اس طور بھی
 کہ اولاد یعقوب کی آگئے
 کہ بیان اب نہ ٹھہر دکل جاؤ تم
 کہا سبے کھانا ہے تیار اب
 دیا انکو مالک فی کھانا بہت
 کوشش مانگے اور اترنے دیا
 کہوئے پر جو مالک فی کی نظر
 خدا پر اگر ہے تراد مل گیا
 سبک ہو تو پاؤنگا اُسجا پہ بار
 نہ اسلام تھا اسین بادو تو کر
 پیر آخر کو حاصل ہوا مدعا
 بھلا مجھ کو کہو کمر ہے
 کوئے کے ہو بخت اس سے بڑے
 وان ایگا قافلہ شام سے
 اُدھر گیا راہ کو بھول کر
 ہو اسین ایک وارد اودھی
 یہ اگر کہے تاجر کو فرما گئے
 چراگاہ میں مت غفل ناؤ تم
 چلے جائینگے کھا کے ہم سب کے
 وہ سب قافلے میں تھا ناہیت
 انہیں چاہ گرد پھرنے دیا
 جو دیکھے تو ہے نور و من جلوہ

۵۶
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا

قدم راہ میں تیز ہونے لگا
 یہ آفت نہ آتی تھی سپر بھی
 اگر بڑے زمین پر گرا تھو کے جل
 کہا سب کو آتی نہیں نکو شرم
 یہ سنکر کے بھائی وہ بہتر کام
 سدا راہ کی آنکھوں پہ بوسا دیا
 لگا کر دھڑکھڑکے سے وہ
 اگر چہ میں دیکھتا ہوں تم سے
 اگر چہ مجھے تم نے ضائع کیا
 سدا راہ کی آنکھوں پہ بوسا دیا
 جدا تم سے ہوتا ہوں ای نیکیاں
 گیا معر کو لے اُسے اپنے تہا
 جدا جبکہ یوسف ہوا پاس
 لگے روکے کرنے یہ یہ ہے کلام
 ہوتا اگر اب کا کچھ خیال

چکارا انہیں اور روئے لگا
 طوق زنجیر یا نون میں بھی
 ننگے پاؤں زنجیر سے جو بھیں
 یہود کا دل ہو گیا دیکھ نہزم
 ذرا سٹھرو یوسف کرے ہی کلام
 وہ جا پاس ہر ایک کے پاؤں پر
 لگا پاؤں کو چومنے سے کہ وہ
 کہا تم یہ رحمت خدا کی ہے
 نہ ضائع کرے نکو ہرگز خدا
 نہ سے نکو اسہ ہرگز عذاب
 سب کو نیچے ہمار سلام
 پھر اکر کے مالک پکڑ سکے تہا
 روایت یہ ہے ابن عباس سے
 وہ روئے لگا اور بھائی تمام
 کہ یوسف ہیں ہی نہ امت کلام

وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا

وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا
 وہ کھانا ہی دوسف کو کھانے لگا

کوٹے میں بھی میرا پر مار تھی
 تھا چون منہ ہو گیا میرے لال
 کیا بند پانی اور کھانا میرا
 یہاں تک تو کی ہائیٹوں نی ہوئی
 کیا طوق و زنجیر میں جھکواں
 طرح قیدوں کے میں لٹے پہون
 اگر زندہ ہوتی تو تو دیکھتی
 یہ کہہ کر روتا تھا یوسف پڑا
 کہ ای میرے فرزند یا حسرتا
 یہ سن کر کے آواز غش کر گیا
 پھر آواز آئی کہ اب صبر کر
 تھا ایک مالک ابن ذرغامہ غلام
 سپرد اس کے یوسف تھا اس راہی
 یہاں کے مالک کو پھرون کہا
 نہ اُسنی دی فلان میں تمام

کوئے میں بھی میرا پر مار تھی : ہر ایک طرف تھوڑی بوجھار تھی
 تھا چون منہ لگایا میرے لال : ملا پانوں نیچے مجھی تھے ڈال
 کیا بند پانی اور کھانا مبرا : نہ تھا وہاں پہ کچھ آب و دھارا
 یہاں تک تو کی ہایٹوں نی غور : دیا بیج مجھ کو غلاموں کی طور
 کیا طوق و زنجیر میں مجھ کو اب : خدا جانے چھوٹوں میں اس غم کب
 طرح قیدوں کے میں ملتے پہوں : کئی دن سی میں ضرور ملتے پہوں
 اگر زندہ ہوتی تو تو دیکھتی : جو کچھ مجھ پہ گذری سی کیسی
 یہ کہہ کر روتا تھا یوسف پڑا : اسی قبری پھر بہائی صدا
 کہ ای میرے فرزند یا حشر : میرے نور کے عین و احشر
 یہ سن کر کے آواز غش کر گیا : کہ داغِ اکلم سی جگر بھر گیا
 پھر آواز آئی کہ اب جبر کر : جگڑی میں رکھ اپنا سوز جگر
 تھا ایک مالک ابنِ دغرا غلام : بیع اسکا مالک فی رکھا تھا نام
 سپرد اسے یوسف تھا اس راہی : وہ یوسف کی رہا سدا چاہی
 یہ اگر کے مالک کو پھریں کہا : کہ تیرا غلام آج جاتا رہا
 نہ اسنی دی قافلے میں تمام : کہ گم ہو گیا ہے ہمارا غلام

یہ کہتے ہی سب ابرو ہل گئیں
لگا کہنے یہ مالک بن ذوق
کیا طوق در بخیر کو اس دور
اتار اسکا صوف و کپڑے
سواری کو اک خوب گھوڑا
کہا قافلہ کو نہ آگے بڑھو
سہراہ بلدینیں اک شہر تھا
ریس اس کے کفار تھے بت پرست
انہوں نے جو یوسف کو دیکھا
کہا جنسی پیدا کیا آسمان
وہ اللہ ہے وعدہ لا شریک
بہوں کہا اسے اب جا ہم
بتوں کو دیا توڑنے تمام
چلا وہاں پھر قافلہ قصد کر
اکٹھی ہوئی اس کے خلعت و

[illegible]

کہا تھی تو موسیٰ سے یوں ایجاب فرما
خود دیکھو تو موسیٰ کی شکل اویلا
بہت کہتے ہیں یارب دکھا دجھال
اتر اپنے گھوڑے کے یوسف آ
کہا میں خدا کا گنہگار ہوں
موا حکم یوسف کو سرتو اٹھا
چلا آئے ہیں پاس یوسف کے سب
براہیم آدم کی سن واردات
عجب چاندنی کا تھا اس شب
یہ دل میں کہا آج مطلع عصا
جب آکر کے کہیں میں کمر ڈار
تو سخت حیران یہ دل میں کہا
کبھی میں فی خلقت یہ دیکھی
کہ چلتے ہی سب کا ارادہ یہ تھا
یہ صوت کے طالب ہو جمع بیت

تیرہ آواز بھی کہنے والا نہ تھا
 بہت کہنے والی کو دیکھیں سب
 کہ کھوہی کچھ دم دوسرے
 روایت ہے کہ بن اجار سے
 کہ یوسف بن جب مصر میں پہنچا
 ملک پر دھوان جیسے چھایا تھا
 ہوا جبکہ داخل وہ بستی میں آ
 گھر وں کے وہ انکھن جاگر ہوئے
 مجالس میں مردوں کا تہا جمع
 یہہ دیتا تھا ایک دوسر کو خبر
 کہ تھا ابر سے دن کا سب نور ماند
 بہت روشنی کا ہوا جب ظہور
 جو دیکھیں تو تا جہے ایک شام
 غلام اسکا ہے چرخ خوبی کا ماہ
 اسی کا ہے یہ نور چھایا ہوا

درخت اس کے سوکے نہ کہہ میں چل
 شیا طین کا دخل دان بیشتر
 ہونے تک اس جا کی بہرین تمام
 جب اس جا پوینے کے آئے قدم
 ہوا غلہ ازان اٹھا ظلم و جور
 بہت پہل لگے اور رضیوں کو
 ہون بہرین جاری ہریک چاہے
 یہ کہتا تھا ہر شخص اس میں
 ہر ایک کو تھا یوسف کے ملینکا شوق
 ہوا بند کھانا و پینا تمام
 ہوا دوسرے روز خلعت کا جوش
 خلعت کے پوشاک مالک ہر
 سنہری چھری تہہ میں اپنے
 ہوئی صحن خانہ میں اس کے نشست
 سہون فی کیا جا اسکو سلام

امیر دینی نیت میں بالکل غفل
 ہر ایک شخص کی ہی ہی نظر
 دان خشک سالی رہے تھی مدام
 ترقی تھی ہر چیز کی دسمہ دم
 سوا عدل کے دان نہوتا تھا اور
 شفا ہو گئی خود بخود بے سبب
 ہوئے شہر کے تازے سار و باب
 کہ اس شہر کی پھر گئی سب
 اسی بات کا دل میں ہریک کے
 رہیں گرد یوسف کے سب صبح شام
 نئے در پہ مالک کے کر کے خوش
 اور ایک تاج سونے کا تارک پہن
 او ایک تخت شہر بچا کرتے
 ہر یک طرف کا گردا بند و بست
 کہ ہمارا جاسکے اس فی تمام

جو شکر مین خالی وہ گھوڑا گیا
 کوئی غم سے کپڑے لگا پھاڑے
 کوئی غم سی رونے لگا زار زار
 گئے ہر طرف کرنے اسکی تلاش
 پہرہ ہر کے بعد اسکو آیا جو ہوش
 چلا دشت غربت میں چند ایک فقیر
 گھیا ڈور کر یاد شاہ اس کے پاس
 کہا اس کو پوشاک میری یہ ہے
 یہ سن دست بستہ ہو اُسی کہا
 میں سرکار کا ہوں قدیمی غلام
 کہاں ہو سکے مجھے ترک ادب
 کیا ابن آدم فی آزاد اُسے
 قبائے حریر اور تاج شہسی
 وہ وی اُسے لی ایک کلمی سنا
 لی اُس نے اسی وقت کبھی کی راہ

تو وہ دن ایک عجب حشر برپا
 کوئی خاک پر سر لگا جھاڑے
 کوئی مر گیا سر کو پیروں کا بار
 نیا یا کہیں وہ شہ خوش قماش
 تو آیا عجب طبع کا دل میں جوش
 غلام ایک دیکھا چرا سما غم
 ولے درد باطن سی جہر اُدس
 تو کپڑے پر سجھے اپنے دے
 یہ گتہ غم کا ہی سب شاہ کا
 چرا تا ہوں انکے تین صبح و شام
 یہ پوشاک تجکو مبارک سب
 غم بخش دین کر دیا شاد اُسے
 لگا مین جو پوشاک دل چسپی
 اور ایک سخت زولیدہ کہنے لگا
 راہ ہر عبادت میں شام دیکھا

ہنسی میں ہنستا ہوں دماغ راہ
 ہنسی میں ہنستا ہوں دماغ راہ
 ہنسی میں ہنستا ہوں دماغ راہ
 ہنسی میں ہنستا ہوں دماغ راہ

تہائی میں قوت اپنا کرتے سدا
 ہونی ظہر کی جب حرم میں ادا
 اور ایک بار ہنیزم کا سر پر
 کوئی ہے کہ اس مال طیب کے
 کسی فی لیا اسکے ہنیزم کو مول
 لیا ایک پیسے کا اس فی طعام
 گیا دان سی مسجد میں بہر نماز
 کیا جا کے بیٹے فی اس جاسدا
 بہت ملے بیٹے سی خوشدل ہو
 محبت جو بیٹے کی دیکھی سوا
 کہ ای پادشاہ زین دمان
 کہ میں فی جو چھوڑا ہے سب مال
 نہیں چاہتا میں کہ تیر سوا
 جودل میں ہوئی تیر سب پر
 جودل میں سرخیری ہو جا

تہائی جو دو چہن کرتے عطا
 تو بازار کچے میں لے دوان
 یہ مضمون کہتے تھے ہر شخص
 غرض اسکی قیمت مگر ایک
 دے تین پیسے گرہ چن کول
 کے دو وہ خیرات مولانا
 خدا کا کرے تاکہ عجز دنیا ز
 بنایا سب اپنا نشان اور نام
 کہا آؤں مرجا مر جہا
 کہا سر اٹھا کے بسوی سما
 بچھی مال بیڑے سازا
 محبت میں تیری ہے دل و جان
 کسی کی محبت کی ہودل میں جا
 یہ محنت گئی خاک میں سرسرا
 میں عاشق تراکب ہوا یا خدا

ہنسی میں ہنستا ہوں دماغ راہ
 ہنسی میں ہنستا ہوں دماغ راہ
 ہنسی میں ہنستا ہوں دماغ راہ
 ہنسی میں ہنستا ہوں دماغ راہ

غلاموں کی ایک ہفتہ کی عمر تھی کہ ایک دن ان کے والدین نے ان کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ تم لوگوں کو اس دنیا میں کچھ کرنا ہے۔
 انہوں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگوں کو اس دنیا میں کچھ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

<p> کہ تا کوئی محروم نہ ہو دکھا دیکھا البتہ نکو حال وہ آوے بیان دیکھنا ہو جسے ہوئے جمع اور از دام ایک ہو یہ کہتے تھے جنوں میں رکھ رہا عزیز ہوا یہ نکو جنوں شہا سنے آئے ہیں یوسف کا نام کہ یوسف میں طرفہ کرامات کہ اور دین ہو عیبت بی عیوب جسے دیکھ جاتی ہے خلقت موی پکارا اُس فی ملک پہر لوں کہا شہان لاکہ دیکھ دینار کو لکھے گھر میں مالک کے خاص عام کہ یوسف کا کہیں کسی ڈھب حال پتوا تو وہ رز وہ گرا یکبار </p>	<p> شہا سکا وعدہ ہی ہم سے کرو شہا جسے روز سکو نکال شہا لوگ میں بچے کو اُسے ہوئی صبح پھر رہا ملک کے آ لگے کرنے سب کے گھر کا طرف کہتا پھر یہ ملک نے خلقت یوں شہا کس لئے بیان یہ ازدحام لگا کہنے دل میں عجب بات نہیں صورت اُسکی کچھ درد خدا کا کہا چیز اس میں ہوئی تنگ ساتھ یوسف کے رہتا جو تھا یہ کہہ سکو اب شوق دیدار ہو یہ سنتی خلقت فی کرازدحام ہر اک نے دیا ایک دینار ڈال ہوئی ساتھ لاکھ آن جن در شمار </p>	<p> غلاموں کی ایک ہفتہ کی عمر تھی کہ ایک دن ان کے والدین نے ان کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ تم لوگوں کو اس دنیا میں کچھ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگوں کو اس دنیا میں کچھ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ </p>
---	---	---

دیکھو کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے۔ یہ واقعہ اس قدر عجیب و غریب ہے کہ اس کا کوئی اور تفسیر نہیں ہو سکتی۔ یہ واقعہ اس قدر عجیب و غریب ہے کہ اس کا کوئی اور تفسیر نہیں ہو سکتی۔

چنگی کا کہیں وہ بیکار نہ ہو
 تیری کا کہیں وہ بیکار نہ ہو
 چنگی کا کہیں وہ بیکار نہ ہو
 تیری کا کہیں وہ بیکار نہ ہو

بیچے کس لئے اسے جاتا ہے
 چرخہ اہنیں بھگو کہا ای غلام
 لیا بھگو اس جاہ میں جان آؤ
 بھو چاہے سو کر میں ہوا تری
 ثبت ہو کے عاجز بہ اس کہا
 میرے گھر کو تو جان اپنا ہی گھر
 حریر اور دیبا دیا تھا پنھا
 ہوا موتیوں سی بہ بالوں کا جال
 تیرے سے ظاہر ہوئے رتھیں
 وہ دیکھو تو نور علی نور تھا
 گویا ماہ کے گرد لہلا پڑا
 کہ خوبی ہوئی اسکی ہریک فوقی
 ستارہ کی صورت دکھتے ہوئے
 چمک لگی پرتی تھی جادو رو
 لہ لہ گرد اس کے آگے تھا موتی گر

اور ایک دن یہ عورت
 اور ایک دن یہ عورت
 اور ایک دن یہ عورت
 اور ایک دن یہ عورت

چنگی کا کہیں وہ بیکار نہ ہو
 تیری کا کہیں وہ بیکار نہ ہو
 چنگی کا کہیں وہ بیکار نہ ہو
 تیری کا کہیں وہ بیکار نہ ہو

میرے جبریل بیجا تھا پاس
 کرے تجھے مصر کا پادشاہ
 وہاں کے ہیں جتنے بڑے شیخ و
 سودہ میرحق فی پورا کیا
 تعجب کیا سبے سکرارے
 کہات یہ ملک فی سحر جانے
 تنب اوپر کو چڑھ کر کے مالک فی عجم
 یوسف یہ نکلا ہے دیکھو اسے
 برے زیب و زینت سی یوسف علیہ
 کھڑے بازو صف گردے بندے
 اور اتنے ہی پیچھے تھیں نیکے لئے
 کر کے لگی سی مالک لکام
 پھار میں پادشاہ گاری سوا
 ہاتھ تھے خلقت کو درآہ
 وہ دیکھا جو نکلا ہوا دیکھو چاند

کہا یہ کہ ہرگز نہ تو ادا اس
 تجھے دیئے ہم حشمت و مال و جا
 چین سب وہ ترے پکر کر کا
 مجھی اس طرح آج رہتا دیا
 تعجب اس وقت سب ہو رہے
 کہ یہ جو کچھ رست تم مانیو
 کہا مصر میں سی ہیں کچھ حق
 بہت شوق ہے دیکھنے کا جسے
 یہ سننے ہی عالم کا سختہ ہلا
 کہ سترہین اور ستر سیر
 چلے جاتے یوسف کو پیکر کیا
 حفاظت سی لایا اُسے تہا متنا
 اور آگے کھڑے صف صف جو
 کہ تھے بہتم آگے و سٹا
 ہوا نور انہوں کا ہر ایک کے ماندا

بجھا مجھکو خالی فی پیدا کیا
نہ نہ صورت ہی اسکی عطا کی
تھا اس فی لے میں سلمان ہوئی
کہ جسے تجھی دی ہی یہ شکل جو
اسی کی عبادت تجھے ہی ضرور
دیا مال وہ سب خدا کے لئے
بنارک وہ ان ایک عبادت کا گھر
اسی جا پہ آخر کو وہ مر گئی
پھر آئی زلیخا بھی ہو کر سوار
بدل اپنی پوشاک و زیور تمام
جو یوسف کے آکر مقابل ہوئی
نہ نہ کار ہوش نے جا نکالا
گری کھا کے غش ایک آواز مار
دین یوسف کا احوال چھوڑا
نہ زلیخا کے احوال میں نہ

بجھا مجھکو خالی فی پیدا کیا
نہ نہ صورت ہی اسکی عطا کی
تھا اس فی لے میں سلمان ہوئی
کہ جسے تجھی دی ہی یہ شکل جو
اسی کی عبادت تجھے ہی ضرور
دیا مال وہ سب خدا کے لئے
بنارک وہ ان ایک عبادت کا گھر
اسی جا پہ آخر کو وہ مر گئی
پھر آئی زلیخا بھی ہو کر سوار
بدل اپنی پوشاک و زیور تمام
جو یوسف کے آکر مقابل ہوئی
نہ نہ کار ہوش نے جا نکالا
گری کھا کے غش ایک آواز مار
دین یوسف کا احوال چھوڑا
نہ زلیخا کے احوال میں نہ

بجھا مجھکو خالی فی پیدا کیا
نہ نہ صورت ہی اسکی عطا کی
تھا اس فی لے میں سلمان ہوئی
کہ جسے تجھی دی ہی یہ شکل جو
اسی کی عبادت تجھے ہی ضرور
دیا مال وہ سب خدا کے لئے
بنارک وہ ان ایک عبادت کا گھر
اسی جا پہ آخر کو وہ مر گئی
پھر آئی زلیخا بھی ہو کر سوار
بدل اپنی پوشاک و زیور تمام
جو یوسف کے آکر مقابل ہوئی
نہ نہ کار ہوش نے جا نکالا
گری کھا کے غش ایک آواز مار
دین یوسف کا احوال چھوڑا
نہ زلیخا کے احوال میں نہ

۷۴
 خواب سی جیکہ سوتی ہوئی
 تھی محفل اسکی تمام اور ہوش
 اگر دیکھتے مصری کرنگا ہ
 ہوئی خواب کو دیکھ وہ بیخواس
 ہوئی جسم لاغر ارنگ رو
 کہا باپنے دیکھ یہ اسکا حال
 نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ
 زلیخا کی خدمت میں پہر باپ کی
 کہ یہ کچھ آیا مجھے ہی نظر
 تھی ایک شکل گویا کہ رنگ قر
 اسے دیکھ جا رہے ہیں ہوش
 کہا باپنے گردہ معلوم ہو
 یہ پاس لاؤں کے دیکھ مال
 اسی سوز و غم میں وہ رہتی ہدام
 اپنے اس پہ ہوش جو دن اور رات
 تھی در دو غم ہی وہ رہتی ہوئی
 ہوئی باولی اور حیران خموش
 وطن اسکا تھا چہ مینے کی راہ
 نہ تھی زندہ رہنے کی کچھ سوس
 ہوئی استخوان گل کے سب مثل
 کہ بجھو تا کہوں اس حیرت کمال
 نہ وہ تیرے دل میں رہی انگ
 کبھی بات جو کچھ تھی خواب کی
 کہ سب گیا ہی میرا جی اتر
 فرشتہ کہوں اسکو اپنا بشر
 را دل میں اسکی محبت کا ہوش
 تو پھر اس طرح کہوں تو منموم ہو
 دلے اب تو ملنا ہے اسکا حال
 کہ کہتی کسی سے نہ کرتی کلام
 کہ مرنے لگے اس کے سب طرز عمل

چکر اکبر ہی پہ لسنے لگا
 تنہا اپنے پر پہ کہا حال ہے
 کہا پھر وہی شکل آئی نظر
 بعینہ وہی شکل پہلی تمام
 کہا اُس نے میں آدمی راہوں
 میں تیرے ہوں تو میرے لئے
 اُٹھی جب میں پھر وہ نہ آیا نظر
 کہا اپنے اُسکا توئی مکان
 کہا میں نی پہاڑ سے پوچھا نہیں
 پھر اس طرح سی وہ ہوئی یخبر
 چلی چھاڑ کر پڑے و گھر سی شکل
 تنہا اپنے قید لاچار ہو
 رہی ایک برس قید مجزئی طو
 و لیکن ہوئی بعد مدت یہیں
 کہ آیا وہی خواب میں نوجوان

دل و جان ب غم سی جا لگا
 سنا تجھ کس دھب کا جمال ہے
 ہوئی میری اکھوں میں آجلوہ
 کیا خواب میں مجھ سی اُس نی کھا
 میں سنا اپنا احوال تجھ سی کون
 یہ ازار بھی خواب میں ہے
 محبت میں میرا جلایا جگر
 نہ پوچھا کہ آخر ہے ہی کہاں
 کہ تیرا مکان کون سی زمین
 نہ سبھی تھی شکل ہے یہ ایک گھر
 گئی عقل و ہوش کی ساری بھل
 کہ روانہ در شہر و بازار ہو
 اُس عرصے میں اُسکا ہوا حال
 تضائی دکھایا وہی نورعین
 جسے دیکھ کر ہوا تھا تاب و تولا

تیرے غم میں روتی ہو صبح و شام
 کہوں کس طرح ماہ انور ہے تو
 یہ آدم کی اولادین دوسرا
 یہی شوق یوسف میں کہتی تھی تو
 کہیں ہیں کہ ہن شوق کے قہر
 ہے اول جسی ہو دجنت کا شوق
 رہ حق میں خوش ہو دیا جو کرے
 دوم یہ کرے جنت انکو طلب
 علی اور عمار و مقداد کی
 کہ جنت بہت انکی مشتاق ہے
 یہ سوم شوق ہے دل میں اندہ کا
 یہاں جس طرح عاشق خدا کا تیب
 وہ ہر وقت رہتا اسی دین
 بیان تک وہ رویا خدا کے حضور
 تکرار کی غم کی گمان ہو گئی

چیمین بی اپنیلہ ہی ورد عام
 کہ اسے بھی زیادہ اُجاگر ہے
 نہ ہو د کا ایسا کہ کئی ہوا
 اسی درد و غم سچ رہتی تھی وہ
 گردن تیرے آگے میں انکو شوق
 کرے جو د بخشش صد شوق
 وہ شوق ہے جنت پھر سکون
 رہے انکی دوری میں وہ شوق
 چہارم ہے سلمان خیر مجھ کو
 انہیں کی جدائی اُسے شاق ہے
 دل و جان میں ذوق اسکی ہو جا
 کہ مستوق تھا اسکا دانا غیب
 رہے تہا شب و روز فریاد میں
 کہ انہوں سی جانا اُسکے نور
 ہوا اور دہرے کے جان ہو گئی

۷۷
 کہتا پہر زلفخانی ہے بہ ضرور
 محبت مرض ہے نہیں کچھ دوا
 مگر ایک ملاقات محبوب کی
 شفا کب اجاڑی یہ کلام
 خدائی کہا ای ہمارے کلیم
 بتایا میں اُنکے لئے ایک گھر
 مقام اُنکے بہنیں کیا
 ہے اُس گھر کی پوچھو زمین میں
 جو اُس گھر دیکھو تو سوچو
 خطر اُسکی دیوار بہت تراب
 محبت برق اور زرنگی عام
 درخت اُسکا جالو کہ بیگا و فار
 گلی اُسکی علم اور فراست دین
 اور اُس گھر کے چالنے ستون
 توکل ہے اُس اور صد اور یقین

کبھی طرح ہو رنج میرا بہ دور
 کہہ تے اُسے کچھ نہو فائدہ
 میسر ہو اُس نے مرغوب کی
 کہ بیٹھے تھے موسیٰ علیہ السلام
 مرد دست میں جو کوئی اور ندیم
 وہ ہے دل بخشی دون میں
 یہ دل گھر ہے اُنکائیں انکو دیا
 اور ایمان اُسکی قائم ہے چمت
 قمر اُسکا الفت کہ عیب بہ فوق
 ہے رعد اُسکا خوف اور رجا اُسکا
 وہ مہ اُسکا رحمت ای نیکی نام
 ہے پہل اُسکا حکمت سمجھو کو
 گناہ اُسکی ہے رات اب اُسکو رگ
 خبر کی تجھکو طلب تو دون
 ہے چار دین رک اُسکے ای پاکین

اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو رخصت کیا
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام

یہ کہہ کر کے پھر اس کو رخصت کیا
 شہری طرف اس کو کہو سلام
 چلا پھر وہ قاصد پر پہنچا وہ
 کہا جسطرح تھا وہی اب کیا
 اور بعد اس کے کی عرض اس شاہ
 عرب کا جو ہے شاہ طیموس نام
 کہتا کہ ہی ایک بیٹی مری
 جو کیجے قبول اس کو احسان
 بہت نکو میں ملک اور مال دون
 لکھا اس نے اس بات کا یوں جواب
 کیا ہم فی اس بات کو اب قبول
 سو اس کے کہتے ہو جو ملک مال
 سو اس کے ہلکو نہ کچھ چاہ ہے
 یہ سن کر زلیخا کا کر کے سنگ
 پٹھیا لے خوب زیور تمام

اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو رخصت کیا
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام

اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو رخصت کیا
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام
 اور اس نے ہی فرمایا کہ اس کو کہو سلام

۷۹ تمام وہ دم پہنچا اور جانی بے ایک اور پس کے
تھی ہری تھا نیچا ہے اس کی اگر تو کئے غور سے
صورت نکار سکتی ہو گا کہ کیا اس کا وزن
کے جاننا تھا نیچا ہے اس کی اگر تو کئے غور سے
کے جاننا تھا عورت کے کا وزن

جب اے لئے کچھ جو اس اور ہوش
کچھ ای افسوس اتنا سفر
ہوئی ساری برباد محنت مری
پہچ در دے دل کے بیکن ہوئی
پہت دل پہ اُسکے ہوا جب قلق
سُنی اُنف غیب سے یہ نہا
چرا تمام دل کو تو اور صبر کر
بتراجد عشق آدیکہ پاس
کہا اسکو باندی فی الفت نہ چھوڑ
تو دیکھا ہی جس شخص کو خواہن
اسکی سبب وہ لیکہ تجھے
یہ نہ سکر زلیخا تو چپ ہو رہی
غزیر اُپہ مغزون ہوا پھر کمال
وے شب کو سوتا جو اُس پاس
اور ایک جینیہ ہو کے صبا جاں

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اسو اسیر مت مایو غیر پاس
 خزانہ ہے جتنا کر دنگی نثار
 یہینوں رستے پہ گھر میرا ہے
 جو مخلوق ان محنتوں سے ملے
 اٹھایا زلیخا یوسف کا داغ
 خدا ہی مشقت بھی ملتا بہن
 عزیز ایک رکھتا تھا عورت حسین
 زلیخا سے دل میں رکھے تھی حسد
 کہا اس نے عابر کے من ہی عزیز
 زلیخا کو اس کے تشقش ہوا
 یہ سُنکر نہ ہرگز کیا القات
 نہ اکی کسی نے کہ ہے یہ غلام
 بلیغ اور فصیح اور صبیح اور امین
 دیانت شہادت میں یکتا ہے
 ارادہ کیا یہ کہ بولے بنی

بڑی تیری مٹنی کی ہی جھکوسل
 چھوڑ دنگی جھکوسل زلیخا
 سنازل بہت کر کے آئی ہون طبع
 تو خالق کا لٹاک اس کا
 تب اس کے ہوا گھر میں روشن چراغ
 دل اس کی محبت کھلتا بہن
 کہ تھی خاتم حسن کی وہ نیکی
 بہت اس سے رکھتی تھی وہ جی میں
 یوسف کو لے تو ذرا تمیز
 سرور و بروئے ہے یون کہا
 سنی اس کی ہرگز نہ کچھ مٹنی
 کوئی لیوی اس کو جو رکھتا ہوام
 مروت مروت بھرا اور عین
 خرید کوئی اس کو بچتا ہے یہ
 خدائی زبان اس کی چربندی

جہاں شہ فی ہی جھکویہ قبول
دیا حکم اور جلد آیا وزیر
کہا یہ جو کہتا ہے سومول دو
وہ دانا جو اس شہ کا دستور تھا
اسی وقت جا اور خزانہ کو کہو
رکھ ایک پتے میں سب بچ لاکھ
اٹھایا تو یوسف ہی بہاری رہا
جہاں تک چڑھاتے تھے دینار کو
برابر بن یوسف کے ہوتا نہ تھا
خزانہ جہاں تک کہ تھا مصر کا
باقی رہی کچھ خزانے میں چیر
خزانے میں باقی ہے کچھ در مال
تخیر میں سنسکر کے وہ ہو گیا
وہ یوسف نور نبوت کا جو جہ
جوانے پہ غالب رہا شاہ کے

نہ ہوا اپنے دل میں تو ہرگز بول
بچی اپنے آنے میں کچھ اس دیر
مقابل میں دوست سب تول دو
سو وہ امر کا شہ امور تھا
لگا دینے قیمت کو وہ تول تول
دنا یر لیکر کے یوسف کے ساتھ
دے اور دینار اس پر چڑھا
تراز دین دالین ہے انبار کو
وہ یوسف کا کہ ہی غالب رہا
وہ سب صرف قیمت میں اس کی ہو
لگا کہنے خان سی چروین عزیز
کہا کچھ نہیں سب لیا دیکھ بھال
کہا اور دیو یکا بھکو خدا
اور اسکے وہ ایسا کنی تو تکا بوجہ
برابر نہ اترادہ اس ماہ کے

جہاں شہ فی ہی جھکویہ قبول
دیا حکم اور جلد آیا وزیر
کہا یہ جو کہتا ہے سومول دو
وہ دانا جو اس شہ کا دستور تھا
اسی وقت جا اور خزانہ کو کہو
رکھ ایک پتے میں سب بچ لاکھ
اٹھایا تو یوسف ہی بہاری رہا
جہاں تک چڑھاتے تھے دینار کو
برابر بن یوسف کے ہوتا نہ تھا
خزانہ جہاں تک کہ تھا مصر کا
باقی رہی کچھ خزانے میں چیر
خزانے میں باقی ہے کچھ در مال
تخیر میں سنسکر کے وہ ہو گیا
وہ یوسف نور نبوت کا جو جہ
جوانے پہ غالب رہا شاہ کے

نہ ہوا اپنے دل میں تو ہرگز بول
بچی اپنے آنے میں کچھ اس دیر
مقابل میں دوست سب تول دو
سو وہ امر کا شہ امور تھا
لگا دینے قیمت کو وہ تول تول
دنا یر لیکر کے یوسف کے ساتھ
دے اور دینار اس پر چڑھا
تراز دین دالین ہے انبار کو
وہ یوسف کا کہ ہی غالب رہا
وہ سب صرف قیمت میں اس کی ہو
لگا کہنے خان سی چروین عزیز
کہا کچھ نہیں سب لیا دیکھ بھال
کہا اور دیو یکا بھکو خدا
اور اسکے وہ ایسا کنی تو تکا بوجہ
برابر نہ اترادہ اس ماہ کے

کہ یہ مال اور اس سے صد چاند
 کہتا پھر یہ مالک فی سن ای عزیز
 ہوا کہ یہ یوسف جو تیرا غلام
 کہتا حکم ہے تجکو اب بات کر
 کہتا تو فی وعدہ کیا تھا نہیں
 خیر اپنی دوں گاہ میں تجکو تمام
 کہتا ان یہ اقرار میں فی کیا
 کہی ہے کہے تو نہ اس حال کو
 کہتا عہد مالک فی یوسف ہوں
 کہتا تو فی بچپن میں دیکھا تھا
 یہ تعبیرے پوچھا تھا تعبیر کو
 میں یوسف ہوں اور بن یوسف ہوں
 اگر مالک اس وقت آواز مار
 چہ آیا در ہوش تو یوں کہتا
 کہ اولاد صالح مجھے دے خدا

کہ یہ پینچے کہی وہ ترے مول کو
 اگر حکم دے تو کروں ایک چیر
 کروں اتے میں بیٹھ کر وہ کلام
 گیا پاس یوسف کے با حیر
 کہ جس وقت تو مجھ کو بیچے کہیں
 کہ میں کون ہوں اور کیا میرا نام
 ہے ایک شرط اس میں لے کو ذرا
 تو کہہ دوں میں اس کے حوال کو
 کہ ہرگز کسی سے نہ انکو کہوں
 کہ آیا ترے گھر میں ہے ماہتاب
 جو اٹھنی کہا تھا سوسب دیکھ
 میں یعقوب کے دل کا محبوب ہوں
 غش آیا اُسے سنکے یہ میثار
 کہ یوسف مرقع میں کر تو دعا
 مراد ہے اس سے ٹھکانہ

وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اپنے
 ہاتھ میں ایک کھنڈی لے کر اس کو مارا تھا اور اس نے
 اس کو مارا تھا اور اس نے اس کو مارا تھا اور اس نے
 اس کو مارا تھا اور اس نے اس کو مارا تھا اور اس نے

<p>اس وقت مقل سبحان فی نہ قیمت نہ ہرگز زرہ اس کی علی ابن طالب کو یہ جاوے علی کے نوکرین اسی دیکھو میرہ زرہ آیا بلا خوف و غم کوئی خبر تباخوایز و تعال زرہ اور کیسا بھپایا اسے کہ درہم پرے اور زرہ میرے کہ اس طرح کی ہو گئی وارث نہیں مجھ کو معلوم کہا ہے کیا کہ عثمان کا یا نبی ہے یہ کام کہ مجھے تم احوال اسکا کہو زرہ اور درہم علی کوین دوی زرہ وہ جو بیچے فخر خندہ جا قدم اسکا پیچے نہ ہرگز پرے</p>	<p>وئے چار سو درہم عثمان فی زرہ بھی ہٹا کر کے چراسکودی کہا یہ زرہ اور درہم کو لے کسی کو نہ اس حال کی ہو خبر زرہ کو تو بیچے تھا لیکر درم زرہ اور کیسا دیا گھرین ال شکل فاطمہ فی اٹھایا اسے جہانے علی کوئی یہ خبر علی فی کہی جانبی سی یہ بات زرہ اور درہم گئے گھرین دان خبر کے جبرل فی دی تمام نبی فی کہا پھر یہ عثمان کو کہا یا نبی میں فی بھپتا یوں ضرورت اسی آئی ہے کچھ کمال زرہ وہ کہ تا کا فون کے لڑے</p>
--	--

وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اپنے
 ہاتھ میں ایک کھنڈی لے کر اس کو مارا تھا اور اس نے
 اس کو مارا تھا اور اس نے اس کو مارا تھا اور اس نے
 اس کو مارا تھا اور اس نے اس کو مارا تھا اور اس نے

محکمات ایک پاکیزہ وطن کو ہوتا ہے
 تو رکھو اسے خوب آرام سے
 یہ مطلب آیت کا سن ای عزیز
 زلیخا کو یوں شہ کا پیف تیار
 کہ اگر اسے رکھو یوسف کا
 اسے خوب عزت سی گو میں کر
 بہت یہ رہے چین و آرام سے
 کہوں اسکے معنی تو کر لے تمیز
 عزیز اسکا یوں جان لے نام تھا
 وی دیکھو جو کرے یہ مطلب

عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۖ

کہ شاید بہن دیکھ کچھ فایدا نہ
 تو یا اُس کو ہم اپنا بیٹا کریں
 سبب یہ کہ نامزد تھا یہ غریب
 بونی تین شخصوں کو یوسف کا
 ایک انین سی تھا مالک ابن دغر
 ملا مال اُس کو بہت بیقیاس
 وہ اُس کا بھی مطلب برآی تمام
 زلیخا کو بھی وصل کی آرزو
 اسی طرح طالب کا ہی باجور

برآوی میرے دل کا کچھ نہ
 خلافت کا تاج اُس کے سر پر دھر
 نہ اولاد سی اُس کو غمی کوئی چہر
 جو اکام تینوں کا ب روبراہ
 کئی مال دنیا پہ اُس کی نظریں
 ولد کی عزیز اُس کے کہتا تھا ہر
 کچھ بھیجے یوسف فی بیو نکا کام
 دہی اُس کو حاصل بونی جان
 جو مانجے دہی اُس کو دے خدا

برآوی میرے دل کا کچھ نہ
 خلافت کا تاج اُس کے سر پر نہ
 نہ اولاد سی اُس کو غمی کوئی چہر
 ہوا کام تینوں کا ب رہو براہ
 گئی مال دنیا پہ اُس کی نظر
 دل کی عزیز اُس کے کہتا تھا
 کیا بھیجے یوسف فی بیوٹ کا کام
 دی ہی اُس کو حاصل ہوئی جان
 چو مانگے دی اُس کو دے خدا

پہنچیں مجھ کو درکار سے سدا
 کیا اسکو آزاد شے وہین
 اسی طرح جو حق کی طاقت کرے
 ملائک کرین اسکی خدمت تمام
 کوئی اسکے کہتا ہے اسے کام
 خدا یا تو دے بخش اسکے گناہ
 کوئی دیوی جنت کو زینت تمام
 کہا ان عباسی فی ای عزیز
 زلیخا کو یہ بات اکرام کر
 سبب اسکا یہ تھا کہ شب عزیز
 کہ ایک شخص کہتا ہے یوں خوا
 زلیخا سی یوسف کو ہرگز جدا
 کہ دونور بیٹھے یہ سچ من رہا
 کہا بعض فی ہے سبب ہیکو یوں
 کہ شاہ فی یہ علام ہے تیرا
 کہی گو مرادل نہیں چاہتا
 علام اور سبب باذیان اسکو
 خدا اسکو عزت بہت خوب ہے
 رہن اسکی خدمت میں حاضر
 دعا کر رہے کوئی نیک نام
 یہ بندہ ہے عاجز و حقیر
 کہ اسین رہے گادہ عالی مقام
 سبب کہا کہ کہتا تھا ہر دم عزیز
 تو یوسف یہ ہر وقت کہو نظر
 جو سو یا خطراتی یک طرفہ چیز
 کہ ہم تجھے ایک بات اچھی کہیں
 کہ جو کہ بیگناہی حکم خدا
 ہے دونوں میں ایک جا اور ایک
 کہا تہا زلیخا فی تنہا میں ہوں
 ہے کہو اکرام سے تو بھلا

کہہا کعب جبارنی ای عزیز
 خویا جو یوسف کو ہونی ہراس
 زلیخا ہوئی جان و دل سی فدا
 اسی کی طرف اُکی رہتی نگاہ
 سوا اسکے دل میں نہ کچھ یاد تھا
 کہ قبل تھا یوسف بہ قبلہ نما
 خمی لیکے یوسف کو ایکن دلا
 بہت عجز سے بت کو سجدہ کیا
 کبہ پھر عبادت کی تیری قسم
 وہ بت اسکا سننے ہی اسکا کلام
 زمین پر گرا اپنے وہ شہہ ہیں
 وہ سوسے خالص نہایا تھا کام
 زلیخائی دیکھا یہ جب اسکا حال
 لگی کہنے یوسف کو یہ کہا ہوا
 کہہا تو فی سجدہ کیا تھا اسے

ہمیں کہتا ہوں سکودا کر تمیز
 گجیا لیکے شہ پھر زلیخا کے پاس
 اسی کی ترودین رہتی سدا
 سو کبر باجیسے کہنے ہی کا
 دل کے تصور سی آباد تھا
 رخ اسکا اسی طرف ہر وقت تھا
 پریش کا اُسکے جوتھا ایہ مکا
 ادبے بہت نام اسکا لیا
 شہان تجھے مولس کو پا دیگے ہم
 ہوا کڑے کڑے تن اسکا تمام
 گئے اسکے اعضا بدن سی نکل
 لیکن اُسپہ چاند کی میخیں تمام
 تعجب ہوا اسکو اسکا کمال
 مرا بت زمین پر گرا اور موا
 زمین پر مرے رہنے پکا ہے

کہ کعب جبارنی ای عزیز
 خویا جو یوسف کو ہونی براس
 زلیخا ہوئی جان و دل سی فدا
 اسی کی طرف اُسی رہتی نگاہ
 سوا اُسکے دل میں نہ کچھ یاد تھا
 کہ قبلہ تھا یوسف بہ قید تھا
 گئی لیکے یوسف کو ایک دن وہاں
 بہت مجھے بت کو سجدہ کیا
 کہا پھر عبادت کی تیری قسم
 وہ بت اُسکا شے ہی اسکا کلام
 زمین پر گرا اپنے وہ منہ ہیں
 وہ سو سے خالص نہ لیا تھا کام
 زلیخا جانی دیکھا یہ جب اسکا حال
 گئی کہنے یوسف کو یہ کہا ہوا
 کہ تونہ تو فی سجدہ کیا تھا اسے

میں کہتا ہوں اسکو ذرا کہ تمیز
 کیا لیکے شہ پھر زلیخا کے پاس
 اسی کی تردید میں رہتی سدا
 سوتے کہہ رہے کھینچے ہی گاہ
 دل اُسکے تصویری آباد تھا
 رخ اُسکا اُسی طرف ہر وقت تھا
 پریش کا اُسکے جوتھا ایک مکان
 ادب بہت نام اُسکا لیا
 کہان تجھے موسیٰ کو پا دیگے ہم
 ہوا کڑے کڑے تن اسکا تمام
 گئے اُسکے اعضا بدن سی نعل
 لیکن اُسچہ پانڈ کی میخیں تمام
 نقب ہوا اُسکو اسکا کمال
 مرا بت زمین پر گرا اور ہوا
 زمین پر مرے رہے پٹکا ہے

بلایا و مایں جو یوسف لب
 بر ایک عضو اپنے جگہ پر ہوا
 کہ پھر زلیخا نے میرا گھٹان
 فقط تیری مجھ کو محبت ہوئی
 پر اب میں فی جانا خداے برین
 تجھے کے زیادہ وہ کراہی ہے
 کہا ابن عباس سے یہ کلام
 کہ یوسف کو مجلس میں اپنے بڈا
 پنہایا قیصل ایک اسکو سپید
 اور اسپر تے تے جو کیجے شمار
 ہر ایک اسید موتی کے جسم پر
 لگائے کپڑوں پہ موتی تمام
 کہ پردیا ایک پیٹکا بندھا
 وہ پیٹکا کہ قیمت دین بی مول تھا
 کہا اسکو یوسف فی دین ہون غلام

تے دو نہیں پس میں عضو اس
 وہ بت ہو گیا پہلے جیسا کہ نہیں
 یہ تھا اس گھڑی تک میں ای میری
 اکیلی مجھی کو یہ الفت ہوئی
 کہ جسے کیا آسمان وزین
 تجھے کے اوپر دیا اختیار
 جس کو کہوں تیرے لگے تمام
 زلیخا نے ایک روز اسگے ٹٹھا
 کیا اپنی الفت کی طیر میں قید
 وہ گنتی میں آئے تھے اسکی ہزار
 شرف اسکو جہوں میں ہر قسم پر
 طرے کل پہ شبنم سی دلا کلام
 محل اسپر تھا لعل و زمرہ دلا
 نمائے کوئی مول غیر از خدا
 مجھے ایسے کرے ندیا تمام

وہ جانے تھا یوسف کی زبان پر کلام امین کرنا تھا وہ بے گمان

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی اَمْرِهِ

یہ سوال کے سچے کوئی بات کہ	یہ سوال کے سچے کوئی بات کہ
کہ اتہ کی ہے بڑی پاکذات	کہ اتہ کی ہے بڑی پاکذات
یہ سوال کے مرضی کے طالب ہو	یہ سوال کے مرضی کے طالب ہو
وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑ کوئی	وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑ کوئی
یہ حکمت کسی کی نہ قدرت توئی	یہ حکمت کسی کی نہ قدرت توئی
کہ جنت میں تاحشر قائم رہوئی	کہ جنت میں تاحشر قائم رہوئی
گناہ اس سے سرزد سر اسر ہوئی	گناہ اس سے سرزد سر اسر ہوئی
جنون نگار ہوں گا ہمیشہ مام	جنون نگار ہوں گا ہمیشہ مام
نہیں اس میں دم مار نیکی ہے جا	نہیں اس میں دم مار نیکی ہے جا
یہ ممکن نہیں جو شیت طے	یہ ممکن نہیں جو شیت طے
کے بعض محکوم بعضے امیر	کے بعض محکوم بعضے امیر
یہ کسی کو نہیں حکم ہون و چرا	یہ کسی کو نہیں حکم ہون و چرا
جسے چاہے ادنی سے اعلیٰ کرے	جسے چاہے ادنی سے اعلیٰ کرے

یہ سوال کے سچے کوئی بات کہ
کہ اتہ کی ہے بڑی پاکذات
یہ سوال کے مرضی کے طالب ہو
وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑ کوئی
یہ حکمت کسی کی نہ قدرت توئی
کہ جنت میں تاحشر قائم رہوئی
گناہ اس سے سرزد سر اسر ہوئی
جنون نگار ہوں گا ہمیشہ مام
نہیں اس میں دم مار نیکی ہے جا
یہ ممکن نہیں جو شیت طے
کے بعض محکوم بعضے امیر
یہ کسی کو نہیں حکم ہون و چرا
جسے چاہے ادنی سے اعلیٰ کرے

بلایا و مایں جو یوسف لب
 ہر ایک عضو اپنے جگہ پر ہوا
 کہا پھر زلیخا نے میرا شکم
 فقط تیری مجھ کو محبت ہوئی
 پر اب میں نے جانا خدا کے بریں
 تجھے بے زیادہ دہکرا ہوا
 کہا ابن عباس نے یہ کلام
 کہ یوسف کو مجلس میں اپنے بڈا
 پنہایا قیصل ایک اسکو سپید
 اور اس پر تھے جے جو کچھ شمار
 ہر ایک اسید موتی کے جسم پر
 لگائے کپڑوں یہ موتی تمام
 کر پڑیا ایک پیٹکا بندھا
 وہ پیٹکا کہ قیمت میں بی مول تھا
 کہا اسکو یوسف نے میں ہوں غلام

دے دو نہیں آپس میں عضو اس
 وہ بت ہو گیا ہے جیسا کہ تہیل
 یہ تھا اس گہری تکہن ای میری
 اکیلی مجھی کو یہ الفت ہوئی
 کہ جس نے کیا آسمان وزمین
 تجھے کب اوپر دیا اختیار
 جس کو کہوں تیرے لگے تمام
 زلیخا نے اکر دے آگے مٹھا
 کیا اپنی الفت کی طیر میں قید
 وہ گنتی میں آئے تھے اسکی ہزار
 شرف اسکو جہوں میں ہر قسم پر
 طرے کل پہ شبنم سی واکلام
 محل اس پر تھا لعل و زمرود کیا
 بنجانے کوئی مول غیر از خدا
 مجھے ایسے کڑے نہ دینا تمام

وہ جانے تھا پورے کی راہ

فَلِلّٰهِ غَالِبٌ عَلَى الْأَمْرِ

خدا کا نام پر اپنے غالب ہے اب
 کہی ابن عباس نے ہے یہ بات
 کوئی حکم پر اسکے غالب نہ ہو
 ارادہ کیا اسکے نہ توڑے کوئی
 ارادہ پر اسکے یہ من لے بشوق
 ارادہ نہا آدم کا ہر وقت
 پھر آخر کو جنت ہی باہر ہوا
 گویا تھا یہ ایسے فی من تمام
 کیا کافروں کا اُسے پیشوا
 جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے
 کسی کو غنی اور کسی کو فقیر
 یہاں سب بن چھا دلیا اب
 جسے چاہے ادنیٰ سے اعلیٰ کرے

سوال کے سمجھے کوئی بات کہ
 کہ اتہ کی ہے بڑی پاکذات
 سوال کے مرضی کے طالب ہو
 وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑ کوئی
 حکمت کسی کی نہ قدرت کوئی
 کہ جنت میں حاضر قائم رہوں
 گناہ اس سے سرزد سرسرا ہوا
 جنو نگار ہوں گا ہمیشہ امام
 نہیں اس میں دم مار نیکی ہے جا
 یہ ممکن نہیں جو شیت طے
 تھے بعض محکوم بعض امیر
 کسی کو نہیں حکم ہون و جا
 جسے چاہے اعلیٰ سے ادنیٰ کرے

خدا کا نام پر اپنے غالب ہے اب
 کہی ابن عباس نے ہے یہ بات
 کوئی حکم پر اسکے غالب نہ ہو
 ارادہ کیا اسکے نہ توڑے کوئی
 ارادہ پر اسکے یہ من لے بشوق
 ارادہ نہا آدم کا ہر وقت
 پھر آخر کو جنت ہی باہر ہوا
 گویا تھا یہ ایسے فی من تمام
 کیا کافروں کا اُسے پیشوا
 جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے
 کسی کو غنی اور کسی کو فقیر
 یہاں سب بن چھا دلیا اب
 جسے چاہے ادنیٰ سے اعلیٰ کرے

بہت دروین جب ہوئی بُلا
 کہ جی میں میرے بناؤں میں گھر
 زکون اسکا بیت الکرمتہ میں بنا
 زمانے کے دانا اور سارے حکیم
 کیا مع انکو زلیخا فی سبب
 جو اس گھر میں یوسف ہوا فعلی
 چونکہ ہو اُس سی دیکھوں اُسے
 جو چھپے ہو تو بھی وہ آوی نہ
 اگر شرق کی طرف وہ گہری جا
 اسی طرح ہو غروب کا اسکے حال
 مبدھرا سکارو ہو اُدھر میرا رو
 سب عاجز ہوئے اُن کے اسکا کار
 کہا ایک فی پھر یہ ہو کر کے شاعر
 کہا یہ زلیخا فی میری مراد
 دیا اسکو انعام و ہدیہ کمال

کہا ایک دن شاہی اُسنی
 رہے اُسین یوسف کا ہر دم گذر
 کہا تھج کو ہے اختیار اب تمام
 جو سرکار میں شاہ کے تھے ندیم
 کہا تم بناؤ گھر ایک ایسے ڈھب
 نظر میرے آوی تن اسکا سہی
 بلانی کی یادین و دن اُسے
 اور اوپر اُسی طرح ہو جلوہ گر
 نہو میری آنکھوں سی ہرگز جدا
 بناؤ اگر تم میں ہے کچھ کمال
 غرض وہ نہ غائب ہو مجھ سے
 ہوئی سب کے سب وہاں پہ حیران
 کہ تیشہ کا گھر اسکی میگا مار
 یہی ہے رکھو تم اسے خوب یاد
 ہر ایک کو دیا خوب مال و مال

کیا تھا ہی سے یہ اگر سوال کیا کہ یوسف کا کس طرح گزاریا تھا
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بہت دروہن جب ہوئی بلدا
کہ جی میں میرے نساؤں میں گھر
رکھوں اسکا بیت الکرمتہ میں نام
زمانے کے دانا اور سار حکیم
کیا جمع انکو زلیجانی سب
جو اس گھر میں یوسف ہو داخل
جو تھا ہو اُس سی دیکھوں اُسے
جو پیچھے ہو تو بھی وہ آوی نظر
اگر شرق کی طرف دگرہری جا
اسی طرح ہو غب کا اسکے محل
میدہ اسکارو ہو ادھر میرا دم
سب عاجز ہوئے اس کے اسکا کل
کہا ایک فی پھر یہ ہو کر کے شا
کہا یہ زلیجانی میری مُراد
دیا اسکو انعام دہ یہ کمال

بہت دروہن جب ہوئی بلدا
کہ جی میں میرے نساؤں میں گھر
رکھوں اسکا بیت الکرمتہ میں نام
زمانے کے دانا اور سار حکیم
کیا جمع انکو زلیجانی سب
جو اس گھر میں یوسف ہو داخل
جو تھا ہو اُس سی دیکھوں اُسے
جو پیچھے ہو تو بھی وہ آوی نظر
اگر شرق کی طرف دگرہری جا
اسی طرح ہو غب کا اسکے محل
میدہ اسکارو ہو ادھر میرا دم
سب عاجز ہوئے اس کے اسکا کل
کہا ایک فی پھر یہ ہو کر کے شا
کہا یہ زلیجانی میری مُراد
دیا اسکو انعام دہ یہ کمال

بہت دروہن جب ہوئی بلدا
کہ جی میں میرے نساؤں میں گھر
رکھوں اسکا بیت الکرمتہ میں نام
زمانے کے دانا اور سار حکیم
کیا جمع انکو زلیجانی سب
جو اس گھر میں یوسف ہو داخل
جو تھا ہو اُس سی دیکھوں اُسے
جو پیچھے ہو تو بھی وہ آوی نظر
اگر شرق کی طرف دگرہری جا
اسی طرح ہو غب کا اسکے محل
میدہ اسکارو ہو ادھر میرا دم
سب عاجز ہوئے اس کے اسکا کل
کہا ایک فی پھر یہ ہو کر کے شا
کہا یہ زلیجانی میری مُراد
دیا اسکو انعام دہ یہ کمال

دیا کہ دافن ہوئی نہ ہوئی
 دیا کہ دافن ہوئی نہ ہوئی
 دیا کہ دافن ہوئی نہ ہوئی
 دیا کہ دافن ہوئی نہ ہوئی

<p>تین سوئی سے خالص سرسبز گھڑی تھیں دکانی سے سب پر جو دیکھے رہے اسکا دل بیقرار وہ تھے صندل و عاسی سرسبز جو دیکھو تو اسکا تماشا تھا اور عقیق اس کے منقار میں سب گیا جو دیکھے تو ہوں عقل کے ہوش عجب طرح کا تھا تماشا بنا وہ تھا چشم بہ اسکا نور نظر نہ بور دم مارو نہ لاف زلیخا اور یوسف کی صورت تمام وہ یوسف ہی لیا زلیخا کے ہاتھ دھرا اسکی چھاتی پہ تہا دوسرا درو در پہ ہر جا بہ نقش و نگار زلیخا کو دی جا کے سب خبر</p>	<p>ہر ایک سخت پر صورتیں مہربان پیا وہ تہوں میں زرین لئے لئے تہہ میں محراب زر نگار بنائے تھے اس گھر کے سب در ہر ایک در پر قصاں تھا سونیکا زر و دکان سر لعل کے اسکے پاس وہ فیروزہ خالص سی کر سکی دم شکم میں تہا کافور و عنبر بھرا اس گھر کے اندر بنا اور گھر بنا تھا وہ یون شیش صاف در و در پہ اس کے کہنجی لا کلام کہ گروں میں دہن دو نونی زلیخا کے گردن میں ایک اتہہ تھا تلے اور اوپر بہین دہار یہاں جبکہ تیار اس ڈھب گھر</p>
--	--

دیا کہ دافن ہوئی نہ ہوئی
 دیا کہ دافن ہوئی نہ ہوئی
 دیا کہ دافن ہوئی نہ ہوئی
 دیا کہ دافن ہوئی نہ ہوئی

کہا یا الہی مجھے رکھ رکھا نہ : تبو مجھے ہرگز تیرا کچھ گناہ :
 تم کو رحم یار حم الراحمین : لکھا یا ہے شیطان فی مجھ پر کین

وَعَلَّقْتَ الْاَبْوَابَ

کئے گہر کے در بند سار تمام : لکھا یا ہووے یوسف زنجاسی تہا

وَقَالَ كَ هَيْتَ لَكَ

کہا میں ہوں یوسف تہا کے لک : میرے جان و دل تم پر قربان

لَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّہٗ رَبِّیْ

کہا چاہتا ہوں میں تم کی پناہ : کروں تجھ میں اس طرح کا گناہ

وہ سید میرا میں اسکا غلام : خرید ہے جسنی مجھے خود ام

اَحْسَنَ مَثْوٰی

جگہ نیک رہنے کو اس نے دئی : نہت میری تعظیم و تکریم کی

میں ظالم ہوں گر کام کیا کرو : گناہ اپنے سر پہ پہن کر میں

اِنَّہٗ لَا یُعْلِمُ الظّٰلِمُوْنَ

بہین ظالموں کو ہے ہوتی فلاح : زمین خوار و خستہ و شام و صبح

تیرا کچھ کا یوسف فی بوجھا فریب : تیری ان کردہ نہایت قریب

کہہ دیا وہ تیرا ہے کیا خوب قدر
 کہا دیکھ لے مجھ کو گت نہ خطی
 قیامت کو اندھا اٹھوں قبر کے
 کہا پردہ پی ہون سا رہیں
 کہا میرے پردہ نہیں کچھ خرو
 کہا میرے پھر کہہ اپنا اتہ
 کہا میں ہوں نزدیک تو ہو دو
 کہا اتہ تو میری گردن میں ال
 قیامت کو درخین دیو لگا دا
 کہا تو بہن کہا ہمارا غلام
 کہا بھائیوں فی دیا مجھ کو بیج
 بہن میں تو تجھے کتنا کبھی
 کہا میں بچا یا ہے ریشم تمام
 سواب ساتھ میر لپٹ اس پر
 درون ہوں کہ ہو تبرین جا

یوسف نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کو یاد کیا ہے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

یوسف نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کو یاد کیا ہے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔
 وہ چاہے جو کچھ کہے دل میں
 لکھا اُس پر یہ کہ اسی نیک ذات
 تھیلی تھی جبریل کی جان تو
 نہ یوسف نے اُس پر کیا التفات
 اسی طور سے اُتہ ظاہر ہوا
 کہ جو مشورت تین بن ہو چھا
 اگر پانچ میں مل کے ہو مشورت
 پڑھا اور نہ اُس پر کیا التفات
 گرہ تیسری بھی وہ دی اس کہول
 اسی طرح کف پڑ دیکھا لکھا
 تیرا نام نبیوں سے کٹ جا گا
 پھر اُس پر بھی سنے کی کچھ نظر
 نہ دیکھا کف ہوا پھیر ظاہر
 یہ فاحش در یہ بُری راہ ہے
 کیا کچھ نہ یوسف نے اُس پر خیال
 نہ سمجھا لکھا وہ تھیلی کا بول
 کہ یوسف اگر تونی کی یہ خطا
 نبوت کا فرمان پھٹ جا گیا
 وہ دی کھول چوخی گرہ بیخطر
 لکھا تھا کیجوزنا کا تو کام
 اُسے دیکھتا تیرا اسہ ہے
 گرہ پانچون کھول دی بی ملال

یوسف نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کو یاد کیا ہے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔
 وہ چاہے جو کچھ کہے دل میں
 لکھا اُس پر یہ کہ اسی نیک ذات
 تھیلی تھی جبریل کی جان تو
 نہ یوسف نے اُس پر کیا التفات
 اسی طور سے اُتہ ظاہر ہوا
 کہ جو مشورت تین بن ہو چھا
 اگر پانچ میں مل کے ہو مشورت
 پڑھا اور نہ اُس پر کیا التفات
 گرہ تیسری بھی وہ دی اس کہول
 اسی طرح کف پڑ دیکھا لکھا
 تیرا نام نبیوں سے کٹ جا گا
 پھر اُس پر بھی سنے کی کچھ نظر
 نہ دیکھا کف ہوا پھیر ظاہر
 یہ فاحش در یہ بُری راہ ہے
 کیا کچھ نہ یوسف نے اُس پر خیال
 نہ سمجھا لکھا وہ تھیلی کا بول
 کہ یوسف اگر تونی کی یہ خطا
 نبوت کا فرمان پھٹ جا گیا
 وہ دی کھول چوخی گرہ بیخطر
 لکھا تھا کیجوزنا کا تو کام
 اُسے دیکھتا تیرا اسہ ہے
 گرہ پانچون کھول دی بی ملال

یوسف نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کو یاد کیا ہے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔
 وہ چاہے جو کچھ کہے دل میں
 لکھا اُس پر یہ کہ اسی نیک ذات
 تھیلی تھی جبریل کی جان تو
 نہ یوسف نے اُس پر کیا التفات
 اسی طور سے اُتہ ظاہر ہوا
 کہ جو مشورت تین بن ہو چھا
 اگر پانچ میں مل کے ہو مشورت
 پڑھا اور نہ اُس پر کیا التفات
 گرہ تیسری بھی وہ دی اس کہول
 اسی طرح کف پڑ دیکھا لکھا
 تیرا نام نبیوں سے کٹ جا گا
 پھر اُس پر بھی سنے کی کچھ نظر
 نہ دیکھا کف ہوا پھیر ظاہر
 یہ فاحش در یہ بُری راہ ہے
 کیا کچھ نہ یوسف نے اُس پر خیال
 نہ سمجھا لکھا وہ تھیلی کا بول
 کہ یوسف اگر تونی کی یہ خطا
 نبوت کا فرمان پھٹ جا گیا
 وہ دی کھول چوخی گرہ بیخطر
 لکھا تھا کیجوزنا کا تو کام
 اُسے دیکھتا تیرا اسہ ہے
 گرہ پانچون کھول دی بی ملال

یوسف نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کو یاد کیا ہے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔
 وہ چاہے جو کچھ کہے دل میں
 لکھا اُس پر یہ کہ اسی نیک ذات
 تھیلی تھی جبریل کی جان تو
 نہ یوسف نے اُس پر کیا التفات
 اسی طور سے اُتہ ظاہر ہوا
 کہ جو مشورت تین بن ہو چھا
 اگر پانچ میں مل کے ہو مشورت
 پڑھا اور نہ اُس پر کیا التفات
 گرہ تیسری بھی وہ دی اس کہول
 اسی طرح کف پڑ دیکھا لکھا
 تیرا نام نبیوں سے کٹ جا گا
 پھر اُس پر بھی سنے کی کچھ نظر
 نہ دیکھا کف ہوا پھیر ظاہر
 یہ فاحش در یہ بُری راہ ہے
 کیا کچھ نہ یوسف نے اُس پر خیال
 نہ سمجھا لکھا وہ تھیلی کا بول
 کہ یوسف اگر تونی کی یہ خطا
 نبوت کا فرمان پھٹ جا گیا
 وہ دی کھول چوخی گرہ بیخطر
 لکھا تھا کیجوزنا کا تو کام
 اُسے دیکھتا تیرا اسہ ہے
 گرہ پانچون کھول دی بی ملال

تمام کا ایک چھوٹا سا کتب خانہ ہے جس میں کتب و نسخے ہیں۔ یہ کتب خانہ ایک عمارت میں ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ"۔ یہ کتب خانہ ایک عمارت میں ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ"۔

پھر اس پر بھی پیٹھا وہ مرد و عورت
خدا کا ہوا حکم جس پر لکھا کو
تک کے چمکتے ہی روح الامین
گویا دست میں اپنی انگلی دے
بری و دوسری قصد کر آیا ہوں
نہ قاصد ہوں جس کام کے اولیا
اسے دیکھ کر سکوائی جانا
روایت یہ بھی زلیخا جی
عبادت کا ایک بت تپا سونہ کو
کہا اس سی یوسف فی یہ کہوں
کہا تب تکو پتھر سے اتنا ہے در
تیبہ کہہ کر کے سر کو تلے کر لیا
کہ جسنی کیا جسطح کا عل
یہ روایت ہی یوسف فی جوق
لگا رو فی امیں آواز مار

زلیخا پر اور کچھ بھی اُسنی غور
کہ یہ بندہ خاص ضائع ہو
کھڑے مثل یعقوب تھے بس ہن
یہ کہتے ہیں یوسف میں ترسے
کہ اس کام سی میں بھی روک دو
یہ لائی نہیں جو کرین انبیا
کہا دل میں ظالم تو کرتا ہی کہا
کیا قصد یوسف سی ہوئی اب
دیا اس پر وہ زلیخا جی چھوڑ
کہا مجھ کو اس سے آئی جانا
خدا سی بھی کہوں یہودی خطر
زمین پر بھی اُسنی یہ دیکھا لکھا
میکا اسی طرح کا اُس کو پھل
زلیخا پر کی آن کے پھر نظر
لگا پینے سر کو کھڑے اُتار

یہ کتب خانہ ایک عمارت میں ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ"۔ یہ کتب خانہ ایک عمارت میں ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ"۔

۹۸
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے

نبیؐ نے کہا ہے کہ نبیؐ کی نیکی
 رہے گی قیامت کو سایہ تلے
 ہے اول وہ سلطان صبا مراد
 دویم صاحب بخت ہی وہ جو نہ
 سیم وہ کہ دل اسکا اکٹا رہے
 چہارم وہ شخص جو جن میں پنا
 چھپاوی جو صدے کو اپنے نام
 اور ایک وہ کہ عورت صبا جائے
 ملا اس سے تنہا دیا اسکو چھوڑ
 نبیؐ نے کہا تو ایساں کا
 چل روز کے بعد اسکے میں
 مجوس اور کتابیہ سے گرنا
 جہنم کے سودر کھلین قبر میں
 قیامت میں تابوت میں آگ کے
 قیامت کو ہووین کے وزیر
 تلے عرش کے انگو سیہ تلے
 جو انصاف کے رکے دیتا ہوا
 کہ حق کی عبادت میں ہو ہر زمان
 مساجد کا ہر وقت کھٹکا رہے
 لیکن وہ ہو بہر پروردگار
 لیا حشر میں اس نے عالی مقام
 دل اسکا طرف اسکے آکا کمال
 فقط خوف حق سی لیا منہ کو مو
 زنا جو کرے اس سے ہو جدا
 تلے وہ جو چاہے خدا یا نہیں
 کرے جو نبیؐ نے اسی یون کہا
 سب اعضا قیامت تک وہ جلیں
 نبیؐ نے کہا ہے کہ زانی اٹھے
 کذلک لیصرف عنه الشیء والفحشاء

اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے

اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے
 اے نبیؐ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے

کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔

کیا محض دنیا میں جا اور زمانہ
 کہو جبکہ پوچھے گا مولا حساب
 کہہ کر یوسف فی میرا گواہ
 کہہ کر یوسف فی میرا گواہ
 کہہ کر یوسف فی میرا گواہ
 کہہ کر یوسف فی میرا گواہ

:وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا:

اٹھا بول یک بچہ شیر خوار
 گواہی کو سنی ادا کر دیا
 شہادت میں ہیں دور و پیش
 کہ تھا ایک مرد عاقل و ہوشیار
 زلیخا کا کہتے ہیں تھا بن عم
 ہوا حکم صادر کہ آوی شتاب
 بلائے زمانیکے عالم تمام
 لگا پوچھے پھر یہ شاہی شام
 تو بچ کہہ دے جو کچھ کہ معلوم ہے
 کہ اس بات کا تو ہو ہے گواہ
 کہ اس بات کا تو ہو ہے گواہ
 کہ اس بات کا تو ہو ہے گواہ

کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔

کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔

کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔
 کہ اگر کسی کو خدا کا نام یاد کرے اور اس کی یاد میں رہے تو اس کی ہر بات سچ ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی۔

وَمَكِّنْ بَنَاتَاهُنْ مِنْ أَيْمَانٍ
اگر آگے سے بیگا کر تے پھٹا
اگر تے سے گڑے کا اسکے چلا

اِنَّكَ اَنْتَ فَصِيحٌ قَدْ مَنَّ قَبْلَ فَصَدَقَتْ
وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَ اِنَّكَ اَنْتَ فَصِيحٌ قَدْ
مَنَّ دُبْرُكَ كَذِبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ

پھٹا ہی فصیح کا آگے گری
ہے کذاب یوسف اسی جالے
دگر ہو وی پیچھے سی گڑے پھٹا
اور یوسف کو بی شبہ چون جالے

فَلَمَّا رَأَى فَصِيحُهُ قَدْ مَنَّ دُبْرُ

جو دیکھا فصیح اس کا خب سا
وہ گڑے ملا جبکہ پیچھا پھٹا

قَالَ اِنَّهُ مِنْ صَحِيدٍ كُنَّ

زیلیجا سے کہنے لگا یوں عزیز
اگر سن سچو کہو صلا بن کہ چہ تیر

کون بخت کی کھانسی سے نہ بچتا ہے
 کون بخت کی کھانسی سے نہ بچتا ہے
 کون بخت کی کھانسی سے نہ بچتا ہے
 کون بخت کی کھانسی سے نہ بچتا ہے

تو بخشش گناہوں کی اپنی چاہ
 خطا اپنی عورت کو شہ فی کیا
 وہ کافر تھا تو یہ سی راضی ہوا
 کہ جسے حق جو کرے کام بد
 تو اسے بیگا غفور رحیم
 خدائی بہا دس جگہ میں عظیم
 عظیم آپ کو اک جگہ میں کہا
 کہا بیگا قرآن کو بھی عظیم
 قیامت کو اور زلزلے کو تمام
 اسی طرح ہے چند جا اور بھی
 خبر مصر میں پھر یہ پھیلی تمام

وَقَالَ يَسُوفاً فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتَا
 الْعَزِيزِ تُزَاوِدُ فَتَاهُمَا عَنْ نَفْسِهِ

کہی شہر میں عورتوں نے یہ
 کہ بی بی جو کہتا ہے اپنی عزیز

وَقَالَ يَسُوفاً فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتَا
 الْعَزِيزِ تُزَاوِدُ فَتَاهُمَا عَنْ نَفْسِهِ
 وَقَالَ يَسُوفاً فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتَا
 الْعَزِيزِ تُزَاوِدُ فَتَاهُمَا عَنْ نَفْسِهِ

فرشتوں کو سنکر یہ غیرت
یہ جبریل و میکال فی عرض کیا
کہ یہ دوست صادق ہیں یہ
جہان تھے براہیم علیہ السلام
جرات تھے دیکر لوگوں کو کھڑے
بنائے تھے و صورت انسانی
رہے تھارہیم اربع ہزار
ہر ایک پر تھایک سکہ تھانچہ
کہ قیمت ہوں دینا اسکی ہزار
فرشتوں فی یہ دیکھ نام الہ
لیا ایسے ڈھک خدا کا جو نام
لیا ایسے الحان داؤد سی
ہوش کے باقی رہے تھے بجا
کہ تم کون ہو مجھ کو کہہ دوشتنا
کہا ہم ہیں بندے خدا کے کہا

بولن کو نہایت ہی کلفت ہوئی
اگر حکم ہو اسکو جاسین ابھی
و یاق فی انئے تین اذن عام
کیا وہاں فرشتوں فی اگر سلام
کئی شخص انکو نظر وہاں پر
پر اسنی یہ کچھ انکی پہچان کی
غیم کے وہ ریوڑ کہوں جیسے
گلے میں پڑا اسکے سویکا طوق
خزانے کا اسکے نہیں کچھ تھان
لیا دو سی دل سی بھر کر کے آہ
لگا تیر کی طح دل میں تمام
براہیم اپنی گیا بودست
کہا اس سی ٹک ہوش میں آئے
نگر زہرہ براس کے ہوتا ہی
کہ اکبار وہ نام پھر لو ذرا

یہ کہ فرشتوں کو سنکر یہ غیرت
یہ جبریل و میکال فی عرض کیا
کہ یہ دوست صادق ہیں یہ
جہان تھے براہیم علیہ السلام
جرات تھے دیکر لوگوں کو کھڑے
بنائے تھے و صورت انسانی
رہے تھارہیم اربع ہزار
ہر ایک پر تھایک سکہ تھانچہ
کہ قیمت ہوں دینا اسکی ہزار
فرشتوں فی یہ دیکھ نام الہ
لیا ایسے ڈھک خدا کا جو نام
لیا ایسے الحان داؤد سی
ہوش کے باقی رہے تھے بجا
کہ تم کون ہو مجھ کو کہہ دوشتنا
کہا ہم ہیں بندے خدا کے کہا

بولن کو نہایت ہی کلفت ہوئی
اگر حکم ہو اسکو جاسین ابھی
و یاق فی انئے تین اذن عام
کیا وہاں فرشتوں فی اگر سلام
کئی شخص انکو نظر وہاں پر
پر اسنی یہ کچھ انکی پہچان کی
غیم کے وہ ریوڑ کہوں جیسے
گلے میں پڑا اسکے سویکا طوق
خزانے کا اسکے نہیں کچھ تھان
لیا دو سی دل سی بھر کر کے آہ
لگا تیر کی طح دل میں تمام
براہیم اپنی گیا بودست
کہا اس سی ٹک ہوش میں آئے
نگر زہرہ براس کے ہوتا ہی
کہ اکبار وہ نام پھر لو ذرا

ارادہ ہونے سے پہلے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے

جب آگے سنو اس کا تم بیان
 کہ موسیٰ بن عمران سو کوہ طوی
 جو دیکھے تو یک شخص بیٹھا ہوا
 کہا اسی موسیٰ کدھر کو چلے
 کہا میں چلا ہوں مناجا نکو
 کہا عرض میری طرف سے کرد
 کیا جو کہا اسی سار قبول
 خدائی کہا اُن سی بعد از کلام
 امانت میں تو فی خیانت یہ کی
 کہا اسی خداوند دانا ی غیب
 کہنا میں فی پہلے ہی اسکو دیا
 ہوئی پیر موسیٰ کو اسکی طلب
 تیا اسکو اسکا نہ پرگز ملا
 کہ کدھر کو گیا ہے وہ پیغام گو
 کہا مجھے بھاگا پھر ہے وہ اب

کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے

کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے
 کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے کہ اس کو اس کی طرف سے پہنچا دیا جائے

اب انھاس بھی بھگو بتلا ہون
 عطا عسکری سی روایت ہون
 عمران خطاب فی ایک سال
 ہمارے شکرین اربع ہزار
 تھے شکر کے سردار ابن عمر
 لیا ایک طلے کو جا کر کے گھیر
 زمین میں عورت مجوسہ تھی
 چرمی وہ ہندی پہ اور کی نظر
 جوان ایک ان میں بہد شباب
 اٹھا اتہ جن اسنی شمشیر
 کہیں کا کرنا وہ نیز کا دار
 نہایت ہی جیسی سی کرتا تھا
 رئیس کی جوانی شہر شری
 کہا اسکی باندی فی کیا ہی بہ
 کہا طلے اکرن میں جاو کیا ٹوٹ
 بن اسکو ذرا جو کہ کہتا ہون
 میں کہتا ہون تجھے حکایت
 دیا مجمع فارس کو شکر کمال
 سواروں کو اپنے کیا جو شمار
 دے سب اپنے تابع تھے باور کو
 ہوئی فتح ہوئی میں کہہ سکتے
 نہایت حسین اور قابل بڑی
 کہ اسکا سلام دیکھ کر
 شجاعوں دلیروں میں تھا سجا
 لگا مارنے کر کے گھوڑ بکھیر
 ادھری جو مار ادھر ہو جا
 نکالے تھاپنے وہ دلکی انگ
 لگی آہ بھرنے بہت اس گڑی
 کہ تو دوسری آہ بھرتی ہے اب
 کہ کس طرح اپنے ماتھے کو کوٹ

۱۱۰
 ہوا سی نما ایسہ میرا کہا پانے پر کہا آپ کو جیسی س نی بجا
 وَلَکِنَّ تَفْعَلْ مَا أَمُرُکَ تَفْعَلْ
 وَلَکِنَّکَ نَزَا مِنْ الصَّاعِغِ نَزَا
 اسنی کیا گر جو کہتی ہو نہیں
 اور البتہ ہو دیگا یہ خوب خوا
 یہ آکھوں میں ہو جا سکے حقیر
 کہا عورتوں فی یہ اسکے حضور
 تو لا چاہے اور مجبور ہے
 تو ہے آدمی تیرا کیا ہے قصور
 اگر تو کہے جاوین ہم اسکے پاس
 ترے وصل پر اسکو رخصی کریں
 کہا تم ہی ایسا اگر کام ہو
 رہے جب تک کہ جسم میں میر جان
 ہمیں کہ منون احسان ہوں
 کہی سبے یوسف ملک یہ بات
 اپنے قید بن پور نہ رہتی ہو نہیں
 کیا اسنی جیسا مجھی ل نگار
 پھرے جیسے پھرتے ہیں مرد فقیر
 رلیجا نہیں تیرا اسین قصور
 نزا عذر ہر جا پہ منظور ہے
 فرستہ بھی دیکھو تو ہو جا چور
 کہیں بکو گر یہ کرے کچھ قیاس
 نصیحت بت ہو سب دل کے دیا
 تہا رے سبب جھکو آرام ہو
 نہ بھولوں یہ احسان کبھی بی گمان
 تہا ری ہی باز می ہوں کر دیا
 نصیحت ہی ہم دین رلیجا کی ذات

اور اسکو نہ تھا اُس طرف لگاؤ نہ
 کہا نے ہے یہ غریب و غین
 کہاں اسکی قسمت کہ ہے ملے
 ہمارا نہیں ہے کوئی بیابانِ مطہر
 کہا ایک فی اُس سے ہو کر خفا
 مراد اسکی یہ ہے کہ مجھسی تمام
 اسی واسطی ہو رہے خوش
 کہا سب فی ہر کرلے نو اختیار
 کہا اٹھ کھڑی ہو تم اب سکی سب
 نکل آئیں محروم ہو کر تمام
 زلیخائے اکر پہ منبے کہا
 اطاعت فی تیری کیا جو خباب
 اب اسکو تو غور سے دون قید کر
 تو دے پانوں میں پیر یا کے
 بڑا جو لاچار تابع رہے

کہہا اٹھ کھڑی ہو تم اب بسکی ب
 نکل آئیں محروم ہو کر تمام
 زلیخائے آکر یہ سب کہاں
 اطاعت فی تیری کیا جہجہاں
 اب اسکو تو تھوڑے دن قید کر
 تو دے پانوں میں پیریا کے
 تیرا جو لاچار تابع رہے

مجھی بھی تہاری بہن ہے طلب
 یہ اُسنی کسی سے کیا کچھ کلام
 کہ نفرت میں توئی جو اسکو رکھا
 کہ دیتا بہن تجھکو اصلا جواب
 کہ بھوکہ و پیاسا ہے بیشتر
 کہ پیچھے نہ اسکو رنج و ملال
 یہ پیر بات یہ سرکشی کی کر ہے

ہوا توں پانی بی بی گلستان کو پیاں
 ہوا توں لالہ بی بی گلستان کو پیاں
 ہوا توں لالہ بی بی گلستان کو پیاں
 ہوا توں لالہ بی بی گلستان کو پیاں

کہ حق فی کیا ہے یہی حکم اب
دعا میں اگر تم کو غفلت ہو
کر دو دعا تم جو کر کے سجدہ
چھپی اور ظاہر جو مانگو دعا
نماز دن کے پیچھے آتا ہے کہ
دعا مجھسی مانگو بطور عبید
دعا کر دو کے بغیر از حجاب
کسی کا نہ کر بیچ میں واسطی
روایت یہ ذوالنون مصر ہے
الہی میں مانگی تھی مجھسی دعا
یہ آواز دی ہفت غیبی
دعا تو تری ہو گئی ہے قبول
کہ تامل ہماری طرف ہو ترا
دعا دل میں کرنے سے یوسف

میں دو لکھا جو کچھ تم کرو گے طلبہ
 تجھی اسکے دینے میں مہلت ہو
 تو پھر کرو لکھا میں احسان فرود
 ہٹاؤ لکھ تم سی میں اپنی بلا
 جو مانگو دعائے تم پہ آفت ہو
 سری تم پہ ہو دیکھی بخشش مزید
 تو بخشو لکھ تم کو بہت فی حساب
 اسی کو کہیں بے حجابی دعا
 لطاف ایک کرتے ہو یہ کہے
 لیکن نہ پایا میں وہ دعا
 کہا ہے خدائے باریب فی
 ولی ہے مہلت اسکو نہ پوچھو
 کبھی نام ہرگز نہ بھولے سرا
 پس از سال بستم ہوا بحر طلب

حکایت :-

خجائین ہوں اس سے بریائی نکالتے
 خدا کے لئے تجھے عروہ سستی
 کہتا تجھ میں اور بت پرستوں میں
 وہ کہتے ہیں ہم بھی خدا کے لئے
 خدا کی کیگئے یہ بھوکو قریب
 سو تیرا بھی مالک ہوا بتس حالت
 تعجب کیا میں فی سن یہ کلام
 کہا روح میری تری روح سے
 لے قافہ میں ہم تے میں جا
 وہیں بس گھیروں لی اگر تمام
 وہ ہنستی تھی اور قافہ پر تمام
 کہ میں فی کچھ بھی خدا کا جڑ
 ہنسی اور بلی بھی ایک شے
 سوچ کے ہو خالق وہ مخلوق سے
 جو خالق ہو موجود ہر وقت پاس

تیرے حسن کی دیکھتا ہوں بہا
 نہ کچھ اور تو دل میں لانا کچھ
 بنا کچھ ہی عہد ہوئی شن برق
 انہیں بوجھ ہیں کہ تادہ سٹے
 میں حق کا مذاہل ان خضیب
 خدا کے لئے کر تو اپنی سنبھال
 کہ کسنی بنایا تھے میرا نام
 علی اُسے تیرے پتے سب دے
 وہ باتیں ہی کرتی رہی بر ملا
 لیا قافہ گھیر سب خاص عام
 ہر ایک سب ملا تھا برج و الم
 کہ سستی ہے تو رولے میں سب بشر
 کہ خالق کی ساری یہ مخلوق ہے
 بھلا کس لئے تو بتاؤہ ڈرے
 تو مخلوق ہی اسکو کہوں ہو ہر اس

کہا جس پوچھوں ان میں ایک
کہا میں کہ پوچھ اسکو کہتی ہے کہا
کہا میں فی بن عقل کے حصے میں
کہا ان سے نور کو دے دے
کہا اُسے اب مجھکو شہت کا حال
کہا اُسکے دس جو خدائی کے
جو باقی تیار مردن کو حق فی دیا
کہا اب تعجب مجھی ہے ۔ ہی
کہا جسے شہوت کا پالنا
نیز ایک شہوت کا بھر بہہ برہ
یہ کہہ کر انھوں سے غائب فی
روایت کے بعض بزرگوں سے یوں
کہہ دریا میں کشتی پٹختے ہم
میں ایک طوفانی ایسی ہوا
مستم کی جاتی رہی عقل سے

خواب سکا دے مجھکو کی نیک
شہر عقل کی چیز مجھکو بنا
کہا انکی تقسیم کہہ مجھی پس
خدائی اور اک غور توں کے
بنا اسکی تفصیل ای باحال
پھر انہیں ہی نور توں کو دے
ازل میں اسی طرح حصہ کیا
کہہ اک جزیری عقل غالب ہوئی
یہ کہہ فضل سے ایزد بہمال
کہہ جو جزو پر وہ غالب ہوا
پھر میرے آگے وہ طالب ہوئی
مفصل خبر اسکی میں تم کو دوں
سفر کو چلتے تھے کسی شخص ہم
دیا عقل کو اسنی سکی اڑا
یہ یقین کہ بس

کہا جس پوچھوں ان میں ایک
کہا میں کہ پوچھ اسکو کہتی ہے کہا
کہا میں فی بن عقل کے حصے میں
کہا ان سے نور کو دے دے
کہا اُسے اب مجھکو شہت کا حال
کہا اُسکے دس جو خدائی کے
جو باقی تیار مردن کو حق فی دیا
کہا اب تعجب مجھی ہے ۔ ہی
کہا جسے شہوت کا پالنا
نیز ایک شہوت کا بھر بہہ برہ
یہ کہہ کر انھوں سے غائب فی
روایت کے بعض بزرگوں سے یوں
کہہ دریا میں کشتی پٹختے ہم
میں ایک طوفانی ایسی ہوا
مستم کی جاتی رہی عقل سے

خواب سکا دے مجھکو کی نیک
شہر عقل کی چیز مجھکو بنا
کہا انکی تقسیم کہہ مجھی پس
خدائی اور اک غور توں کے
بنا اسکی تفصیل ای باحال
پھر انہیں ہی نور توں کو دے
ازل میں اسی طرح حصہ کیا
کہہ اک جزیری عقل غالب ہوئی
یہ کہہ فضل سے ایزد بہمال
کہہ جو جزو پر وہ غالب ہوا
پھر میرے آگے وہ طالب ہوئی
مفصل خبر اسکی میں تم کو دوں
سفر کو چلتے تھے کسی شخص ہم
دیا عقل کو اسنی سکی اڑا
یہ یقین کہ بس

دو زندان میں چھاندا يوسف و زان
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا

بہنیں بچا کچھ اور باقی علاج
 یہ جانی گی خلقت زلیخا اگر
 یہی شاہ کو بات آتی پسند
 کہ کیجئے کسی طرح يوسف بنیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا رَأَوْا إِلَّا نَارًا

یوسف سب کی ظاہر ہی دل میں بات
 نشانِ صداقت بھی ظاہر ہوا
 کلامِ صبی اور سبوحِ صدقہ
 دلی اسکے میں قیدی کیجئے

لَيْكُمُ صُلْحٌ حَتَّىٰ حِينٍ

اسے قید تک وقت تک ہم کر
 کہا تھے فی اپنے وزیر کے آہ
 گناہ اسکا يوسف پہ دھر کیجئے
 عجب کہا اسی طرح روزِ خوا
 گناہ انکے شیطان کے سر پر دھر
 اسی ہی فی گراہ انکو کیا

یوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا

یوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا

یوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا
 يوسف کو دیکھا اور دیکھا

کہا تم کو آدمی نہیں وہ طعام
یتاؤں نہیں اسکی تعبیر میں

بِتَبَاتٍ بِتَابِهِ اَنَا زَاكِرٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ
 بیان کر چکھ رہا اسکی تفسیر کی
 تجھے دیکھتے ہیں من المحسنین
 ہو تجھے رنجیدہ کوئی سمجھو
 غریبوں کی خدمت کی عادت ہے
 جہاں ہو دیتا ہے جا کر شتاب
 جو سلام کا دل میں لاڈ خیال
 علامت تو اس بات کی ہم کو دے
 کبھی ہی توفی زردی کا کتاب
 کہ ہوا کو مسموم بیتا بھی
 وہ جس طرح کہتا ہے ہو سکتا
 کہ ہم جان جاوین یہ تعبیر خواب
 دلیل ایک یوسف نے اُنے کہی
 کہ یوسف کو ہے علم تعبیر خواب
 قَالَ لَا يَأْتِيكُمُ طَعَامٌ مِنْ غَيْرِنَا نَكْمًا
 بتا دینا یہ قبل آیت کما
 کہہ تاں کو آدمی نہیں وہ طعام
 کہوں اسکی تفسیر میں

<p> یہ تین چھوڑا ہے اس قوم کو سب سے بڑے اور آخرت کو نہیں مانتے یہ تین اب دین آبا کا تابع ہوا نہیں ہم کو لائق درامدین دم </p>	<p> نہ لادین جو ایمان اللہ پر قیامت کو برحق نہیں جانتے براہیم و سحاق و یعقوب کا کرن شرک اللہ کا کچھ بھی ہم </p>
---	--

ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى
النَّاسِ وَلَكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

يَا صَاحِبِي السَّخَنُ أَسْرِيَابٌ مُتَفَرِّقُونَ
خَيْرًا مِمَّا لَكَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

بابی صاحب قیدم موجود
 بہت رب بن بہت ویا ایک ہے
 وہ واحد ہے قہار اور لاشریک
 ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموها انتم واکابرکم

[illegible]

۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مسلمان ہوئے اہل زندان کے
کہا بعد ایمان کے لائق ہے یوں
کہہ اپنے احوال تم دل کا سب
میرا تہہ زندان میں کر ہوا
جو تھے اک ہزار ان میں اور چار
کہا چار سو فی ترے ساتھ ہم
ہزار ان میں کہنے لگے ہم کو اب
کہا جاؤ بکلو بیابانِ شباب
سایہ زندان کے چھوڑ گئے
کہا میں کروں حق ہی ایسی دعا
یہ کہہ کر کے اُسنی اشارہ کیا
جو میں بیڑیاں پاؤں کی سب
گئی اُس جگہ سے دس سال نکل
جو کوئی سپیدی میں تھا مثل
سیاہی میں جو تھا کہ مانند شب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کہتا ہوں یہ خباز کو کل کے دن
 کہ چھپکا تو اٹھتے ہی سولی پہ کل
 تیرے سر کو کھا دیگے کوئے تمام
 یہ سنکر کے خباز رو لگا
 لگا کہنے میں فی نہ دیکھا خواجہ
 کہا تو فی نہ دیکھا ہے یا اب نہیں

شرار زق دنیا سی جاو کیا چھن
 تری جان سولی پہ جاگی نکل
 نہ پہنچے گا صبح سی تاب
 اک آواز ماری کہ یا حسرتا
 کہتا جو ہر تجھسی یہ حال خوا
 قضا بھی مذ کی عہ سے کہیں

قَضَى الْأَمْرَ الَّذِي فِيهِ سَفْعَانِ :
 شوہر اکلم جاری اب اس کام میں
 جسے پوپتھے ہو سواب ہو چکا
 پڑو تم نہ ناخک کے اوام میں
 جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا
 کہاتم فی سچ یکہا ہے دروغ
 ہوئی فجر صوفت ختاز کو
 اسی طرح ہو دیگا اسکا فروغ
 کہاشاہ فی جلد سولی پہ دو
 دیا اسکو سولی پہ کوئے تمام
 دماغ اسکا کھنڈ لگے صبح دشام
 پڑو تم نہ ناخک کے اوام میں
 جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْ نِعْمَتَ رَبِّكَ
 لَكَ بِهَا أَكْرَهًا لَكَ وَكَانَ يَحْشَرُكَ أَتَى يَاقِينَ
 لَكَ جَبَّ جَبَّ يُولَدُ صَاحِبٌ بِاسْمِ

رزق قید زندان میں وہ چند سال
 پھر آئے جو جبریل یوسف پانچویں
 کہا تیرے رہنے کہا سلام
 کہ کس نے براہیم کو آگ سے
 کہا جو بچاؤ وہ اسد ہے
 کہا دیکھ تو زمین کو ذرا
 جو دیکھی تو ب و د زمین چھٹ
 زمین کھلے پردے ساتون تمام
 نظر آیا دن ایک پتھر پڑا
 وہیں اسکو جبریل فی مارا پر
 پھا جب وہ پتھر تو اک سن کر
 لئے منہ میں اک سبز تھانہ
 کہا تجھی حق فی کہی ہے یہ بات
 جو کیرٹیکو تھو میں پہنچا لگا
 اسے رزق تھو میں بھولا نہ تھا
 برس ت گزرے سرخ و طلال
 بیت انکو پایا غین اور اس
 پھر اس بعد مکہ دیا ہے پیام
 بچا ہے اکی خبر ہم کو دے
 سو ای اسکے کو فی ہین اور شے
 کہ ہو قدرت حق سی تو آشنا
 وہ آنکھوں کے اگیسی مٹ گئی
 نظر آیا تحت الہی اسکو عام
 سفید اور شفاف تھا خوب سا
 ہوا آدھا ایدھرا د آدھا ادھر
 شکل اس سی کیڑا چلا بیدار
 دہی برگ کہا کھاکے قیامتھا
 کہ قادر ہون میں رازق کائنات
 تجھے بھول کس طرح وہ جاگا
 تجھی بھولنا کس طرح میں بھلا

جو مجھے ہوا بخش میرے کریم
 یہ یوسف کو جبریل فی دی خبر
 عقوبت بھی اور ہے چند سال
 کہا قید کا جھکو کچھ ڈر نہیں
 خدا مجھی راضی اگر اس میں ہو
 جو راضی خدا ہو تو شتر برس
 کئی اسی جبریل سی پھر یہ بات
 کہا روتے روتے تیرے غم میں
 کہا پھر یہ یوسف کی گریز مایا
 کہ میرے سب سے یہ یعقوب پر
 کہا ہے نبی کی یوسف اگر
 میرا شاہ سی جا کے احوال کہہ
 نہوتی اُسے قید جبر پنج سال
 سنو ایک نئی عجب واردات
 کے دھروین زندان سے اُن روز تہا

تو ہے جرم پوش اور مغفور رحیم
 ہونے تیرے ایام کلفت بسر
 رہیگا تو اب قیدین پر ملاں
 خدا مجھ پہ غصہ نہ ہو کہین
 مجھی قید بہتر ہے بی کفگو
 رہوں قیدین بار خدا اور بس
 کہ یعقوب کہوں کہ ہے ای نیکذات
 وہ انداز ہوا ہے بہت ہی تہا
 نہ جنتی مجھی خوب تھا یا خدا
 مصیبت گئی کس طرح کی گذر
 نہ کہتا یہ ساتھی سے تو ذکر کر
 کہ ہوں قیدین سب مرا حال کہہ
 نہ تو زیادہ اُسے کچھ ملاں
 کہوں ایک یوسف کی میں تم می بات
 وہ بیٹھا ہوا سب کو تہا دیکھتا

سپر دل فی چہرہ اعضا و بدن
پھر آیا وہ چلکر حجر کے پاس
کہ ہری تو آیا ہے اسی نوجوان
کہا رخصت کنان میں اک درخت
دراز اور تازہ ہوئی ہوں فراخ
رہن سارو گئے شاخیں مگر
بہت ہی وہ سرسبز و شاداب ہو
وہ کٹ جاوے غم سی اس کے درخت
سپر دل یہ شکر کے روئے لگا
کہا میں فی دیکھا ہے ایسا درخت
درخت اس طرح کا ہی یعقوب کا
لگا کر نے یوسف پیر آواز کر
تباہی و تنگ منہ پر نقاب حریر
کہا اسکو یوسف فی تو کس لئے
کہا اُسنی وہ تجارت کا کام

پہن مٹی جو یوسف کی ہنسی مٹا دیا
 کہا مجھ کو یعقوب کی دو خبر
 کہا اُس نے بتلا کہ کہا کام ہے
 کسی سے بنیں بولتا وہ کلام
 کہا مجھ کو بھیجا ہی بن ہر رسول
 تجھے جنسی بھیجا ہی وہ غریب
 غمیں اور پردہ مجھ کو س ہے
 کہا اُس نے یعقوب کو جانتا
 یہ سنتے ہی یعقوب رونے لگا
 چہا ہے غریبوں کا پیغام
 اٹھا جلد اور گر پڑا پھر اٹھا
 نکل گہری پوچھا کہ ہے کون تو
 کہا اک مسافر کا بن ہوں رسول
 اکیلا ہے تنہا ہے بیکن غریب
 کہا اپنی اکہون سی دیکھا اُسے

نشان اسکا تجھ کو ملا ہی کہیں
 خدائی سے جبر کے کچھ دیا
 کہ ہے ہجر میں رخ اُکو کمال
 کتیری جبر اسکو پہنچے کہیں
 ترس رہی زنا کنی ڈالی بٹا
 طرح گل کے پھول تہوار کی طرح
 چھٹے ہے تو زندان اب صبح و شام
 اُٹھتا ہے اُسکے لئے اک سبب
 راہ جین دوسف بگم بُتلا
 کہو مجھ کو ہو گیا جنت نصیب
 ہوا پھر تو دریای رحمت کا جوش
 کہ دلو ہوا اُسکے بس اضطراب
 گرا تخت سی وہ زمین اُپر
 یہاں ہوا تہا کہو اضطراب
 کہہا جانجو می اور رتال سے

نیاز زہد یعقوب یا نہیں
 کہہا زہد غم میں ہے مبتلا
 کہہا میری غربت کا کہہ اُس مال
 کہہا حکم اسد کا یہ نہیں
 ترسے غم میں اسکو کیا مبتلا
 کہہا جبر کا تم کو درجہ بٹلا
 زمانہ ہوا رنج کا اب تمام
 کہی کام کو جب کہ کرتا ہے رب
 ہوا اسات برسوں کا جابا نقصا
 کہہا الہی میں ہوں اب غریب
 کیا جبکہ دوسف فی اتنا خود ش
 ملک کو خدائی دکھایا یہ خواب
 اٹھا چونک ہو مصطرب بیشتر
 پید کی تھی اُس فی کہی ایسی خواب
 خواصوں فی دیکھا جو اس حال سے

مجھ کو دلی تہن گائیں و دہر پر
 چمکی انکو سینگوں ملک سب گل
 چمچہ گوشت کھانے سی زیادہ ہو
 داخل ہوین شہرین آن کر
 وہ کرتی تہن ہر وقت آواز سخت
 شکل مصر پھر جدی ہو گئیں
 کہن تہن ان میں سی مشرق کو چل
 اور اک چوہری وہ ہوا ہو گئی
 اور اک سات خوشے ہن نازہ نما
 ہن ایسی سبزی ہن دیکھی کہن
 نمود ان میں دے ہوئے ہن تمام
 آگے ہن پھرتے ہی گئی ہن ستا
 محسن خشک تازہ کو مبارک لپٹ
 رطوبت جو تھی انکی سب مذہب کی
 لیا خشک سب رطوبت کو پر

لیا موٹیوں کو انہوں نے اٹھا
 بدن انکا ویسا ہی تھا ہی منہ
 بدن پر وہی پوست سب خشک تھا
 پھر دین عین و دہری ہوئی گھر
 نہایت ہی تھی صورت انکی کرت
 کہن کوئی تھی اور کوئی کہن
 گئی تہن مغرب جانب نکل
 کیا کہ سو آسمان ہو گئی
 نہایت ہی سبز اور شاداب عالم
 کہن ایسی سبزی جہان میں نہن
 نہایت ہی خوش رنگ سر سبز عالم
 کہ ہن سب سب خشک ہی نیکد
 لیا چوس انکو گئیں سب سمٹ
 ہو خشک گویا رطوبت نہ تھی
 نہاتی تھی ان میں تراوت نظر

کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک عظیم الشان شخص ہے جس کی شان و شوکت کو دیکھ کر ہر شخص حیران رہ جاتا ہے۔

کہا باقیوں کو کہ تم نے اگر
 نوب کو کر دیکھا میں اکیلا حلا
 کیا علم کو حق فی اُسے اُٹھا
 کہ یوسف کو تاق سے جو نجات
 جب عاجز ہوئے ب صغیر و کبیر
 کہا پھر یہ ساقی فی جا شاہ
 کہ گر حکم ہو شہ کی در گاہ سی

وَقَالَ الَّذِي بَخَّاهُ مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
 أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَنْسِلُوا

کہا جس نے بانی مٹی دو میں نجات
 کہ میں تم کو دیتا ہوں اس کی خبر
 بھیج بھیج دو تم جو زندان کو
 کہا شہ رو کر کہ ہے اک غلام
 کہیگا وہ تعبیر اس خواب کی
 میں اتنے دو زون سی گیا اس کو
 کہا شہ کا ہے جانا غلام
 کہتا تھا کہ وہ ایک عظیم الشان شخص ہے جس کی شان و شوکت کو دیکھ کر ہر شخص حیران رہ جاتا ہے۔

کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک عظیم الشان شخص ہے جس کی شان و شوکت کو دیکھ کر ہر شخص حیران رہ جاتا ہے۔

کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک عظیم الشان شخص ہے جس کی شان و شوکت کو دیکھ کر ہر شخص حیران رہ جاتا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک سال تک اس کا پیچھا کرتا رہا۔
وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک سال تک اس کا پیچھا کرتا رہا۔
وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک سال تک اس کا پیچھا کرتا رہا۔

کہا جن فرشتوں سے کہ کلام
توئی بات کی کبھی بیچ بھی ہو
کہیں چہرہ یوسف فی ساقی بات
سے شہر ہر آن کی کچھ بٹا
جو ہن سات فریے گا میں تمام
رہے اُن میں سب چیز ازان بہت
پھر اس بعد ہوشگ سالی تمام
بے خوشے جہن سب کچھ مراد
آوردن خشک خوشوں سے ہن سال
بہتیتی ہے اُن میں نہ آب و ہوا
جو کھایا ہے فریے کو لاغوی آ
جو ہو پہلے برسوں کا حاصل
اسی طرح خوشوں کا تو کھا جائے
وہیں لکے ساتی فی آدمی خبر
کہا شہ فی چاہیر یوسف پاس

کہتے ہیں اُن کہ کا ہنوں سے تمام
پلاتے ہن ایک بیچ میں سوچو بہ
کہ کہہ کا یون شہ سی ای نیکدات
اوشا وکی خلقت بہت جفا
برس سات آویٹگی ای نیک نام
لے رکے بسکب اوزان بہت
برس سات تک ہو بھتسی کا نام
شراور کہتے ہیں باران و باد
براد اکو جان اکا ہے بد مال
گرافی ہو غلہ کی بے انتہا
مراد اسکی تھکوں اب دون بنا
وہ اس خشک سالی میں کھاؤں
دیا خواب کا تھکوں سب نشان
کہا شہ سی قصہ وہ سب سرسبر
کہ چرخ کر لکے اندر قیاس

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک سال تک اس کا پیچھا کرتا رہا۔
وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک سال تک اس کا پیچھا کرتا رہا۔
وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک سال تک اس کا پیچھا کرتا رہا۔

مگر اس میں ٹوڑا جو باقی رہے : ذخیرہ تیار ہی اچھا ہے

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُّ النَّاسُ فِيهِ لَيِّضُونَ

پھر اس بعد ایک سال در
 اسی سال میں جو سب کو بچا
 کہی، جو قرآن میں یغصرون
 ہوں سی پھوڑے گے سب تیل کو
 اور انکو دسی لیون شیر پھوڑ
 کہا اکے ساتی فی سب شاہ سی
 ہوا دل پہ ٹپکے یہ سکے یقین

کہ ہوا سین لوگوں پہ بارش کا طور
 کہ بعض فی سیا ای نیکذات
 میں قول اسین بعضون کا تم کہون
 وہ زیتون سی روغن زیت ہو
 نکالین عرق سارا انکو توڑ
 کی اسکو اکاہ اس راہ سے
 سوال کے تعبیر اسکی ہین

وَقَالَ الْمَلِكُ اسْتَوْفِي بِهِ :

کہا شہ فی لاؤ کتے میگر پاس بچھا فروش دیا کا ادا رک ہزار اور اتنے ہی اور بازمان بچھا سبھی اپنے لشکر کو بھیجا	تغیر کے دل بے ہمارا اوس کینز کو بھیجا کہ انکا سنگا کہ یوسف کی خدمت کریں جاواں کہ ہون پیشوائی میں سب حاضر
--	---

۱۳۳

مگر اس میں یوں جوابی رہے : ذخیرہ تہارا ہی اچھا رہے

ثُمَّ يَأْتِي مِنَ بَعْدِ ذَلِكَ هَآؤُفٌ مِّنْهُ
يَعَاثُ النَّاسُ فِيهِ لِيَصْرَوْا

پھر اس بعد ویکہ اک سال در
اُسی سال میں جو دس کو بچا
کہا اس جو قرآن میں لِيَصْرُونَ
ہوں سی پھر دیکھے سب تیل کو
اور انگوڑی لیون شیر پھر
کہا آکے ساقی فی سب شاہ سی
ہو ادل پہ ٹھیکہ یہ سکر یقین

کہ ہوا میں لاؤ لے میر پاس
بچھا فرش دیا کا اور اک ہزار
اور آئے ہی اور باذیان بچھا
سہی اپنے لشکر کو بھیجا

تغیر کے دل سے ہمارا اُداس
کینزک کو بھیجا کہ اسکا سنگا
کہ یوسف کی خدمت کریں جاوان
کہ ہوں پیشوا میں سب حاضر

وَمَالِ الْمَلِكِ أَتُؤَنِّي بِهِ

کہا تھی یہ جو جان و مال
کہا تھی یہ جو جان و مال
کہا تھی یہ جو جان و مال
کہا تھی یہ جو جان و مال

کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔
 کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔
 کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔

جنہوں نے اسے دیکھا کہ وہ بڑا ہی مہاجر
 طلب کر کے شہر کی سی ہوا
 کیا اس نے تہا یہ یوسف فی کام
 وہ یوسف کی جانب تہا ہر گمان
 کیا جبر یوسف فی جور و جہد
 بنی فی بیت ساجد کیا
 کہ چل شاہ کرتا ہے اب بھکویاد
 کیا جبر یوسف اور یون کہا
 اگر جہد یہ ہوتی ہی واردات
 میں جہد ہی کہتی کو کرتا قول
 کہ یوسف کو قاصد فی جسم کہا
 برادگی سبیری دلکی مراد
 کہ ہٹ کر کے اٹا تو شہ پاسن جا
 نکرتا میں تاخیر کی کوئی بات
 نہ جاتا کہی ہر کے وہاں رسول

اِنَّ رَبِّيْ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

کہ تحقیق گدا کا ہے رب
 سنا جبکہ یوسف پیغام کو
 کہ آوین دس ہر تین مصر کی
 کہ یوسف کو قاصد فی جسم کہا
 برادگی سبیری دلکی مراد
 کہ ہٹ کر کے اٹا تو شہ پاسن جا
 نکرتا میں تاخیر کی کوئی بات
 نہ جاتا کہی ہر کے وہاں رسول

کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔
 کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔
 کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔

کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔
 کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔
 کہ یوسف نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا ہوں اور اس پر ایک کھجور کا پتہ لگا ہوا ہے۔

قصیحت کرے ایک عہدی فدا
 خیانت ذرا مجھ میں ہوئی اگر
 کہا ابن عباسؓ یہ کلام
 تو حاضر تھا اس وقت روح الامیں
 کہا اُس نے یوسف نہیں جانتا
 بتا یہ خیانت ہوئی یا نہیں

حیات کی انگوٹھ ہے سسرا
 قصیحت میں ہو یا یہ باور تو کر
 کہ یوسفؑ فی جہدم کہا یہ پیام
 ظلم پر آیا تھا زیرِ زہن
 زلیخا پہ تو نے کیا قصد کیا
 کہا پھر یہ یوسفؑ فی روح الامیں

وَمَا أَرَأَيْتَ أَنْ تَقُولَ إِنْ أَلْهَمَ اللَّهُ الْبَشَرَ الْفُسُوقَ وَالْعِيسْيَ بْنَ مَرْيَمَ وَمَنْ يَتَّبِعْهُمَا يَتَّبِعْهُمَا سَاحِرًا مُتَّبَعًا وَمَنْ يَتَّبِعْهُمَا يَكُنْ مِنَ الْغَالِبِينَ

نہیں پاک کرتا ہوں میں آپ کو : کہ مجھے کسی ڈوب بُرائی نہ ہو
 کہ تحقیق ہے نفسِ آمارہ پر : بھرا ہے دی سے زیادہ زحل

الامانة رحم ربي

مگر جب رحمت کرے میرا پ ۵ بچاؤی بدی سے اُسے بی سبب

هَٰذَا رَّبِّيَ عَفْوٌ رَحِيمٌ

کہ حقیقتی بیگا مرارب غفور ۵
ہوا شاہ پر جب پھر روشن تما ۶

وَقَالَ الْمَلِكُ اَتُونِي بِهِ اَسْتَعْلِضُهُ لِنَفْسِي :

۱۳۵

شیخ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میں نے اپنے رب سے کچھ کچھ لیا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہوگا۔

۱۔ خیانت کرے ایک عہدی خدا
 ۲۔ خیانت ذرا مجھ میں ہوتی اگر
 ۳۔ کہا ان عباسیہ یہ کلام
 ۴۔ تو حاضر تھا اس وقت روح میں
 ۵۔ کہا اُس یوسف نہیں جانتا
 ۶۔ بنا یہ خیانت ہوئی یا نہیں

۱۔ حیات کی اکوڑ ہے سزا
 ۲۔ نصیحت میں ہوتا یہ باور تو کر
 ۳۔ کہ یوسف فی جہم کہا یہ پیام
 ۴۔ ظلم پر آیا تھا زیرِ دین
 ۵۔ زلیخا پہ تو نے کیا قصد کیا
 ۶۔ کہا پھر یہ یوسف فی روح الامیں

۱۔ وما ابرأ نفسی ان النضر لا مارة بالسوق
 ۲۔ نہیں پاک کرتا ہوں میں آپکو
 ۳۔ کہ تحقیقی ہے نفس تارہ پیر
 ۴۔ بھرا ہے دی سے زیادہ زحیر

۱۔ الا ما رحم ربي
 ۲۔ مگر حسبِ رحمت کرے میرا رب
 ۳۔ کہ تحقیقی ہوگا مرارِ غفور
 ۴۔ ہوا شاہ پر جب یہ روشن تما

۱۔ وقال الملك ائتونی به استخاضه لنفسی
 ۲۔ کہ یوسف کا ہے سببِ امانت کا
 ۳۔ کہ یوسف کا ہے سببِ امانت کا
 ۴۔ کہ یوسف کا ہے سببِ امانت کا

[illegible]

ہوں جسے گمراہ کیا ہو وہ گمراہ
 خدائی مجھی بخش دی اب نجات
 یہ کہہ کر کے زندان کے در پر تمام
 کہ زندان کو جانو ہی زندو کی قبر
 یہ زندان ہے البندہ دار البلاء
 تجھ کوئی ہے آزمائش کی جا
 کیا تین دن بیچ میں کل مقام
 رلیخانی خُستام بھیجے کسی
 زمین کو معطر وہ سب دور سی
 خوشی ہوئے تین دن ایک دم
 جب آیا وہ دربار میں شاہ کے
 یہ اسی طلب خیر کی اُسنی کی
 اٹھاٹہ تعظیم کو دیکھ کر
 لیا اُسکو چھاتی سی اپنی لگا
 رکھا سر پہ تاج شہان اپنے اُتار

[illegible][illegible]

<p>کیا شے فیوسف سی جسم کلام</p> <p>بہا آج سی تو ہمارا کین</p> <p>جگہ اپنی تجھ کوین سلطان کیا</p>	<p>خواب اسکا بن پانی لذت تمام</p> <p>ہو ایوسف اب تو کین اورین</p> <p>آج بھی تجھ کو تاج خلافت دیا</p>
--	--

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْهَا

دیا پھر یوسف نے اسکو جواب
 زمین کا جو ہے مصر کی سب خراج
 کہ بیٹھ میں دانا پنجان ہوں
 عیلم اس لئے اس جگہ پر کہا
 ہر ایک ملک خلق و ان جمع تھی
 کہا اس لئے ہوں حفیظ و عیلم
 کہا تھا وہ فی تو ہی ملک تمام
 بخائی کہا میرا بجائی اگر
 اسیرت ہو تا وہ ملک تمام
 برس نہ کی تاخیر تھی اس سبب
 گیا جبکہ اس سال اسپر گذر

خزانے میں جیسے زمین کے شنبہ
 مقرر مجھے کرے تو اس پر آج
 جو ہے خیر خواہی وہی میں کروں
 کہ اس جگہ غفلت کا انہو تھا
 تھی ہر ایک زبان دوسری بدی
 سمجھتا ہوں میں سب زبان قدیم
 زمین کا مری اور خزانے کا عام
 طلب خود کرتا زمین اور زر
 زمین مصر کی ہوتی یوسف کے نام
 کہ اس سے کیا آپ جا کر طلب
 بلا شہنی یوسف کو تپانی گھر

تو جبریل ہی ہر یک گھر نہ انا
کیا وہ ان ہی پیرل فی جب رجو
روایت یہ بھی سنائی تینز
جو موجود تھا گھر میں کھا گیا
تلا کر کے یوسف کو تپنے پاس
روایت جبریل کی وہ نما
سن آواز خباز کو کہہ دیا
جو اتنا کہ سو مرد کھا ہوں
یہ سنتے ہی تیار اُسنی کیا
کیا بیٹھ یوسف فی پھر انتظار
یہ بہ تبا منتظر ہی کہ پیغام بر
چلا وہ ان ہی یوسف بصد انتظار
رکے شکہ لگے وہ خان ب
وہ کھاتا تھا کھانا نہ جوتا تھا پیٹ
ہوئی کچھ نہ اُس سے نہ ابو کہہ کم

گھر میں فی یہ تم پر ملط
لگی کہنے غلط کہ ابو ح
کہ بیٹھا جو کھا کو گھر میں
وہ اسپر بھی عمر سخت ہو کھا
کھا اس قصہ یہ ہو کر اس
سنی پہلے یوسف فی مکہ سوا
کہ کھانا بہت سا پکا کر کے لا
پکا جلد لا کچھ کرا سین دیر
اور لا جلد یوسف کے اگے دھرا
کہ شہ کو کوئی آدمی لے نکار
وہ ان عبدہ پنجا کہ چل شہ کے گھر
کئی خان کھانڈ کے لیکر شہ
کیا جو کہہ کا اُسنی شکوہ غضب
کیا خان کے خان سار سمیت
وہ کھانا بھی کھا گیا یک قلم

یوسف نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے والدین کے بارے میں سوچا اور ان کے لیے دعا کرتا رہا۔ اس کے والدین نے اس کی دعا سنی اور اس کے لیے دعا کرتے رہے۔ یوسف نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے والدین کے بارے میں سوچا اور ان کے لیے دعا کرتا رہا۔ اس کے والدین نے اس کی دعا سنی اور اس کے لیے دعا کرتے رہے۔

یوسف نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے والدین کے بارے میں سوچا اور ان کے لیے دعا کرتا رہا۔ اس کے والدین نے اس کی دعا سنی اور اس کے لیے دعا کرتے رہے۔ یوسف نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے والدین کے بارے میں سوچا اور ان کے لیے دعا کرتا رہا۔ اس کے والدین نے اس کی دعا سنی اور اس کے لیے دعا کرتے رہے۔

یوسف نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے والدین کے بارے میں سوچا اور ان کے لیے دعا کرتا رہا۔ اس کے والدین نے اس کی دعا سنی اور اس کے لیے دعا کرتے رہے۔ یوسف نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے والدین کے بارے میں سوچا اور ان کے لیے دعا کرتا رہا۔ اس کے والدین نے اس کی دعا سنی اور اس کے لیے دعا کرتے رہے۔

کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے

خزانہ میں یوسف کے آیا تمام
 گناہ جبکہ اس کو برسوں دوسرا
 جواہر تھا یا خود دیا حریف
 تراشی کے دوسرے سال میں
 یہاں تک کہ عین باندیاں اور غلام
 زمین اور رہنے کے جتنے گھر
 تھے سال میں اپنی اولاد کو
 پھر سال ہفتہ میں ہر ایک
 کہ بیچے ہیں جان کو اپنے تمام
 خرید آئین سب کو دیکھ کے ناچ
 نہ آئی یوسف کو اک غیب سے
 کیا تیرا ب مصر میں کو غلام
 روایت ہے اک شخص فی یون کہا
 شکم سیر کر مجھ کو تو طعام
 روایت اگر سچ کی ہے میسر

کہین مصر میں تھانہ نقدی کا نام
 جواہر کے بدلے میں غلہ دیا
 لگے بیچنے سب میرد کیر
 ہر فی پھر تو خلقت برے حال میں
 بجے سال چھ میں سب تمام
 بجے پانچون سال میں سر بسر
 لگے بیچنے سارے غناک ہو
 تبصریح یوسف سی یون جا گیا
 لگے آج سے ہم تمہارے غلام
 خلافت کا سر پر رکھا اپنے تاج
 غلام اپنا بیچھے تھے مصری بیچھے
 ترے عبد مصری ہو سب تمام
 کہ یوسف میں ہو جاؤں بندہ تیرا
 تو تیرا ہوا آج سی میں غلام
 تو دو طرح ہو دیگی ابھی صریح

کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے

کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے
 کہ جس نے یوسف کو غلام بنا دیا وہ اس کا بڑا دشمن ہے

۳۴
 کمالیہ کا شہر و کائنات کا گرم
 جہان گندہ گشت لایا ایمان
 کی سب سے پست ایمان طلب
 ہوا مصرین لکھ لکھ طلب
 ہوتا مارا کشت کشت طلب
 طاعت کی کشت کشت طلب
 جہان گندہ گشت لایا ایمان
 کمالیہ کا شہر و کائنات کا گرم

[illegible]

دہلی

وہ پچھن برس میں ہوئی یزیدؑ
 چھینے میں ہوئی تھی یوسفؑ کی سیر
 وہ کرتا تھا انصاف مظلوم کا
 ہر یک جا پہ وہ ان معروف تھا
 خوار کیا دل میں جو ہوتا خیال
 اُسے بھیجا پہلے کُسنے کو زین
 کہ اس وقت ہو دیا یوسفؑ سو
 رختا تھا جب گھوڑے تمام
 اور اتنے ہی ہوتے پیش اور پس
 ہزار آگے چلتے تھے جو چوہ دار
 یہ کہتی تھی غفلت اُسی دیکھ کر
 بڑا سلطنت کا کیا انتہام
 زلیخا کا اس وقت یہ حال تھا
 کہ اپنی رسی سے تھی باندھتی
 بند کرتی یوسفؑ کو رو رو

یہ کہہ کر کے اُس بت کو توڑا تھا کہ میرا بے زاد یوسف کا رب
 یہ کہہ کر کے آئی وہ گھری نکل سواری جو یوسف کی نکلی تباہ
 بہت رو کی اُسی آواز سخت خدائی ہو اگو کہا کہ قیاس
 سنا اُسکی یوسف فی آواز کو کہنے اپنا مطلب کہ کہتی ہے کہا
 خدا واسطے مجھ پر کر تو کرم سنا جبکہ یوسف فی اُسکا کلام
 لگا چلنے اسکو دہین چوڑ کر اتر آیا اتنے میں روح الامیں
 اتر اپنے گھوڑے سُن ایکا جان اتر کر کے یوسف اُسے کہا
 لگی کہنے ایا تو ہے بی خبر یہیں جا تا جھکو تو سر بسر
 خدائی لگی کرنے رو کر کلام محبت مری د تو یوسف اب
 کہ بیٹھے ذرا راہ میں اب تو صل زلیخا کے دل میں ہوا اضطراب
 نکلی اکر آواز دل سی کرخت تو لیجا یہ آواز یوسف پاس
 سمجھا اپنے لوگوں سی جا کر کہو لگی کہنے اکدم ٹھہر تو ذرا
 نکلتا ہے میرا ترے غم سے دم جو دیکھتا تو اندھ ہے بدھی عام
 زلیخا کی جانب منہ موڑ کر کہا حکم ہے یہ خدا نے برین
 کر دروغ میں ہے پاٹمال کہہ کون ہے اور تیرا حال کیا
 یہیں جا تا جھکو تو سر بسر

میری حاجتی ہے میرے دل میں سب دوست میری حالت جاننے والے ہیں
میرے دل میں سب دوست میری حالت جاننے والے ہیں
میرے دل میں سب دوست میری حالت جاننے والے ہیں

کہا کہ ہونے تیرے سنبھل گیا
یہ کیا رسم یوسف فی اسکے اُپر
یہ چہ آج جو کر سیر گھر کو شتاب
زلیخا کو دل سی گیا اپنے بھول
کہا پھر جبریل فی آکے یوں
اُتھا یوسف آبیٹھا کرسی پر
کہا اپنی حاجت کو تو ہم ہی بول
تو بھی براہِ رسم واسحاق اب
کہ روں تیری حاجت کو میں اُروا
کہا پہلی حاجت ہے مجھ کو ضرور
کہ روں تیرے چہرہ پر اکدم نظر
وہ عالمی یہ یوسف فی اللہ سے
خدا فی دیا چہرہ پتلی کا نور
زلیخا ہنسی اور ہنوی خوش تمام
کہا دوسرا یہ میں میرا حال

کہا میرے کہ ہونے سے بال
کہا اسکو لیجا وہاں میر گھر
لگا کر فی خلقت یہ پھر اجتناب
رہی اسکے وہ غم میں ہر دم طول
کہ غفلت زلیخا سی کی نوئی کہوں
زلیخا کو پاس اپنے حاضر کیا
کہ عقد و تراجو ہے دینا ہوں مکول
تو کر مجھ سی جو چاہتی ہے طلب
تو کہہ مجھ سی مطلب رکھتی ہے کیا
کہ ہو تیرگی میری آنکھوں سی دور
کہ کم ہو ذرا میرا سوز جگر
کہ آنکھیں گئیں اسکی پھر اسکو دے
رہا آنکھ میں کچھ نہ لکے قصور
کہ حق فی کیا سب درست اسکا کام
تو کر حق سے اپنے بھلا یہ ال

کہا کہ ہونے تیرے سنبھل گیا
یہ کیا رسم یوسف فی اسکے اُپر
یہ چہ آج جو کر سیر گھر کو شتاب
زلیخا کو دل سی گیا اپنے بھول
کہا پھر جبریل فی آکے یوں
اُتھا یوسف آبیٹھا کرسی پر
کہا اپنی حاجت کو تو ہم ہی بول
تو بھی براہِ رسم واسحاق اب
کہ روں تیری حاجت کو میں اُروا
کہا پہلی حاجت ہے مجھ کو ضرور
کہ روں تیرے چہرہ پر اکدم نظر
وہ عالمی یہ یوسف فی اللہ سے
خدا فی دیا چہرہ پتلی کا نور
زلیخا ہنسی اور ہنوی خوش تمام
کہا دوسرا یہ میں میرا حال

یہ کہہ کر کہ جبریل چہرا پر اس
 ہوا اور بھی حسن اسکا دو چند
 ہوئی حسن و صورت بن جنگی جو
 نہ آنکھوں سے دیکھنا نہ کانوں
 سے دیکھنی تھے نہ سگفتہ کلی
 اسے دیکھ دل ہی گئی اسکے پاس
 ہوا آتش عشق سی بے قرار
 ہوئی شمع روشن چہراں نور کی
 پھر اک روز روح الامین فی مباح
 ہوا دل کو جو وقت اسکی قرار
 کئے رکے سب اسکے دروازہ بند
 اسی گھر میں تھی جب ہوئی نم شب
 گیا جگہ اس در پہ آواز دی
 کہا میرا محبوب مجھکو ملا
 ملا تجھسی بہتر مجھی کتاب

زلیخا سے باز و کو اپنے ملا
 فرزان ہوئی سہمی بھی چار چند
 کھلا اسکے چہرہ پر اس طرح نور
 اسے دیکھ خورون فی سر کو غما
 تو یوسف کو ہونی لگی بیٹکی
 لگا ہونی سینے میں دل آسپ
 لگا اڑنے دل اسکا سیماب دار
 جو تھی تیرگی دور اس سے ہوئی غما
 کیا اکے دونوں کا عقد نکاح
 زلیخا فی اک گھر کیا اختیار
 عبادت اسے ہی کی آئی پسند
 ہوئی دل میں یوسف اسکی طلب
 زلیخا فی اودھر توبہ نہ کی
 بنین تیری پرواہ مجھکو دور
 تو وقت جا میں کہو لوگی باب

[illegible]

خوشی کی کسی کو نہ تھی کچھ افسوس
غم اور مویشی مرین تھے سبھی
کیا غم فی سبکا گریبان جاکن
بہت دل میں اپنے تھا ہر اک دل
کہ بہرین تنجو کچھ آیا ترس
کچھ عقدہ دل ہے تو کھولتا
خطا بخش دہم میں غلام
غصبت ترے ہم پر آیا وبال
اب بوقت پر رحم ہم پر کرے
سنائین کہ ہے مصر میں بادشاہ
پڑا ہے وہ دانا حلیم و فہیم
اترتے ہیں میان شام کے لوگ
جو جاؤ تو ہے جھکو غالب گمان
تو بخشش کے تم یہ وہ بیخنام
بہن مال رکھتے ہیں سب میں فقیر

زمانہ ہوا اہل کفان پہ تنگ
ہوئی تنگ اولاد یعقوب کی
مویشی بے سار آنکھ ہلاک
وہ روئے اٹے یعقوب باس
کہا آگے گزرے ہیں چالیس برس
نہ ہنسنا ہم سے نہ تو بولتا
ہم نے ہیں ہو کر کے عاجز تمام
ہو ہو کہہ سی تنگ ہم سب کمال
دعا ہے کہ نہ کہہ دے ہم کو دے
کہا اٹے یعقوب نے ہو کے آہ
کہہ ہے وہ نہایت کریم و رحیم
کہا تو فی کا ہے سی جاہا کہا
وے کرتے ہیں سب اسکا جہان
کہہو گئے تم اس کے میرا سلام
کہا ہم میں سنے ہیں سی حقیر

خوشی کی کسی کو نہ تھی کچھ افسوس
غم اور مویشی مرین تھے سبھی
کیا غم فی سبکا گریبان جاکن
بہت دل میں اپنے تھا ہر اک دل
کہ بہرین تنجو کچھ آیا ترس
کچھ عقدہ دل ہے تو کھولتا
خطا بخش دہم میں غلام
غصبت ترے ہم پر آیا وبال
اب بوقت پر رحم ہم پر کرے
سنائین کہ ہے مصر میں بادشاہ
پڑا ہے وہ دانا حلیم و فہیم
اترتے ہیں میان شام کے لوگ
جو جاؤ تو ہے جھکو غالب گمان
تو بخشش کے تم یہ وہ بیخنام
بہن مال رکھتے ہیں سب میں فقیر

خوشی کی کسی کو نہ تھی کچھ افسوس
غم اور مویشی مرین تھے سبھی
کیا غم فی سبکا گریبان جاکن
بہت دل میں اپنے تھا ہر اک دل
کہ بہرین تنجو کچھ آیا ترس
کچھ عقدہ دل ہے تو کھولتا
خطا بخش دہم میں غلام
غصبت ترے ہم پر آیا وبال
اب بوقت پر رحم ہم پر کرے
سنائین کہ ہے مصر میں بادشاہ
پڑا ہے وہ دانا حلیم و فہیم
اترتے ہیں میان شام کے لوگ
جو جاؤ تو ہے جھکو غالب گمان
تو بخشش کے تم یہ وہ بیخنام
بہن مال رکھتے ہیں سب میں فقیر

خوشی کی کسی کو نہ تھی کچھ افسوس
غم اور مویشی مرین تھے سبھی
کیا غم فی سبکا گریبان جاکن
بہت دل میں اپنے تھا ہر اک دل
کہ بہرین تنجو کچھ آیا ترس
کچھ عقدہ دل ہے تو کھولتا
خطا بخش دہم میں غلام
غصبت ترے ہم پر آیا وبال
اب بوقت پر رحم ہم پر کرے
سنائین کہ ہے مصر میں بادشاہ
پڑا ہے وہ دانا حلیم و فہیم
اترتے ہیں میان شام کے لوگ
جو جاؤ تو ہے جھکو غالب گمان
تو بخشش کے تم یہ وہ بیخنام
بہن مال رکھتے ہیں سب میں فقیر

اگر حکم دینا کہ سب جائیں ہوں
 یہ تھا بھائیوں کے لئے سبیل
 خبر لے آئی یوسف کو غی
 کہ آویچھے بھائی سے تیرے پاس
 جب انبائی یقوب علیہ السلام
 جو حاجے دیکھا تعجب کیا
 کیا پہلے ان سب پر اس نے سلام
 کہ مرے تم آئے کہ ہر جاؤ گے
 کیا کس پوچھا ہے تو نام
 اس پر میں ہوں بیٹھا یہاں
 اس طرح بندوں ہو گا سوال
 گناہ اور طاعت کا ہو گا حساب
 کہے گا جانی میں کہا کیا کیا
 تو کس چیز میں عمر کوئی تمام
 نبوت کا ہوا ہے کیا سوال

ہماتا تھا حاجا ہی وقت جھٹلا
 کہ عقدہ کسی طرح ہو یہ حل
 کہ زندان میں جبریل فی ثقی بھی
 اسی قحط میں مت ہوں میں دہ
 شے مصر کی حد میں داخل تمام
 کہ آئے یہ کوئی بزرگ اویلا
 کہا پھر ہو تم کون اور کہا جہانم
 ہیں اپنا احوال بتلاؤ گے
 کہا مجھ کو ہے تم سی بتا ہی کام
 کہ پوچھوں نسب اور حساب درمک
 قیامت کو پوچھیکہ ایزد تنال
 کیا اور کہا ہو خطایا صواب
 تو مال اپنا کس طرح سی دیا
 مجھے انکا لینا ہے سب انتقام
 ولایت کا پوچھیں ولایتی حال

مصحف

وہاں ایک پھر دیکھو کہ اگر شہر کی پسر
کیا نام لکھا ہوا ہے ہن
وہاں ایک پھر دیکھو کہ اگر شہر کی پسر
کیا نام لکھا ہوا ہے ہن

تہا اپنی پختی فقط جان ہے آسی طرح اگر کے مگر نیکر یہ پوچھنے پوچھی بھی لایا ہے نہی در دین اسکا پوچھیں شتا جواب اسکا دو گنا تو صبح کہا پھر عیر جانب کی بھی نزول لکھا پھر یوسف کو نامہ شتاب یہ نامہ اسکو کہ ہے وہ شرف غفل در راہ اور متقی کرے حکم جاری تھا کہ تمام کلمات پرستو کو ہی خواب پھر اس بعد تو جان لے اسی عزیز پھر پاس آیا ہے اک قافلہ آپ صبح اور چہرہ بلج جو پوچھا تو کنگان سے آتے ہیں	سو یہ بھی کوئی دیکھی وہاں ہے وہ ہوتے ہیں عہد و شیکر دیا خالی ہاتھوں سی آیا ہے کھین کیا ہے قبلہ ترا جواب نہیں پھر احوال ہو و قبیح ہونا در دل میں اپنے طول یہ نامیکامضون تھا انتخاب نہایت لطیف و نہایت لطیف محب سید اور عدد و شقی کرے راہ نیکی چلقت کو عام چرا حکم حق کا کرے وہ شتاب پری دی ہے جگہ خدائی تیز کہ وہ شام کے ملک بھی چلا کلام ان کے دیکھ نہایت فصیح شب اپنا ایسا سا تہ ہیں
--	---

وہاں ایک پھر دیکھو کہ اگر شہر کی پسر
کیا نام لکھا ہوا ہے ہن
وہاں ایک پھر دیکھو کہ اگر شہر کی پسر
کیا نام لکھا ہوا ہے ہن

وہاں ایک پھر دیکھو کہ اگر شہر کی پسر
کیا نام لکھا ہوا ہے ہن
وہاں ایک پھر دیکھو کہ اگر شہر کی پسر
کیا نام لکھا ہوا ہے ہن

کہا کہ یوسفی میری دلیر ہوئے کس نے آپ کے اسیر
کہا کہ میری بھائی نے کئے ہیں سب
ایہوں ہی کی کوئے میں ڈالا مجھی
کہا کہ پھر تو رہتا ہے کون ای غریز
کہ بھائی ہے تیرے بڑے تیرے
کہنا۔ اُن ہی صادر ہوا اور ستم
پڑا دوسرا فقر کا یہ غضب
کہ یوسف کرامت میں ہی ہے
کہ اگر پڑے ہیں بے سیر کر
کردن وہ جو کرنا ہے اپنا قریب
سے مہمان ہیں رکھو انہیں اس غلط
بہت سرد پانی پلانا انہیں
کہلاؤ انہیں خوب ہی صبح و شام
نہ آوی کسی طرح آنہ پر ملا
کہ دل میں نہوں اپنے اصلا اُداس
کہ کیا سب کو موقوف بی خوف و بیم

یوسفی میری دلیر ہوئے کس نے آپ کے اسیر
کہا کہ میری بھائی نے کئے ہیں سب
ایہوں ہی کی کوئے میں ڈالا مجھی
کہا کہ پھر تو رہتا ہے کون ای غریز
کہ بھائی ہے تیرے بڑے تیرے
کہنا۔ اُن ہی صادر ہوا اور ستم
پڑا دوسرا فقر کا یہ غضب
کہ یوسف کرامت میں ہی ہے
کہ اگر پڑے ہیں بے سیر کر
کردن وہ جو کرنا ہے اپنا قریب
سے مہمان ہیں رکھو انہیں اس غلط
بہت سرد پانی پلانا انہیں
کہلاؤ انہیں خوب ہی صبح و شام
نہ آوی کسی طرح آنہ پر ملا
کہ دل میں نہوں اپنے اصلا اُداس
کہ کیا سب کو موقوف بی خوف و بیم

یوسفی میری دلیر ہوئے کس نے آپ کے اسیر
کہا کہ میری بھائی نے کئے ہیں سب
ایہوں ہی کی کوئے میں ڈالا مجھی
کہا کہ پھر تو رہتا ہے کون ای غریز
کہ بھائی ہے تیرے بڑے تیرے
کہنا۔ اُن ہی صادر ہوا اور ستم
پڑا دوسرا فقر کا یہ غضب
کہ یوسف کرامت میں ہی ہے
کہ اگر پڑے ہیں بے سیر کر
کردن وہ جو کرنا ہے اپنا قریب
سے مہمان ہیں رکھو انہیں اس غلط
بہت سرد پانی پلانا انہیں
کہلاؤ انہیں خوب ہی صبح و شام
نہ آوی کسی طرح آنہ پر ملا
کہ دل میں نہوں اپنے اصلا اُداس
کہ کیا سب کو موقوف بی خوف و بیم

یوسفی میری دلیر ہوئے کس نے آپ کے اسیر
کہا کہ میری بھائی نے کئے ہیں سب
ایہوں ہی کی کوئے میں ڈالا مجھی
کہا کہ پھر تو رہتا ہے کون ای غریز
کہ بھائی ہے تیرے بڑے تیرے
کہنا۔ اُن ہی صادر ہوا اور ستم
پڑا دوسرا فقر کا یہ غضب
کہ یوسف کرامت میں ہی ہے
کہ اگر پڑے ہیں بے سیر کر
کردن وہ جو کرنا ہے اپنا قریب
سے مہمان ہیں رکھو انہیں اس غلط
بہت سرد پانی پلانا انہیں
کہلاؤ انہیں خوب ہی صبح و شام
نہ آوی کسی طرح آنہ پر ملا
کہ دل میں نہوں اپنے اصلا اُداس
کہ کیا سب کو موقوف بی خوف و بیم

یوسفی میری دلیر ہوئے کس نے آپ کے اسیر
کہا کہ میری بھائی نے کئے ہیں سب
ایہوں ہی کی کوئے میں ڈالا مجھی
کہا کہ پھر تو رہتا ہے کون ای غریز
کہ بھائی ہے تیرے بڑے تیرے
کہنا۔ اُن ہی صادر ہوا اور ستم
پڑا دوسرا فقر کا یہ غضب
کہ یوسف کرامت میں ہی ہے
کہ اگر پڑے ہیں بے سیر کر
کردن وہ جو کرنا ہے اپنا قریب
سے مہمان ہیں رکھو انہیں اس غلط
بہت سرد پانی پلانا انہیں
کہلاؤ انہیں خوب ہی صبح و شام
نہ آوی کسی طرح آنہ پر ملا
کہ دل میں نہوں اپنے اصلا اُداس
کہ کیا سب کو موقوف بی خوف و بیم

ہر کافر میں ہر دین کے شیطانی تہا
 کہ بعض فی اسکی تفصیل میں
 نو صد و سہ صدی ہر دین قرین
 وہ فاسق کافاسق ہی ہوا فاسق
 سعید اور سعید اور شقی اور شقی
 زمین سچ گارٹی گئی ہی سوال
 کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو
 یہ تھی جا بیت میں اک رم عام
 نئی ہکو پوشاک دیتے پنھا
 اسے ڈالے اس کو فی سچ
 وہ کہتی وہ ان الامان الامان
 وہ جسوقت ہر کی نامہ کو لین
 بیان اسکا یہ کہ کف ان جب
 گلے میں اسی بازہ دیتے ہیں لا
 کہیں عمل دیکھ بر آہ آہ

ہر کافر میں ہر دین کے شیطانی تہا
 کہ بعض فی اسکی تفصیل میں
 نو صد و سہ صدی ہر دین قرین
 وہ فاسق کافاسق ہی ہوا فاسق
 سعید اور سعید اور شقی اور شقی
 زمین سچ گارٹی گئی ہی سوال
 کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو
 یہ تھی جا بیت میں اک رم عام
 نئی ہکو پوشاک دیتے پنھا
 اسے ڈالے اس کو فی سچ
 وہ کہتی وہ ان الامان الامان
 وہ جسوقت ہر کی نامہ کو لین
 بیان اسکا یہ کہ کف ان جب
 گلے میں اسی بازہ دیتے ہیں لا
 کہیں عمل دیکھ بر آہ آہ

ہر کافر میں ہر دین کے شیطانی تہا
 کہ بعض فی اسکی تفصیل میں
 نو صد و سہ صدی ہر دین قرین
 وہ فاسق کافاسق ہی ہوا فاسق
 سعید اور سعید اور شقی اور شقی
 زمین سچ گارٹی گئی ہی سوال
 کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو
 یہ تھی جا بیت میں اک رم عام
 نئی ہکو پوشاک دیتے پنھا
 اسے ڈالے اس کو فی سچ
 وہ کہتی وہ ان الامان الامان
 وہ جسوقت ہر کی نامہ کو لین
 بیان اسکا یہ کہ کف ان جب
 گلے میں اسی بازہ دیتے ہیں لا
 کہیں عمل دیکھ بر آہ آہ

واذا المومنون سجدوا فاسجدوا معہم
 واذا المومنون سجدوا فاسجدوا معہم

ہر کافر میں ہر دین کے شیطانی تہا
 کہ بعض فی اسکی تفصیل میں
 نو صد و سہ صدی ہر دین قرین
 وہ فاسق کافاسق ہی ہوا فاسق
 سعید اور سعید اور شقی اور شقی
 زمین سچ گارٹی گئی ہی سوال
 کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو
 یہ تھی جا بیت میں اک رم عام
 نئی ہکو پوشاک دیتے پنھا
 اسے ڈالے اس کو فی سچ
 وہ کہتی وہ ان الامان الامان
 وہ جسوقت ہر کی نامہ کو لین
 بیان اسکا یہ کہ کف ان جب
 گلے میں اسی بازہ دیتے ہیں لا
 کہیں عمل دیکھ بر آہ آہ

بڑے درپہ آ مصر کے وکھرے
 سمجھتے تھے وہ کسی کا کلام
 زبان انکی عبری مٹی اسولہ
 جرد کے سی کرتا ہا یوسف نظر
 وقت پاک بیچوں سی
 کہا کے جبریل فی مال ناما
 دیا حکم یوسف فی جبار کو
 کہتا جو یہ فاسد شام کا
 آتہ نیکی ہے جو غیب کوئی جا
 میر آگے جھٹھ لاتے ہو خون
 نہایت ہی حوسٹ لانا انہیں
 یہ کی عرض اسنی کرای شاہ پنا
 لیکن یہ عرض لکھ کر مال
 کسی کی نہ اسطرح نکیرم کی
 غریبوں کے گھر میں اتار انہیں

سبب یہ کہ تہا قحط کا بسکہ یہ
 ہزار اور دوسو ہو دین دینار کر
 سوا کے اور دیکھو غمی شک نہ
 انہوں نے جو دیکھا یہ کھانے کا
 لگے کہنے آپس میں یہ پادشا
 بہت آتے ہیں اس کے در پر غریب
 کسی کی نہیں اسنی تعظیم کی
 لیکن میں اس میں ہے اور در
 یہ سمجھ کہ میں سارے مالدار
 یہ سپاہی پونجی کو دینے مجھی
 شہزادوں کے اتنی یہ شمعوں نے
 سپاہ کے تیرہ یہ اکرام ہے
 کہ دو سرے یہ سنگین تمام
 میں اسی صورت کا اس شہر میں
 ہی سبب اتنے اکرام کا

طعام ایک ہو کے کافی قین
 ہوتا رکھا یہ باد تو کر
 نہ تھا دن پر اندام کا بھی نہ
 دلون میں لگے کرنے لیے غور
 کسی اسنی حرمت ہماری کھا
 لیکن ہمارے ہیں غضب
 کسی کی نہیں اسنی تحکیم کی
 کہ شہ کی ہو ہم پہ بی دھب نظر
 اگر اسکا ہو نگاہ میں خدمت گزار
 کہ کھانا گران تھا میں ہم سے
 کہ نام اسنی آبا کے ہم سے
 یہاں ورنہ درم نہ کچھ دام ہے
 ہماری خوش وضع اولیٰ نام
 جو دھوٹے تو پاوی نہیں ہر
 ہے گواریت فاسدہ شام کا

[illegible]

کلام اس سے کرنے کے لئے بااد
تو انک تم سی اس جا پہ حاضر ہو
بتاتے ہو چوٹا برادر جسے
کہ بھیلے فی کھایا تر ا بھائی
اور انکو طعام سکے بدین
کہا جاؤ بھائی کو لاؤ ادر
نہا کر کے تم ثواب رست گو
جو باقی ہو جا کر کے لاؤ اسے
نہا ری خبر سے پوچھو کتاب
دیا حکم پورا انکی پوچھی کو لین
دیار و برد اپنے غلہ کو بھر

وَلَمَّا حَضَرَهُمْ يَبْهَتُونَ
قَالَ اسْتَوْفُوا نِجَارَكُمْ مِنْ أَنْبِكُمْ

نہا کر کے ب سب انکو دے
کہا لاؤ یہاں کو تم آپ سی
اَلَا تَرَوْنَ اَنْفِي اَوْفِ الْكَيْلِ وَ اَنَا حَبِيرُ الْمَنْزِلَيْنِ

بھلا کہا نہیں دیکھتے تم کہ میں
کہ بہترین مہمان نواز دیکھا ہوں
نہا کر کے بھیلے فی کھایا تر ا بھائی
اور انکو طعام سکے بدین
کہا جاؤ بھائی کو لاؤ ادر
نہا کر کے تم ثواب رست گو
جو باقی ہو جا کر کے لاؤ اسے
نہا ری خبر سے پوچھو کتاب
دیا حکم پورا انکی پوچھی کو لین
دیار و برد اپنے غلہ کو بھر

کلام اس سے کرنے کے لئے بااد
تو انک تم سی اس جا پہ حاضر ہو
بتاتے ہو چوٹا برادر جسے
کہ بھیلے فی کھایا تر ا بھائی
اور انکو طعام سکے بدین
کہا جاؤ بھائی کو لاؤ ادر
نہا کر کے تم ثواب رست گو
جو باقی ہو جا کر کے لاؤ اسے
نہا ری خبر سے پوچھو کتاب
دیا حکم پورا انکی پوچھی کو لین
دیار و برد اپنے غلہ کو بھر
نہا کر کے بھیلے فی کھایا تر ا بھائی
اور انکو طعام سکے بدین
کہا جاؤ بھائی کو لاؤ ادر
نہا کر کے تم ثواب رست گو
جو باقی ہو جا کر کے لاؤ اسے
نہا ری خبر سے پوچھو کتاب
دیا حکم پورا انکی پوچھی کو لین
دیار و برد اپنے غلہ کو بھر

سینو کے یقین کے انکو کہوں کہ ایک درسی کے داخل ہوں
بیب یہ کہ انکو ذلک جانظر کہ تھے ب حسین اور بت خوبتر
سچی ہے اور میں کوئی تو کا بی کا ہے فرمودہ تو اسکو مان

ثُمَّ مَا أَغْنَيْ عَنْكُمْ مِنْ آيَاتِنَا لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

میں کر سکون ددو تم سی ذرا خواہی خدا کی طرف سی بلا
کھنکھان کا بین حکم غیر از خدا شادی وہی چھے اپنی قضا
بنی فی کہا جو قضا ہی ہو رہے کوئی خوشن کہ اراض ہو
روایت ہی تھا ان میکا خراب نہ تھا اس میں بالکل طعام و شراب
کیا وہاں پہ ان شخص فی ہا مقام کیا فکر دایا میں یہ ہے کارعام
انرا یہاں ہر طرح کا ہے لکھا ایک پھر یہ آیا نظر
کہ بیٹھا ہے ان شخص کو پاس کیا دہسم فی چھو کو بی اب اس
قضا گر بین ہے تری اس گھڑی تو ہر موت کو چھ کیسی تری
اگر چہ بین گھر کی کچھ شئی بنی ترے حق میں ہے قلعا ہنسی
اگر اس مکان پر ہے تری قضا تو آویکی اسین بین سنگ ذرا
خدا پر تو کل جھے بسک یار کسی سے نہ کر اس سواز یہ ہنار

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like "سینو کے یقین کے انکو کہوں", "بیب یہ کہ انکو ذلک جانظر", and "ثُمَّ مَا أَغْنَيْ عَنْكُمْ مِنْ آيَاتِنَا".

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ
مَا كَانَ لِيَغْنِيَ عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

ہوئے جبکہ داخل سے جامہ میں
نہ تھا یہ کہ اُن سی ہواؤں میں
گر یہ کہ تسکین دل کی ہو
نہ تھا یہ کہ تسکین دل کی ہو

الْحَاجَّةُ فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا :

مگر دل میں یعقوب کے سخی جوابات
کیا منع سب مل کے داخل ہوں
سبب یہ کہ سخی کو شفقت کمال
ہیں تو قضا سخی کی ملتی نہیں

مَرْوَانَةُ لَدُنْ وَقَعْلِمَا عَلَيْنَا ۝

مقرر تھا وہ عالم باخبر
سبب یہ کہ ہم فی سبکیا اُسے
اسی واسطے ہوا جو وہ ہی

وَلَا يَكُنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ولی اکثر اشکو نہیں جانتے :- جو مشرک ہیں اشکو نہیں ملتے

لباس خوب یاد می بود دست
 بر او ایک نافه که او بر وار
 جلد جلد پوشیده و آن شتاب
 در شکر چکه خارج هوا
 کمر اے وہ اس چاہی حیران سا
 گیا دو کوری یوسف شتاب
 وہ باہر کی جانب سی آید ان
 نمایان ہوا دوری لیے محب
 قریب آئے پہنچا یوسف اہم
 پھر عبری زبان میں کیا سوال
 کہ شام ہی میں تو آیا یہاں
 تو ہے کون بھگے جو میرا کلام
 کہجا میں بھٹا ہوں عبری زبان
 کیا پھر یہ یوسف فی ہول سبب
 کہ گھر ہوا ہے ہمارا تباہ

جلا جلد اس جاسی چا ملاک و چست
 لیا شمشیر تیغہ کو اپنے امار
 کیا اپنی چادر ہی شہنہ پر تعاب
 تو دیکھا کہ یاہین ہے اسکا کوا
 تھیر سی ہر ایک کو ہے دیکھتا
 چھپا اپنے چہرہ کو ہو در تعاب
 کمر اتھا وہ یاہین حیران جہاں
 کہ داخل گویا مصر میں ہو و اب
 کیا اپنے بھائی کے اوپر سلام
 کہ صرے تم نے ہو کہا ہی خیال
 بہن ہوں میں وقف یہاں کی زبان
 بہن جانتا کوئی جس زلزلہ نام
 ترے ملک میں میں را اک زما
 کہ اس طرح بیوجہ آیا تو اب
 کہ گھر ہے آنکھوں میں عام سیاہ

چہر اُس باب سی دو نو داخل ہوئے
 وہ لایا اُسے بھائیوں تک سنا
 خود دیکھا تو گھر پرے اک از دعا
 کہا یہ بن بھائی تو ان پاس جا
 لگا روئے یا میں ادویون کہا
 بھائی سے تیری ہے اب مجھ کو رنج
 کہا میں ہوں ملوک عبد و غلام
 ارادہ کیا دل میں اسے کا
 یہ کہہ کر کے داخل ہوا گھر میں وہ
 ملا پھیرا میں اُن سے آ
 کہا بھائیوں نی کہ مجھ کو کبھی
 کہا اک ملا مجھ کو قاف سوا
 لگا روئے مجھے عبری زبان
 مجھے ایک شیشے کی فیصا سپر
 کہا تب بیودانی مجھ کو دکھا

دے خوش ہوئے پشمن دل پہ چلے
 اسی طرح سی منہ پہوٹے نقاب
 کھڑے دان پہین اپنے ہنسا تمام
 مجھے اور بھئی پھر ملا دی خدا
 کہ میں تجھ سے ہرگز نہ ہوں کا جدا
 کسی طرف کو میں نہ ہوں راہ سنج
 مجھے ہر گھڑی اپنے مولا سی کام
 کہ ملوک ہر کسی درگاہ کا
 چھپے رے اُس دم گیا گھر میں وہ
 نہایت ہی شادی و فرحتیں تھا
 بنین ہم نی دیکھا ہے بسا خوشی
 نہارا میں تھا کر اُٹا انتظار
 ہوا اُس سے دل خوش میرا
 کہ ہر ایک کی آنکھوں میں ہو نور
 تجھے کون سی چیز وہ سے گیا

ہر ایک کی جو قیمت کو کچھ شمار
 روایت کے عباس بن یونس کہا
 بنایا وہ دن اسی ہو نیکا گھر
 وہ ناپ بن تیس گز کا تھا
 بہت خوب تصویر یعقوب کی
 وہ دن بھائیوں کی بھی تصویر تھی
 برہنہ چھری بیگی شمون پاس
 دیا پانی روئس فی اسکے وال
 بیہودہ کے دامن میں یوسف چھپا
 ہر ایک اسی طور تصویر تھی
 دیا پیر یوسف بن یونس اذن عام
 بچا فرش خالین کی سب جا بجا
 کیا صبح فی جب گریبان چاک
 جو کی انہی یوسف بن زینت تمام

ہر ایک کے کسی توڑا اور بس
 تو قیمت کے درمیں دس دس ہزار
 کہ جب مصر لوٹنے کے قصص میں تھا
 کہ جبکی چمک پر نہ تھر نظر
 اور اتنا ہی عرض کا انی نکھام
 ہر ایک اسکی دیوار و درپردہ
 دے ظلم کے ساتھ تھی وہ کہنچی
 اور ایدھر کھڑا ہے وہ یوسف
 وہ وہی ساری کھنوں کو روئی تھا
 یعنیہ جو گداز تھا حساب ماجرا
 کسی بات میں کچھ نہ نقصیر تھی
 کہ اس گھر کی ہوا ج زینت تھا
 کہا جس طرح اس طرح ہی کیا
 ہوئی روشنی از مسک تاسما کن
 تو اس گھر میں آیا وہ باذن عام

کہا تیرا والد کہہ رہے بتا
 کہا تخت پر مصر تھا عزیز
 خوشی کی وہ شدت میں نے لگا
 کہا بھگولے چل میں اب صبر
 کہا صبر کر جا کے آتا ہوں میں
 کہا کہ یوسف سی قصد تمام
 گیا چروہ خلوت میں لایا اسے
 اکیلا ہی بیٹھا تھا یوسف وہاں
 کیا دیکھ کر دور منہ ہی نقاب
 لگا کر کے چھاتی سی بیرون کہا

وَلَمَّا دَخَلَ عَلَىٰ يُوسُفَ أَخَاهُ

ہوئے جبکہ یوسف پہ داخل تمام
 جگہ اپنے دی پاس یا میں کو
 قال لانی انا اخوک فلما تبسّر بما کانوا یعملونہ
 کہا میں برا بھائی ہوں غم کیا

کہتا تھا وہ یوسف ہی کہ لے تمیز
 روان پانی آنکھوں سے ہو لگا
 کہ پر نے کو شمع سی کہ صبر
 تنجی لے چلوں یا کہ لاتا ہوں میں
 کہا پاس لا اسکو ای بیکنام
 جہاں باپ تھا وہاں بٹھا ہے
 وہ خلوت کے گھر میں تھا کہ نہا
 بر آیا وہ جون ابر سی آفتاب
 کہی طرح کا اب بچہ غم تو کہا
 پلا اسکو بھائی اسے لاکلام
 آسارا مکان پر خوشی میں ہوں
 کہتا تھا وہ یوسف ہی کہ لے تمیز
 روان پانی آنکھوں سے ہو لگا
 کہ پر نے کو شمع سی کہ صبر
 تنجی لے چلوں یا کہ لاتا ہوں میں
 کہا پاس لا اسکو ای بیکنام
 جہاں باپ تھا وہاں بٹھا ہے
 وہ خلوت کے گھر میں تھا کہ نہا
 بر آیا وہ جون ابر سی آفتاب
 کہی طرح کا اب بچہ غم تو کہا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
اللهم صل على محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خلائفك
وورثتك في كل وقت
ومكان
اللهم صل على محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خلائفك
وورثتك في كل وقت
ومكان

وہ ہے چور ہرگز بیان سی بجا
ہو اکل سن کر یہ جلدی ہو لیا
نہم اذن محمد آتشا الغیر انک لاکر قونہ

پھر انکو سنا دی فی اواز دی
نجا دیہان سی کہ تم چور ہو
یہا لے کا احوال ہم سی کہو

قالوا و اقبلوا علیکم ماذا انفقتم
کہا سائے ہو کہ انکی یہ بات
کہ کھاؤ خود تھے ہوتی تھیں

قالوا انفقتم صواع الملائک
کہاؤ خود تھے ہیں پیا کو ہم
ملک کا پالہ ہو ایساں سی گم

ولم یجاء بہ رجل بغيرہ
جو کوئی پیالے کو لا دیا آج
بٹے اونٹ بھر اسکو انعام ناچ

وانزل بہ زجیم
میں صاف ہوں غلے کے دیکھا
اگر وہ اسکو بسطج جاو طلب

قالوا ان الله لقد علم ما جئناک
لنفسد فی الارض وما کنا سارقین

اللهم صل على محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خلائفك
وورثتك في كل وقت
ومكان
اللهم صل على محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خلائفك
وورثتك في كل وقت
ومكان

کذلک مخبري الظالمين

اسی طرح ہم ظالموں کو سزا
یہی شرع یعقوب بن حکم تھا
پرسر و زنگ چور ہو غلام
انہوں نے یہی حکم جاری کیا
کہ جو کوئی کرتا تھا چوری وہاں
نہ اکی ٹنادی فی دین بر ملا
ہٹے سب سبائے و شہ کی
بہت دل میں یوسف کی میت
کہا انکو یوسف نے اتنا کہ
شکم سیر کھانا کھلایا تھیں
پھر استقامت میں ہمارا لیا
ڈلایا ہے تم کو اسی کے لئے
کہا ای غریزہ ہم نہیں چور ہیں
دلیوری کی ہے کہ رہتے تھے کلام

دیا کرتے ہیں بوجہ لو تم ذرا
کہ سپرد و ذبات ہو چوری ذرا
کرے اپنے مولا کی خدمت تمام
وگر نہ رویہ تقایہ مصر کا
وہ خاص ہو اٹل کا بی گان
کہ اٹا پھرے مصر کو قفسلا
بلاسی وہ چوری تھے بیخبر
بڑی دل میں ہر اک کے ہشت
کیا تم یہ ہم فی بہت سا ہم
برابر بھی اپنے بٹھایا تھیں
اس حسان کا خوب بدلا دیا
کہ جو کچھ ہمارا ہے پھر کے طے
پرسر و زنگ میں ہم تھیں کیا کہیں
برایت پہ اپنی یقین تھا تمام

یوسف نے اپنے مولا کی خدمت تمام
وگر نہ رویہ تقایہ مصر کا
وہ خاص ہو اٹل کا بی گان
کہ اٹا پھرے مصر کو قفسلا
بلاسی وہ چوری تھے بیخبر
بڑی دل میں ہر اک کے ہشت
کیا تم یہ ہم فی بہت سا ہم
برابر بھی اپنے بٹھایا تھیں
اس حسان کا خوب بدلا دیا
کہ جو کچھ ہمارا ہے پھر کے طے
پرسر و زنگ میں ہم تھیں کیا کہیں
برایت پہ اپنی یقین تھا تمام

یوسف نے اپنے مولا کی خدمت تمام
وگر نہ رویہ تقایہ مصر کا
وہ خاص ہو اٹل کا بی گان
کہ اٹا پھرے مصر کو قفسلا
بلاسی وہ چوری تھے بیخبر
بڑی دل میں ہر اک کے ہشت
کیا تم یہ ہم فی بہت سا ہم
برابر بھی اپنے بٹھایا تھیں
اس حسان کا خوب بدلا دیا
کہ جو کچھ ہمارا ہے پھر کے طے
پرسر و زنگ میں ہم تھیں کیا کہیں
برایت پہ اپنی یقین تھا تمام

کہے یہ خدا جس کو چاہیں ہم : پڑھتے ہیں وہ ہے بعض نام

وَقَدْ كَرَّمْنَا دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خدا کی ہے مخلوق کی ازتہا : کہ ایک عہد والے سے ہے اکن بڑا

فَاَلَا اِنَّ كِبْرًا مَّا مَرَّ بِكَ

کہا عیاں ہونی کہ سہی جاکے : چرایا نہیں کہ ہے اس کا جب

کہ عیانی فی اس کے جو گم ہو چکی : کہہ اسباب پہ چرایا ہی تھا

کہا انکو یوسف فی اسکیاں : چرایا تھا کیا تم کہ وہ سبحان

کہا ایک سو بیکاربت تھا تمام : وہ حال کے پاس اس کے رہا دم

کہا بعض فی اسکی فانی کا تھا : عبادت وہ کرتی تھی اس کو خدا

کہ آتا تھا آنکھوں سے اس کو نظر : لیا سنا اُسنی اُس بُت کو دھر

یہ یوسف کی مانی کہا بعد جا : تو بُت کے آگے سی سکے اٹھا

تو لڑکا ہے ہرگز نہ تیرا نام : کیا پھر یوسف فی پورا یہ کام

ہوئی جب فراغت عبادت کے : کیا اسکی فانی بُت کو طلب

لگی ڈھونڈ مانی اپنے معبود کو : لیکن نہ پہنچی وہ مقصود کو

دیا اسکے بیانی فی اس کو لڑا : کہیں اسکا پاپا نہ ہرگز پتا

پتا نہ کہ یوسف پرست باہر : پڑو بیت اگل اور بھی عذر کر

یوسفؑ کو چاہیں ہم : پڑھتے ہیں وہ ہے بعض نام
وَقَدْ كَرَّمْنَا دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
خدا کی ہے مخلوق کی ازتہا : کہ ایک عہد والے سے ہے اکن بڑا
فَاَلَا اِنَّ كِبْرًا مَّا مَرَّ بِكَ
کہا عیاں ہونی کہ سہی جاکے : چرایا نہیں کہ ہے اس کا جب
کہ عیانی فی اس کے جو گم ہو چکی : کہہ اسباب پہ چرایا ہی تھا
کہا انکو یوسف فی اسکیاں : چرایا تھا کیا تم کہ وہ سبحان
کہا ایک سو بیکاربت تھا تمام : وہ حال کے پاس اس کے رہا دم
کہا بعض فی اسکی فانی کا تھا : عبادت وہ کرتی تھی اس کو خدا
کہ آتا تھا آنکھوں سے اس کو نظر : لیا سنا اُسنی اُس بُت کو دھر
یہ یوسف کی مانی کہا بعد جا : تو بُت کے آگے سی سکے اٹھا
تو لڑکا ہے ہرگز نہ تیرا نام : کیا پھر یوسف فی پورا یہ کام
ہوئی جب فراغت عبادت کے : کیا اسکی فانی بُت کو طلب
لگی ڈھونڈ مانی اپنے معبود کو : لیکن نہ پہنچی وہ مقصود کو
دیا اسکے بیانی فی اس کو لڑا : کہیں اسکا پاپا نہ ہرگز پتا
پتا نہ کہ یوسف پرست باہر : پڑو بیت اگل اور بھی عذر کر

کہا در پند ازل کی بیضا چین چلو جاؤ تم سمت بازار کی میری جب سنو سخت آوازیم ارادہ کرے جو کوئی قتل کا کرے جو کوئی قصد میرا پر سبھی مگر ہم ہوں مالک تمام کلام انکی سننا تھا یوسف دھر یہودا کی عادت تھی وقت غضب وہ کپڑوں سے اتنے تھے باہر کل نہ جنتک کہ کام اٹکا ہوتا تمام مگر کوئی اولاد یعقوب سے وہ مہرب کمر پر یہودا کے تھے وہین زور سب تن ہی جاتا رہے گئے اور بھائی تو بازار کو ہوا اس شہ کے وہ کھڑا	سچوڑو نکا تاقید اسکو کر دکھاؤ چمک و دن پہ لواری کر دھو شش بازار والو کی گم کر دقت اسکو نہ چھوڑو ذرا کر دن اسکے بن ایک سردو سر عزیز آپ ہو ہمارا غلام وہ ہستا تھا بانی تدبیر کھڑے بال ہوتے تھے نہ کب پسے تھا ہر ایک بال ہی خون بھل اسی طرح غصے میں رہتا م کمر کے اوپر نہ تہ اگر دھر اتر جاو غصہ وہین کے تھا وہ چہنہ غصے کو لاتا رہے یہودا گیا شہ کے دربار کو بھاہو کے یوسف کہنے لگا
---	---

یہودیوں کی عادت تھی وقت غضب وہ کپڑوں سے اتنے تھے باہر کل نہ جنتک کہ کام اٹکا ہوتا تمام مگر کوئی اولاد یعقوب سے وہ مہرب کمر پر یہودا کے تھے وہین زور سب تن ہی جاتا رہے گئے اور بھائی تو بازار کو ہوا اس شہ کے وہ کھڑا

یہودیوں کی عادت تھی وقت غضب وہ کپڑوں سے اتنے تھے باہر کل نہ جنتک کہ کام اٹکا ہوتا تمام مگر کوئی اولاد یعقوب سے وہ مہرب کمر پر یہودا کے تھے وہین زور سب تن ہی جاتا رہے گئے اور بھائی تو بازار کو ہوا اس شہ کے وہ کھڑا

یہودیوں کی عادت تھی وقت غضب وہ کپڑوں سے اتنے تھے باہر کل نہ جنتک کہ کام اٹکا ہوتا تمام مگر کوئی اولاد یعقوب سے وہ مہرب کمر پر یہودا کے تھے وہین زور سب تن ہی جاتا رہے گئے اور بھائی تو بازار کو ہوا اس شہ کے وہ کھڑا

کہ چوری اس سے ہو نہ ہمارے کہ قائم اللیل صائم ہمارے

وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا مَا عَلَّمْنَا

گو اسی ہمیں ہم نے سوت دی کہ اس کی جو آنکھ سی دیکھ لی
یہ تھا یہاں میں کے سب سے بڑا کہ کوئی اس میں

وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ

نہیں غیب کے ہم نگہبان تھے کہ یہاں تیرا حال کہا کیا کر
رہیں کہو کہ خداوند کے گاہ کہ غیب کا سب عالم الہ
حفاظت کر کے گروہ ہو رہو کہ غائب کی ہم ہی حفاظت
کہا بعض فی سکتے سے کو یوں کہ اس کی مٹوئی میں تم کو دوں
کہ ہم کو نہ تھی غیب کی کچھ خبر کہ چوری کے تیرا حال کہ
اگر ہم کو یہ علم دیا خدا کہ کرتے کبھی اس کو تم سے جدا

وَأَشْكُرُ الْغَيْبَ الَّذِي كُنَّا فِيهَا

تو لے پوچھ ان کسی کو نہ تھا جہاں ہم یہ کذا ہے یہ جہا
کہ بیان مسر لوگ بھی تھے کہ پوچھ دیکھو وہ کہا کیا کہیں
سب اب چھوٹے و سچ تم کو معلوم کہ جو وہی نہیں اپنی یہ کھٹکتی

وَالْغَيْبُ الَّذِي كُنَّا فِيهَا
وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا مَا عَلَّمْنَا
وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ
وَأَشْكُرُ الْغَيْبَ الَّذِي كُنَّا فِيهَا

قال انما اشكو بني وحرني الى الله

کہا میرا شکوہ نہیں جز خدا
میں درد اپنا کہتا ہوں اسے
اسی روایت کے یعقوب کا
وہ آیا کہیں درد اسکے پاس
کہ یعقوب مجھسی بیان اسکو کر
کہا غم فیوسف کے بیانی لی
اسی بات میں آئے روح الامین
کہا نے بھیجا ہے تجھے سلام
کہ شکوہ مرا غیری کہوں کیا
کہا پھر یہ یعقوب نے مرے رب
خوشی پہلے ترے تو مجھکو دے
پھر اس بعد جو چاہے تجھکو
پھر اسوقت جبریل فی یون کہا
ترے حق میں رحمت کا دیا بہا

اسی کی طرف رنج میں ہے
میرا کام ہے اسکی درگاہ سے
مواخات کا اکیلا اسکا تھا
لگا پوچھنے دیکھ اسکو اوس
کہ کہوں ہوئی کج گئے کہوں
کہ کج یہ یا میں غم کی
کہا حق یہ تجھکو نہیں ہے یقین
پھر اس بعد مجھسی کیا یہ کلام
آئی ذرا بھی تجھی کچھ جیا
کہا اور اکھین گئیں میری سب
مر د لگی یہ آرزو مجھکو دے
پر ایک چند اب تو خوشی دیکھو
کہ غم کو ترے اب ہوئی انتہا
اور اسطرح ارشاد حق فی کیا

یہاں میرا شکوہ نہیں جز خدا میں درد اپنا کہتا ہوں اسے اس کی روایت کے یعقوب کا وہ آیا کہیں درد اسکے پاس کہ یعقوب مجھسی بیان اسکو کر کہا غم فیوسف کے بیانی لی اسی بات میں آئے روح الامین کہا نے بھیجا ہے تجھے سلام کہ شکوہ مرا غیری کہوں کیا کہا پھر یہ یعقوب نے مرے رب خوشی پہلے ترے تو مجھکو دے پھر اس بعد جو چاہے تجھکو پھر اسوقت جبریل فی یون کہا ترے حق میں رحمت کا دیا بہا

۱۸۳

یہاں میرا شکوہ نہیں جز خدا میں درد اپنا کہتا ہوں اسے اس کی روایت کے یعقوب کا وہ آیا کہیں درد اسکے پاس کہ یعقوب مجھسی بیان اسکو کر کہا غم فیوسف کے بیانی لی اسی بات میں آئے روح الامین کہا نے بھیجا ہے تجھے سلام کہ شکوہ مرا غیری کہوں کیا کہا پھر یہ یعقوب نے مرے رب خوشی پہلے ترے تو مجھکو دے پھر اس بعد جو چاہے تجھکو پھر اسوقت جبریل فی یون کہا ترے حق میں رحمت کا دیا بہا

دیکھو کہ یوسف کی کتنی باتیں ہیں جو اس کے دل میں تھیں اور وہ ان کو اپنے دل سے نکالتا تھا۔
 کہ جس نے اس کو دیکھا وہ اس کی باتیں سن کر حیران رہتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں ہنس مچا کرتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں رنج و غم ہوتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں غم و غصہ ہوتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں غم و غصہ ہوتا تھا۔

کہ جس نے اس کو دیکھا وہ اس کی باتیں سن کر حیران رہتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں ہنس مچا کرتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں رنج و غم ہوتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں غم و غصہ ہوتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں غم و غصہ ہوتا تھا۔
 کہ اس کی باتیں سن کر اس کے دل میں غم و غصہ ہوتا تھا۔

وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

میں جانوں ہوں جو تم نہیں جانتے
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا

يَا بَنِي إِدْرِيسَ هَبْوا قُلُوبَكُمْ لِيَعْلَمَ مَا يَخْفَى عَلَى الْعَيْنِ

کہا میں جو کہ تم تلاش کرتے ہو
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا

وَلَا يَدْرِي مَنْ رَفَعَهُ إِلَى اللَّهِ

کہ جس نے اس کو اٹھایا ہے وہ میں نہیں جانتا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا

إِنَّهُ لَا يَدْرِي مَنْ رَفَعَهُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الْقَوَلُ الْكَافِرُونَ

کہ جس نے اس کو اٹھایا ہے وہ میں نہیں جانتا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا
 کہ یوسف کی تم کو نہیں دیکھا

گھر گھر چہ پترین ہم پہ صد بلبل
 شہر گھر وادہ بلبل خدا
 دیا اک میں انکو کافر فی ڈال
 خدا فی کہا اسکو بردا و سلام
 میرے ایک بازہ کردست دیا
 خدا فی دیا بھیج دے کو دان
 دے میں سو میرا یہ احوال ہے
 میرا ایک بیٹا تھا یوسف عزیز
 تجھے اسکو لے بھائی جکل میں
 قمیص اسکا لو ہو بھرا لادیا
 مری غم میں آخر بشارت گئی
 کہ یابین تھا اسکا بھائی یہاں
 تجھے یہاں سے لے گیا اُسے
 کہ اُسنی چڑایا ہے کچھ شاہ کا
 کیا قد شہ فی اُسے اس لئے

تو لیکن خدا اپنا حامی رہے
 رہے وہ ہمیشہ بغم مبتلا
 خدا فی لیا آپ انکو سنبھال
 ہوئی اک کلزار اُپر تمام
 لیا یا کہ پھر چہری برقع
 کہ تانکھ بدلے میں د اپنی جان
 بیا مجھ پہ ہر وقت خیال ہے
 حسین اور عاقل بہت با تمیز
 ہو اچھیر سوقت تازہ غضب
 کہہا یہ کہ بھیرا اُسے کہا گیا
 پھر اک یہ مصیبت پڑی عسی
 تسی مری اُس سے غمی کیزان
 پھر آئے اُسے چھوڑ دے گئے
 وہ ہے چور اب اسکی درگاہ کا
 وہ ہم میں اس بن الم میں ہے

[illegible]

کہ تیرا تخت سی بھائیوں پاس
 کہ اب ترجمان کو کیا میں فی دو
 پیالہ مر رہے جو بیہ ماپ کا
 بیہ کہہ کر کے وہ بیچ نامہ خط
 دیا سامنے لے کر اُس خط کو دا
 لیا اُسنی مالک سی اُس خط کو تھا
 نظر سے جو وقت اُس خط پہ کی
 ہوا زرد رنگ اور کانپا بدن
 کہا پھر یہی اولاد یعقوب کو
 اُسے دیکھ کر سارے منکر ہوئے
 اسی طرح اعمال نامے تمام
 اُسے دیکھ کر ہوں اور یوں کہیں
 ہمارے یہ اعمال نامے نہیں
 کہے یوں خدا میرے بیٹے گواہ
 زبان اور مکان اور لوح و قلم

کجا چھریں بات کو سن غنیمت
مگر عمل کی خراب
ہو کہ لغویہ کا آہ بلیا عین
ہو کہ تو درد کے اندھا ہوا
دل و جان پر مشعل
جو بوساری والا دکھ
تو کام اس کے
مگر اور کیا چور دار کو شتاب
نشانی تھی

تیمباب کا اڑن ہی ہے سوال
کچھ اسکی آنکھیں تو جاتی رہیں
قیصر اپنا لاکر کے انکو دیا
ذکیہ انکو رخصت اور اُسنی کہا

وَأَتُونِي بِأَصْلِكُمْ أَجْمَعِينَ :

پھر کو بیان اہل کو اپنے لئے
روایت کی ہے اہل جالیں تن
مگر کچھ نہ بھی کسی کے لئے
فقط ایک کرٹا سوہنا ہوا
بیان اُٹھا کرتا ہوں سچ تمام
کہ اسہ کا حکم یوسف کو خدا
روایت میں ہے یہ کہ جبریل آ
کہ کرٹے کو جلدی روانہ کرو

[illegible]

[illegible]

زوایح کے پیچھے پاس جا
 مانع اسکا دوسری عطر ہوا
 ہوا ایک اسکی بیان آئی ہو
 تہو ایک ہو پہلی دیر کی آ
 قیص اس سی چالیس فرنگ تھا
 سبھی درد و غم ہو گیا ایک سو

وَمَا فَصَلَتِ الْعِيرُ

ہوئے مصر جب کہ تاجروں نے :- چلے سارے کھانا خوشحال
 قال ابوہم انی لا جد ہزیم یوسف :-

کہا باپ فی اپنی اولاد کو
میں البتہ پاتا ہوں یوسف کی
مجاہد سبب یون کرین میں بیان
جو لگ کر کے کرتے سی آئی ہوا
یہ سببما کہ دنیا میں جنت کی بو
سبب یہ کہ جنت کا تھا وہ چریر

لَوْلَا اَنْتُمْ لَفُتِنَ مِنْهُ

سچو کہ عقل اسکی جاتی رہی
سچو اگر مجھ کو ماہل سفید

سچو مجھ کو جھوٹو ہی ہے یہ شہید
سچو چاڑے سی یہودہ اہل کبی

ماں کی اللہ سے دعا ہے کہ
 یہ سب کاموں میں کامیاب
 ہو کر اپنے وطن کو
 بہتر بنائے۔ آمین

اشار کر کے

اٹھا کر کے سر اُسکی مانی کہا
 وہ ہے اپنے غم میں بین التقات
 غم اُسکا ہے ہدم وہ غم کا فریق
 کہا تو فی قصہ کیا کہوں دراز
 بنا جھکو منزل کہ ہوں میں رسول
 اٹھی تب تو آواز اک سخت بار
 کہ یارب بنین تیرا وعدہ خلاف
 یہ سن بات اچھی وہ حیران ہوا
 لگا کہنے اُس سی کہ جھکو بنا
 کہا اُسنی دل ہی قصہ تمام
 کہا مانی ہے نام اُسکا بشیر
 میں بیاترا ہوں اٹھ آجھے دل
 یہ سستے ہی اٹھ دوڑی وہ میوا
 پھرئی وہ دروست تہہ اُسکا بشیر
 ارادہ کیا تھا کہے کچھ کلام

۱۹۳
 کہ تیرا بتا اُس سے ہم کام کیا
 کہ تیرا بتا اُس سے ہم کام کیا
 وہ ہے اپنے غم میں نہیں التماس
 وہ ہے اپنے غم میں نہیں التماس
 غم سہکا ہے ہدم وہ غم کا رفیق
 غم سہکا ہے ہدم وہ غم کا رفیق
 کہا تو فی قصہ کیا کہوں دراز
 کہا تو فی قصہ کیا کہوں دراز
 تاجیکو منزل کہ ہوں میں رسول
 تاجیکو منزل کہ ہوں میں رسول
 اٹھی تب تو آواز اک سخت بار
 اٹھی تب تو آواز اک سخت بار
 کہ یارب نہیں تیرا وعدہ خلاف
 کہ یارب نہیں تیرا وعدہ خلاف
 یہ سن بات اچھی وہ حیران ہوا
 یہ سن بات اچھی وہ حیران ہوا
 لگا کہنے اُس سی کہ مجھکو بتا
 لگا کہنے اُس سی کہ مجھکو بتا
 کہا اُسنی دل ہی قصہ تمام
 کہا اُسنی دل ہی قصہ تمام
 کہا مانی ہے نام اسکا بشیر
 کہا مانی ہے نام اسکا بشیر
 میں بیٹا تیرا ہوں اٹھ آجھے دل
 میں بیٹا تیرا ہوں اٹھ آجھے دل
 یہ سنئے ہی اٹھ دوری وہ بیڑا
 یہ سنئے ہی اٹھ دوری وہ بیڑا
 پھرانی وہ اور سہ پہر اسکا بشیر
 پھرانی وہ اور سہ پہر اسکا بشیر
 ارادہ کیا تھا کہ کچھ کلام
 ارادہ کیا تھا کہ کچھ کلام

۱۹۶

کتابخانه ملی ایران
موسسه تحقیقات و نشر
ادبیات و هنر اسلامی
تهران - خیابان ولیعصر
پلاک ۱۰۸

گرد گاتم پیشوائی تمام
 ملے پہلے یعقوب سی سی ہزار
 کیا سجدہ آؤسی یعقوب کو
 کہا ہم میں یوسف کی شکر تمام
 ہوا دیکھ کر انکو یعقوب دنگ
 ملے پھیرنے میں انکو سوار
 انہوں نے بھی اگر کے سجدہ کیا
 پہرہ پوچھا کہ بتلاؤ تم کون ہو
 کہا سارے یوسف کے شکر میں ہم
 ہنس ادر تعجب کیا بی شمار
 دو در سنگ جسم کے اور ملے
 ہریک پر عاری کھنچی جگمگی
 جھل جھک ہو دیکھ کر آفتاب
 گردن انکی زینت کا کجا میں لیا
 اوایل میں تھی اک عمار عجیب

دگر گئے ہیں یعقوب علیہ السلام
 عجب کے تھے گھوڑے عجب سوار
 کہا اسنی پوچھو کہ تم کون ہو
 سرے پاس حاضر ہیں بے طاص دعا
 جلا اک در سنگ لے انکو دنگ
 کہ تھے روکم سار دے سی ہزار
 اتر کر کے پاؤں پہ بوسہ دیا
 کچھ پنا پتا بھی ذرا ہم کو دو
 کر داپنے دل میں کچھ خوف و غم
 بجالایا شکر خداوند کار
 ہزاروں دانہ سکو خیر ملے
 خواصین تھیں ہریک میں بھی
 جو دیکھے تو ہو گا ایشہ انت
 کہ عاجز ہے اس جاقلم کی زبان
 نہ دیکھی تھی ایسے عجیب و غریب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

یہ پوچھا کہ ہے کسی ثبوت کیلئے
 یہ یوسف ہے اور کیا راہ میر
 رہی دوری ان تیر پر تاج
 لگے کہنے اہستہ کچھ کلام
 یہ کہتا تھا کفان تعابیت غم
 بلا دوست جبکہ اُس سی چھٹا
 راہ میں پر تاج جب وہ مقام
 پڑی جا کے یوسف پہ اسکی نگاہ
 بنو یعقوب مضطر لگا کہنے تب
 کہا ہم میں سے تمہارے غلام
 کہا اے یوسف فی اسوقت پر
 ہوئی چمکو والد کی زیارت خیب
 اسی طرح جب ہو قیامت کا روز
 خلائق ہوا گر کوڑی گرد پیش
 کہے گا خدا کس نے ہو کوڑے

کہتا تیرے گلزار کا ہے یہ گل
 بن عافریہ ان سب صغیر و کبر
 ہوا دل بن یعقوب تینا تب
 سمجھتا نہ تھا کوئی وہ ان حاضر
 سے اس سی خارج ہوئے قدم
 راغ میں جب تک میں اُس میں رہا
 ہو خشتی کا پھر وہ ان لڑوا
 اور انہو خلقت غنی ننگ راہ
 کہ تم کون ہو آئے ہو کس سبب
 نے سب عورتیں باذیان میں تمام
 کیا چین آزاد تم جاؤ گھر
 ہوئے تم بھی خراب بوجہ عیب
 ہو نور بنی وہ ان پہ مشعل فروز
 گناہوں دل سب کا موریش ریش
 کہیں گے وہ سب ہم میں بند تیرے

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَدَّى إِلَيْهِ بَنُوهُ

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ اِنَّكُمْ اَنْتُمْ اٰمِنُونَ

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں
یہ ہے جو اس کے روز داغ دل میں

یوسف کو دیکھا کہ وہ بڑا دلیر اور بہادر تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

وہ سنے ہی جا تا رہا آپ سی
 افاق جو آئی تو میریون کہا
 کہ پھر کہہ تو گدڑا ہے جو باجرا
 کہنا آپ مت پوچھ اس ذکر کو
 نہ کئی مصیبت کو کر یاد مت
 جو چاہا خدا فی وہی ہے ہوا
 کہہاں عباس نے یہ سنو
 کہا جا کے یوسف فی یون آپ
 ہوئی غم غمی میری غم کمر
 یہہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز
 دان بھی ملون تجھسی میں نہیں
 کہنا تجھکو اسات کا کہا ہی غ
 مگر گر کہیں سب میان ہو

ورفع ابویہ علی العرش

اُسی تخت پر جس پر بیٹھا ہوا
 اُسے اُس میں بیٹھے تھے سب شاہ کا

یوسف کو دیکھا کہ وہ بڑا دلیر اور بہادر تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

یوسف کو دیکھا کہ وہ بڑا دلیر اور بہادر تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

۱۔ کیا ملک پھر حق بنی مجھ کو عطا
۲۔ اگر تو شکر کر طرح اسکا ادا

۱۔ ملائکہ بھی لبہ چین فساد
۲۔ جو شیطان سی ہم میں ہوا وہ زیاد

اِنَّ رَّبِّيْ لَطِيْفٌ مَّا يَشَاءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

کہ تحقیق رب میرا ہے ہر مان
وہ بیگا علیم اور دان حکیم
کیا سجدہ واجب اسکو اگر لام کا
شفاعت کر دم ہماری ذرا
کہا پھر یہ یوسف ہی یعقوب نے
کہا پھر یہ یوسف ہی میر گواہ
کہ میں فی حلا بخش دی اپنی نسب
کہا باپ کو پھر یوسف فی یون
رہن زندہ جب تک کہ آپ درہم
دیا اسکو یعقوب نے یون جواب
تو خارج بنا مصر کے ایک مکان
کردن شکر میں نعمتوں کا ادا

وایا سخن گفتن بی ادب و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی

وایا سخن گفتن بی ادب و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی

خداوندی کامیری نه تو ریح کر که جب و دم تری عمر که بول تمام سپان دفن بود جوت جانانین سجالاتم حکم سجان کو کیا سالتی یوسف فی الکی خود ج چلے شہری سب سب ہو ہم اکیلا چلا سب کو رخت کیا کیا راہ سب کو رخت تمام پر یک کشتی دلا سا دیا اکیلا ہوا دشنی پر سوار برہیم و اسحاق کی قبر پر دان روروتے وہ مکس گویا پہر دیکھا کہ کرسی یا قوت کی فوج ادا اسحاق میں دوطرف پہر کہتے ہیں اب تیرا ہے ہٹا رہا	دھبیوت مری سن واکان دور تو کر اسی مصر میں تا تو مقم سوا پہاں کے تیرا شکار انہیں یہ کہہ کر چلا پھر وہ کنگان کو چلا سالتی لکیر وہ اپنا عود ج کہا سب کو یعقوب فی جاؤ تم کسی کو نہ انین سی ہرہ لیا نگرو فی اولاد اور خلق عام دیا سوپ سب کو بحفظ خدا کیا قبر آباہ اگر قرار ہوا جبکہ یعقوب کا پھر گذر اسی سو فی من خواب عجب یہ ہوا برہیم بیٹھے ہیں اسحاق بھی برہیم میں بیچ میں ہم کتب کو تھا تو خوشی سی نہ تھا پھر قرار
--	---

وایا سخن گفتن بی ادب و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
وایا سخن گفتن بی ادب و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
وایا سخن گفتن بی ادب و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی

وایا سخن گفتن بی ادب و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
وایا سخن گفتن بی ادب و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی
بسیار از آن است که با بی ادبی و بی احترامی

چہا کون ہے نام اسکا بتا
 کہ اس قبر میں ایک جاؤں اتر
 کہ حق کی طرف سی تجھی یہ ملی
 شہا کو یعوب فی پھر سہل
 کہ اعضا سے تھرتھرائے مگر
 جو ٹھہرے ترے ساتھ وہ مرد
 کہا کہوں ترا ج آنا ہوا
 مجھی اب تو اس بات کا دل نہ
 توجہ کی لے جا کہ اب بقیع
 کہا موت رب مجھ پہ آسان کر
 رکھا اسکے سینے پہ بی کھٹکو
 لگا کھینچنے روح کو بس زمین
 کہا اس گٹھری کی خدائی کرام
 تو مجھ پر بڑا سیہ حسان ہو
 یہ کہیو ہوا کام اسکا تمام

کیا دفن ہوئے ہیں اس کو
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے

کہ یارب یہ برلا میرا مدعا بحکم خداوند رب جلیس ہوئی نہر جاری بحکم قدیر نہایت عظیم اور رفت بین تھا یہ ہے شہر یوسف کی ساری بنا بنایا ہے یوسف فی اسکو تمام بنا شہر سارا نہایت عجب نہ تھا کا فرونگا وٹان پر نشا یہ چاہا کہ جا کر کئے سبکی دید کہ سبکی سنی میں بہت خوبیاں نہیں حکم بیان ہے بحر مومنین تو حرم کو آکے بس بکھلے اسی حالت کو فرمیں وہ مولا ہوئی تلخ یوسف پہ دنیا کی بات یہ کچھ لطف پھر زندگی کا را	اتھا اہد یوسف فی پھر کی دعا یہ کہتے ہی اپنے دکان میرا زمین کو دیا اسی بازوی پیر پور اس شہر میں ایک قلعہ بنا پور ورواروں پر شہر یہ لکھا مدینہ ہی ہے اسکا حرم نام بنائے دوکان اور بازار سب سبکی مصر کی ساری برکت وٹان ملک تھا جو ریان ابن ولید کہا اذن ہو تو میں آؤں وٹان کہا اسکو یوسف فی کہ یہ یقین اگر بت پرستی کو تو چھوڑ دے ز ایمان لایا نہ داخل ہوا ز لیمائی اتنے میں پائی وفات مناز اسکی پڑھہ دفن تب کر دیا
--	--

یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے

یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے
یوسف نے کہا کہ میں نے
یوسف کو دفن کیا ہے

وہ اوپر طبق کے ہی مہتاب اڑا
فرمائیے غفل اسکو دیا
طرعی اُسی اور مومنوں فی نما
اور بعضی روایت میں آیہ یوں
سوئے نہ آیا وہ بات جب
اور اس میں ہوئی قبرسی اک نمونہ
کی دفن اس مسکن پاک میں
سفید ایک پتھر کا صندوق تھا
اسے رکھ کر اس قبر میں بند کر
اسے دھر کے آئے نکل نہر سے
اُسی طرح پانی ملا نہر کا
رہا اس کے روئے میں چالیس روز
سنو کعب احبار فی یون کہا
تو تھا اس برس کا فقط اسکا
رہا دور چھوڑو بہتر برس

چمکتی ہے وہ نور سی بی شمار
نکھن جتنی اسکو پہنا دیا
گئے نہر پر لیکے بارگ سار
سنو اسکی تصحیح تم ہی کروں
ہوئی نہر شقی سیج ہی سب کی سہا
نمود اس سیج ہی بوی کا فور و عود
کہ جان اگنی قالب خاک میں
رکھا اس صدقہ میں وہ دربی ہوا
رکھی اس کے چہرگیب ایدہ ادر
جو خلقت کہ آئی تھی وہاں شہر
وہ جس طرح چلتا تھا چلنے لگا
دلون پر رہا سب کی درد اور سوز
کوئے میں تھا حقیقت یوسف گرا
اور آئے لگے تھے جوانی کے دن
تنہی اسکی ملنے کی ہمد بس

تھان موسیٰ علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کے باور کو درویش سی پانے زانی میں اسد تعالیٰ کے حکم سی اور دفن کرنا اس باور کو لٹکا باب ۱۱ اور دن کے مقبروں میں

یوسف علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کے باور کو درویش سی پانے زانی میں اسد تعالیٰ کے حکم سی اور دفن کرنا اس باور کو لٹکا باب ۱۱ اور دن کے مقبروں میں

رسولوں کی تکذیب کا تعاقب ہے ۱؎ پھر جو خدا کا یہاں پر عذاب

۱؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ

وہ گہر آخرت کا ہے سب بھلا ۲؎ ہے ان کے لئے جو کرنا اتقا
بہت اچھی جا ہے جو ہیں شی ۳؎ ہیں محروم اک لخت اس سے شی

۱؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۲؎

تم نہ ہنات کو کہا سمجھتے نہیں ۳؎ بھلا اور بُرے کو رکھتے نہیں
حق ادا استیساں الرسول ۴؎ وَطُؤُوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا

ہوئے جبکہ مایوس لہی نبی ۵؎ جو کفار نے انکی تکذیب کی
ہو واجب رسولوں کے دل پر یقین ۶؎ ہے ایمان لائیک ہرگز نہیں

۱؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ ۲؎

بدوہم فی اپنے رسولوں کی ۳؎ پہنچوڑا کوئی ہم فی کا فشی
ہو جبکہ اُنہر ہمارا عذاب ۴؎ ہوئے دونوں عالم میں حوارو

۱؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ ۲؎

جسے جاہن ہم سکودین بجا ۳؎ جسے چاہن اسکو کرین مستلا
عذاب خدا سی بچھے ہے وہی ۴؎ یہی کی جو کرتا ہے ہیردی

۱؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۲؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۳؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۴؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۵؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۶؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۷؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۸؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۹؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۱۰؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۱۱؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۱۲؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۱۳؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۱۴؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۱۵؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۱۶؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۱۷؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۱۸؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۱۹؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۲۰؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۲۱؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۲۲؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۲۳؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۲۴؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۲۵؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۲۶؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۲۷؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۲۸؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۲۹؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۳۰؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۳۱؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۳۲؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۳۳؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۳۴؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۳۵؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۳۶؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۳۷؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۳۸؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۳۹؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۴۰؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۴۱؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۴۲؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۴۳؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۴۴؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۴۵؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۴۶؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۴۷؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۴۸؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۴۹؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۵۰؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۵۱؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۵۲؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۵۳؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۵۴؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۵۵؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۵۶؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۵۷؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۵۸؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۵۹؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۶۰؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۶۱؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۶۲؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۶۳؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۶۴؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۶۵؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۶۶؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۶۷؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۶۸؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۶۹؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۷۰؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۷۱؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۷۲؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۷۳؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۷۴؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۷۵؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۷۶؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۷۷؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۷۸؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۷۹؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۸۰؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۸۱؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۸۲؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۸۳؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۸۴؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۸۵؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۸۶؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۸۷؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۸۸؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۸۹؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۹۰؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۹۱؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۹۲؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۹۳؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۹۴؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۹۵؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۹۶؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ
۹۷؎ وَلَكُلَّ آيَةٍ أَهْلَ الْآخِرَةِ عَلَيْهِمْ تَقْوَاتٌ
۹۸؎ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
۹۹؎ جَاءَهُمْ مَصْرُوفٌ
۱۰۰؎ فَجِئَ مِنْ نَشَارٍ

تصحیح الاغلاط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۹	دو کا	دو گنا	۲۰	۷	آخرت کا	آخرت کی
۲۴	۹	نمت	نفت ہے	۳۶	۱۵	چوٹا	چوٹا
۴۰	۴	گھڑا	گھڑا	۴۳	۶	نہ پنچون	نہ پنچون
۴۴	۱۳	ہوا کو	ہوا کو	۵۱	۲	یار	بار
۵۱	۳	وہ	وہ	۵۷	۱۴	دا	ندا
۶۲	۵	وے	وہ	۶۵	۱۳	او	اور
۷۵	۱۱	و	وہ	۷۶	۵	حار	چار
۸۱	۱۱	خان	خازن	۸۶	۳	طاعت	طاعت
۹۱	۷	اسکے	اس سے تو	۹۳	۴	تمام	رام
۱۰۳	۱۰	دیکھ	دیکھ	۱۰۸	۱۵	ساستی	اسی
۱۱۰	۱	اسنی	اسنی	۱۳۰	۱۴	نہونا	نہونا
۱۳	۱	جنہوں نے	جنہوں نے کہ	۱۳۹	۶	ما	ندا
۱۳۹	۶	کے	کے	۱۳۹	۸	مرد کھا ہوا	مرد ہون
۱۴۱	۱۲	سکر	سکر کے	۱۶۴	۱۳	بولا وہ	بولا وہ ہی
۲۰۰	۵	مضی مضی	مضامضی	۲۰۵	۱۳	فاطر	فاطر
۲۱۱	۱	غذاب	غضب	۲۱۲	۱۷	کتوب	کتوب

صحیح الاغلاط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲۷	دلیل	ذلیل	۶	۹	پہ	بہ
۶	۱۹	جز	جزو	۷	۵	المبین	المبین
۷	۱۵	قزاق	قزاق	۱۲	۲۲	نی	نی
۱۳	۱۶	نیکذات	نیک زاد	۲۰	۷	جمو پچی	اپنی
۲۲	۲۱	اسنی	سی	۳۵	۵	ل	کو
۳۵	۱۰	ٹھاتی	ٹھانی	۴۴	۱۴	صناربان	صناربان
۴۹	۱۳	گھڑا	گھرا	۶۲	۱۹	انکی	انکی
۷۰	۱۱	سویںکی	سویں کے	۸۸	۲۶	اس	اس
۹۳	۱	کہ	کمر	۱۱۰	۱۰	عمر کی	عمر کی دہ کمال
۱۱۰	۱۵	لٹکایا دیا	لٹکادیا	۱۱۲	۱۷	ڈنکی	ڈنکی
۱۱۹	۲۱	سرپر	سرپر	۱۲۴	۱۸	سوی	سوا
۱۵۲	۳	افاق	افاق	۱۵۹	۱	تا توئی	تا توئی
۱۷۲	۲	اوتون	اوتون	۱۷۴	۵	نی	نی آ
۱۷۸	۳	قبل	قبل	۷۹	۱۰	سب	پشت پر
۱۸۲	۱۳	بولے	بولے	۱۹۵	۳	اور	اور

